ولقد قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد إسلامهم وهموا بما لم ينالوا

مرزا غلام احمد قادیانی مسیلمہ پنجاب

نے اسلام کے مٹانے کا قصد کیا مگر خدا نے تدبیر نے اُن کو اس میں ناکام کیا۔ اور وہ

ناکامی کی حالت میں اپنے اقرار سے لعنتی موت مرے

چونکہ مرزا صاحب کے کفریات اُن کے رسائل میں منتشر تھے اور مسلمانوں کو اسقدر فرصت نہ تھی کہ مرزا صاحب کی کل تصانیف کو مطالعہ کریں۔ اور بہت سے مرزائی وقت پر انکار یا الغو تاویل سے کام لیتے اسلئے محض مسلمانوں کے نفع کے لئے مرزائی کفریات، توہین انبیاء علیہ السلام، دعویٰ نبوت و رسالت تشریعی و انکار حشر اجساد و دیگر ضروریات کو ایک جگہ جمع کر دیا جو خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔

اس رسالہ کا نام

اَشَدُّ العَذَاب عَلٰی مُسَیلِمَۃِ البِنجَاب

اور لقب

دِینِ مرزا کفرِ خالص

یہ رسالہ جس مسلمان کے ہاتھ میں ہوگا خدا کے فضل سے کوئی مرزائی اس سے بات نہ کر سکے گا۔ اس فرقہ کا کفر و ارتداد مرزائی اقوال سے آفتاب کی طرح روشن کر دیا گیا ہے ہر مسلمان پاس رکھو اور دوسروں کو سنائے

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

مطبع مجتبائی جدید دہلی
میں طبع ہو کر
دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا

قیمت ۔/۴ روپے

بار دوم

تالیفات حکیم الامت تھانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علیٰ نفسک اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک و خلیل سیدنا ومولانا محمد خاتم النبیین الذی لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اما بعد اشد عذاب علیٰ مسیلمۃ الپنجاب کو چھپے ہوئے کئی سال ہو گئے۔ اور کسی مرزائی کو مجال نہ ہوئی کہ اس پر کسی طرح بھی لب کشائی کرتا۔ اب یہ کتاب تمام مرزائی جماعت کی ہی مصدقہ ہے کہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل حق وصحیح ونقل مطابق اصل ہے۔

پہلے بھی خدا کے فضل سے مسلمانوں کیلئے یہ رسالہ مفید ثابت ہوا اور اب ان شاء اللہ تعالیٰ اور زیادہ مفید ہوگا کیونکہ یہ کفریات تو مرزا صاحب کے مسلم ہو گئے۔ اب ان کفریات مسلمہ کے بعد اس جماعت کا حکم کیا ہے اس کیلئے جو ہندوستان کے علماء نے ان کے کفر وارتداد پر متفقہ طور سے فتوے دئے ہیں بغرض اختصار مشہور اُن کے اسماء گرامی آخیر میں لکھے جاتے ہیں۔ فتوے کا حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب اور کل مرزائی چاہے اُن کو نبی و رسول کہیں یا مجدد ومحدث مسیح موعود امام زمان غرضکہ جو اُن کو مسلمان بھی کہے وہ سب کے سب باتفاق علماء کافر اور مرتد ہیں۔ ان سے نکاح بیاہ ناجائز ہے اور اگر نکاح ہونے کے بعد احد الزوجین مرزائی ہو گیا تو بھی نکاح فسخ ہو گیا۔ اب عورت کو دوسرے شخص سے نکاح جائز ہے۔

اسی طرح بعض عدالتوں میں جو اس طرح کے مقدمات ہوئے ان کے فیصلوں کا بھی پورا پتہ مع خلاصہ نقل کیا گیا ہے۔ تاکہ اگر کسی مسلمان کو حاجت ہو تو نقل لیکر اس سے نفع اٹھائے۔

جس طرح سے ان سے نکاح بیاہ ناجائز ہے یونہی اُن کا مساجد میں آنا اور نماز پڑھنا بھی ناجائز ہے اسکے متعلق مونگیر میں ایک بڑا مقدمہ ہوا ہے جو ہائی کورٹ تک گیا ہے اس کا آخری فیصلہ بھی درج کتاب کیا گیا ہے غرض جملہ مرزائی باتفاق علماء اپنے مسلمہ عقائد کفریہ کی بنا پر اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے کوئی معاملہ جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے بحیثیت اخوۃ اسلامی کرتا ہے کرنا جائز نہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

مسلمانوں کو خبردار ہونا چاہئے کہ مرزائی عوام کو بہکانے کیلئے ہر جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور وفات کے

بقیہ مضمون ٹائیٹل صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی زھق الباطل بجاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا و ننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا ۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ و خاتم انبیائہ و رسولہ و علیھم و علی آلہ و صحبہ و سلم تسلیما کثیرا کثیرا ۔

اما بعد اس رسالہ کی غرض یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی متنبی کذاب اور اس کے اذناب اور جو اس کے عقائد باطلہ پر مطلع ہونے کے بعد ا سکو ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی سمجھیں وہ سب کافر اور مرتد ہیں ۔ مرزا صاحب اور تمام مرزائی چاہے پیغامی لاہوری ہوں یا قدنی[1] میانی[2] درمیانی اور ولی ظہیر الدین کے اتباع ہوں یا آگرہ کی یا چوہدری یا تیماپوری کے ہمراہ خواہ اسلام سے سب خارج ہیں ، مرتد ہیں ، کافر ہیں ۔ اور جو بعض مسلمان ان کے کفریات ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان ہی جانتے یا کہتے ہیں ۔ ان کی غرض چاہے احتیاط ہو یا تحفظ قومیت یا مسلمانوں کی مردم شماری کا زیادہ کرنا یہ لوگ بھی مرزا صاحب اور مرزائیوں کی طرح اسلام سے خارج اور ویسے ہی مرتد ہیں ۔ کیونکہ رضا بالکفر کفر ہے ۔

انہیں دو غرضوں کے اظہار کے لئے یہ رسالہ لکھا گیا ہے جو شخص اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھیگا اس کو ان دونوں امروں میں انشاء اللہ تعالیٰ شبہ باقی نہ رہیگا ۔ چونکہ اسلام و ایمان سے زیادہ مسلمان کے نزدیک کوئی چیز بھی نہیں ہے اس وجہ سے جن حضرات کو مرزا صاحب یا مرزائیوں کے کفر و ارتداد میں کوئی شک و شبہ ہو وہ اس رسالہ کو ضرور بالضرور کم سے کم ایک مرتبہ ملاحظہ فرمالیں ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

---

[1] ایک گستاخ مرزائی نے اس وجہ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدنی بھی کہا جاتا ہے اس کا قافیہ ملانے کے لئے قادیان کی نسبت بجائے قادیانی کے قدنی لکھی اب دارو مدار عبدالرحمن صاحب مونگیری کے پورے اشعار تو یاد نہیں مگر ایک شعر یاد ہے ~ قادیانی کا ہو گیا قدنی ؛ او ترش تھا پارہ وہ مٹھی پڑی ۔ اور کہا قول اس وجہ سے مرزا محمود اور ان کے اذناب کو قدنی لاہوریوں کو پیغامی اور مطلق مرزائیوں کو مرزائی و قادیانی کہا جائیگا ۔ ۱۲ منہ

[2] چونکہ مرزائی مرزا محمود صاحب کو میاں صاحب کہتے ہیں اس وجہ سے انکی طرف نسبت میانی بھی ہوگی درمیانی کی وجہ بھی آگے ظاہر ہو جائیگی یہی قدنی بھی ہیں ۱۲ منہ

یہ رسالہ مرزائیت کے تباہ کرنے کے لئے ایک میگزین ہے اس مین ان کے وہ کفریات ہین جنسے انکار ناممکن ہی جو مریدین اور مرزائی بالعموم اور بعض نیم مرزائی اور اکثر نیچری اور بعض انگریزی تعلیمیافتہ بھی شبہہ کرنے لگتے ہیں کہ علماء فتوی تکفیر مین بہت عجلت کرتے ہین ادنی ادنی فروعی باتون مین کفر کا فتوی دیدیتے ہیں آپس مین ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں ہر جماعت دوسری جماعت کو کافر بتاتی ہے علماء کی شمشیر تکفیر کبھی میان مین ہوتی ہی نہین علمائے اسلام کالج سے نہین ہمیشہ سے یہی کام رہا ہی جو قوم کا مصلح خیر خواہ ہوا۔ جو روشن خیال وسیع الحوصلہ روشن دماغ ہوا جس نے مسلمانون کو ترقی کی راہ بتائی اس کا اور تو ان سے کچھ نہو سکا اس خوف سے کہ لوگ اس کے معتقد نہوجائین ہمارے حلوے مانڈے مین فرق نہ آجائے، ایک ہی ہاتھ انکا خوب صاف تہا۔ اسی کی تمام عمر مشاقی کی تھی بس بڑی بڑی مہرین لگا کر کفر کا فتوے دیدیا یہی وجہ ہے کہ ان کے تکفیر سے نہ کوئی بڑا عالم بچا نہ کسی ولی قطب غوث صوفی نے نجات پائی نہ کسی دنیادار کو ان کفر کے ٹھیکہ دارون نے چین لینے دیا، نہ کسی دیندار کو آرام سے یاد خدا کرنے دی. غرض ان کے نشانہ سے کوئی بھی نہ بچا لہذا علماء کی تکفیر کی طرف اصلا توجہ ہی نہونی چاہئے۔ اوّل اوّل یہ کافر کہتے ہین بعد مین جسے کافر کہا تھا پھر اس کے معتقد ہو کر اسی کو ولی اور غوث اور قطب کہکر اُس کے فضائل مین تصانیف کر کے جن امور کو موجب کفر کہا تہا اب انہین امور کو معارف قرآنیہ اور کرامات بتاتے ہیں۔

اس آخری بات کو قدرے تفصیل سے رسالہ دشمن ایمان مرزائی قادیان مین بیان کیا ہے وہان سلاحظہ ہو بقدر ضرورت یہان بھی عرض کر دیا جائیگا. نہ علمائے اسلام جلد باز ہین نہ فروعی اور ظنیات اور اجتہادی امور مین کوئی تکفیر کرتا ہے بلکہ جب تک آفتاب کی طرح کفر ظاہر نہو جائے یہ مقدس جماعت کبھی ایسی جرأت نہین کرتی حتے الوسع کلام مین تاویل کر کے صحیح معنے بیان کرتے ہین. مگر جب کسی کا دل ہی جہنم میں جانیکو چاہے اور خود ہی اسلام کے وسیع دائرہ سے خارج ہو جائے تو علمائے اسلام مجبور ہین. جس طرح مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے. اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے. چنانچہ انشاءاللہ تعالیٰ مرزاجی کے معاملہ ہی میں معلوم ہو جائیگا کہ علماء نے کسقدر احتیاط کی. مگر جب کلام مین تاویل کی گنجائش نہ رہے اور کفر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے تو پھر بجز تکفیر کے چارہ ہی کیا ہے ؎

	اگر بینم کہ نابینا و چاہ است	اگر خاموش بنشینم گناہ است	

ایسے وقت مین اگر علماء سکوت کرین اور خلقت گمراہ ہو جائے تو اُس کا وبال کس پر ہوگا؟ آخر علماء کا کام

کیا ہے جب وہ کفر و اسلام میں فرق بھی نہ بتائیں تو اور کیا کریں گے، بندہ کی عرض کو بغور ملاحظہ فرمایئے تحفظ چاہیے جو میں عرض کرتا ہوں اس کا اقرار ہی کرنا ہوگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے جملہ اتباع متعلق کافر ہیں مرتد ہیں اسلام سے خارج ہیں

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ایک جگہ یہ مضمون تحریر فرمایا ہے کہ میری صداقت کے لئے جو نشانات مجھے دئے گئے ہیں وہ ایک کروڑ ہوں گے، اور اگر بہت ہی جانچ کی جائے تو دس لاکھ سے تو کم ہو ہی نہیں سکتے۔

یہ تو مرزا صاحب کی غپ ہے اور وہ جھوٹ ہے جس کیلئے شیطان نے تلقین وحی کی ہوگی، مگر ہاں اگر میں یہ کہوں کہ مرزا جی کے وجوہات کفر ایک کروڑ ہونگے اور اگر بہت ہی جانچ کیجائے تو دس لاکھ سے کم نہ ہونگی تو غالباً یہ مبالغہ نہ ہوگا اور جس طرح سے مرزا صاحب نے اپنے معجزات ایک کروڑ یا دس لاکھ ثابت کئے ہیں اگر پیغامی اور قدنی خلیفہ توبہ کا وعدہ کریں تو پھر میں اسکو ظاہر بھی کر دوں اور بتادوں کہ مرزا صاحب نے جو شیخ چلی کا گھر بنایا تھا وہ تو ڈھگیا۔ مگر ہاں کفر جو مرزا صاحب پر عاشق ہے وہ لازم ہے۔

اگر کسے کم دس لاکھ وجہ سے بھی کافر نہوئے تو یہ کیسے صادق ہوگا کہ مرزا صاحب کی تمام نبیوں نے خبر دی تھی۔ مرزائیو پیغامیو، قدنیو وغیرہ وغیرہ میں جو کہتا ہوں بفضلہ یہ مرزا صاحب کے اضغاث احلام نہیں، دماغ کی خشکی کا اثر نہیں، کسی لڑکی کے عشق کے مجنونانہ بخارات نہیں ہیں جس نے دل و دماغ کو پریشان کر دیا ہو، اس بیان کی بنا واقعات پر ہے جسکو چھپانا یا جھٹلانا خدا چاہے محال ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یونہی ہوا اگر ہمت ہے تو کوئی مرزائی قادیانی مرد میدان بنے اور اپنا اور اپنے گروہ کا کم سے کم کفر ارتداد ہی دفع کر دے کہ مجدد۔ محدث۔ مثیل۔ امام۔ نبی بروزی۔ ظلی۔ مجازی۔ لغوی۔ حقیقی۔ تشریعی۔ حاملہ ہونا۔ جاننا ہونا۔ اطفال اللہ جننے۔ مریم۔ ابن مریم۔ عیسیٰ۔ موسیٰ۔ آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ یوسف علیہ السلام۔ غرض تمام انبیاء اور کل انبیاء ہونا علیہم السلام بلکہ انکی مثل ہونا۔ ہاں سب سے بڑا ہونا خدا ہو کے آسمان و زمین بنانا ۵ تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی۔

کیوں نہو محمد احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا بھی خواب نہیں تعین وحی آپکی نقل کفر کفر نباشد۔ اگر محمد و احمد کا خیال کیا جائے تو افضل بھی ہوئے اور جری اللہ فی حلل الانبیاء بھی تو الہام ہے اب تو منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک کے بھی مصداق ہوگے۔

غرض مرزا صاحب کے دعاوی تو مرزا جی کے معجزات کیطرح بیشمار ہیں ان کا تو ذکر ہی کیا ہے میں تو تمام قادیانیوں بالخصوص امیر پیغامی اور امیر درمیانی سے صرف اسقدر عرض کرتا ہوں کہ مرزا جی کا اور اپنا، اور مرزائی قادیانی

قدنی پنپٹی وغیرہ اور جو انکو مسلمان سمجھے ان کا صرف ادنیٰ ادنیٰ درجہ کا مسلمان ہونا ہی ثابت فرما دیں تو بڑا کام ہو
مگر خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے عرض کرتا ہوں کہ کسی مرزائی میں یہ طاقت نہیں ہے نہیں ہے۔ جو یورپ میں
گلا ہے کی تبلیغ ہے اور کیا فخر ہے مرزائیت کا خاتمہ تو شائع ہو چکا جب مرزائیت کا جنازہ نکلے گا اسوقت یہ
کہونگا کہ مرزا صاحب گو کافر ہیں مرتد ہیں۔ کفر و ارتداد کے علاوہ اُن کا سچا ہونا ہی ثابت کردو۔ کفار میں بھی
صادق ہوتے ہیں کہ معمولی باتوں میں جھوٹ کو باعث عار سمجھتے ہیں مرزاجی کو یہ بھی نصیب نہوا۔
بتاؤ مرزا صاحب کے کسقدر جھوٹ بتاؤں تو آپ لوگ بھی مرزا صاحب کو جھوٹا کہیں دل کڑا کرکے کہدو کہ
اسقدر جھوٹ مرزا صاحب کی شان کے مناسب ہیں غرض ؎ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری۔
شاقم ہی جو ہونے کی کیا ہے سوائے ایمان اور صداقت کے سب کچھ موجود ہے۔
مرزاجی کے کفریات کو تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کسقدر اُن کے کفر ظاہر ہوئے اور کسقدر دل میں ساتھ لیگئے
مگر کلیات کے طور پر ان کے کفر کی پانچ انواع ہیں پھر ہر نوع کے تحت میں جزئیات کثیرہ داخل ہیں ایک
توہین انبیاء علیہم السلام، دوسرے انکار ختم نبوت، تیسرے دعوٰے نبوت حقیقیہ شرعیہ، چوتھے انکار بعض ضروریات
دین، پانچویں نسخ بعض احکام اسلامیہ، گو چوتھی نوع میں سب مندرج ہیں اور در حقیقت وجہ کفر و ارتداد
کی ایک ہی ہے یعنی بعض ضروریات دین کا انکار مگر ہم نے اور قسموں کو جو علیحدہ قسم بنایا ہے اس کی غرض اہتمام
بالشان اور مرزاجی کے اندر کو ملحوظ رکھنا ہے۔ چونکہ اکثر مسلمانوں کو ان کی کفریات کا علم نہیں، دوسرے ہر شخص
کے پاس کتاب نہیں پھر اسقدر وقت کہاں اور تلاش کون کرے اسوجہ سے ان کفریات مرزا کو ایک جگہ لکھکر
حوالہ دینے اور طبع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی، تاکہ مسلمان ان کے حال سے واقف ہو جائیں اور ان کا
کفر و ارتداد ہر شخص معلوم کرلے۔

اسلام و کفر کی حقیقت جو عقیدہ اور جو فعل نفیاً و اثباتاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق قطع و یقین
جس طرح سے ثابت ہوا ہے اُس کا اعتقاد اور یقین اور تسلیم اور اقرار کرنا ہی ایمان ہے۔ غرض شریعت
سے جو عقیدہ یا فعل جس حیثیت سے قطعی اور یقینی طور سے ثابت ہوا ہے اُسی طرح اُسکو تسلیم کرنا ضرور ہے اور
کسی امر قطعی الثبوت قطعی المراد کا انکار کرنا ہی کفر ہے۔ اگر کسی شخص نے شروع ہی سے تسلیم نہیں کیا تو وہ کافر
ہے۔ اور اگر تمام دین کو قبول کرکے پھر کل یا بعض قطعیات کا انکار کرنے سے کافر ہوا تو وہ مرتد بھی ہے بعض نے
ارتداد کے لئے علاوہ قطعی اور یقینی ہونے کے یہ بھی شرط کیا ہے کہ وہ امر ضروریات دین سے بھی ہو یعنی اُس کا دین

[illegible]

سے ہونا ہر عام و خاص مسلمان جانتا ہو۔ غرض کسی ضروری دین کا انکار قطعی یقینی باتفاق کفر و ارتداد ہے صرف توحید اور رسالت ہی کے انکار کرنے سے مسلمان مرتد نہیں ہوتا بلکہ جو ضروری دین سے ہے اُس کے انکار سے باتفاق امت مرتد اور کافر ہو جائیگا۔ توحید اور رسالت کا انکار بھی تو موجب ارتداد اسی لئے ہوا ہے کہ وہ ضروریات دین سے ہے۔ تو پھر اس میں اور دوسرے ضروریات دین میں کوئی فرق اس وجہ سے نہیں ہو سکتا جب ایمان و اسلام کی حقیقت یقین و تسلیم اور اقرار ہے تو جو شخص توحید رسالت اور تمام ضروریات دین پر ایمان لے آیا ہے ایمان کو اسی طرح تسلیم کرتا ہے جیسے وہ ثابت ہوئے ہیں۔ تو اب اگرچہ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو مگر وہ مومن ہے اور خاتمہ بالخیر ہوا تو ضرور اس کو خدا چاہے نجات تحقیقی اور جنت ملیگی اور راحت ابدی کا مستحق ہے بخلاف اس بدنصیب کے کہ جو نماز و روزہ بھی ادا کرتا ہے اور تبلیغ اسلام میں ہندوستان ہی میں نہیں تمام یورپ کی خاک بھی چھانتا ہو بلکہ فرض کرو کہ اُس کی سعی اور کوشش سے تمام یورپ کو اللہ تعالیٰ حقیقی ایمان و اسلام بھی عنایت فرمائے۔ مگر اس دعوے اسلام و ایمان اور سعی تبلیغ اور کوشش دین کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یعنی آخر الانبیاء نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ جھوٹا جانتا ہو جھوٹ بولنا اُس کی عادت بتاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ایک حتمی اور قطعی خبر دے کہ فلاں دن فلاں وقت یوں ہوگا اور وہ خبر بھی ایسی ہو جو ایک نبی کے دعوے نبوت کا معجزہ ہو معیار صداقت ہو مگر پھر باوجود لفظوں میں کچھ نہ ہونے کے کوئی شرط مضمر رکھ لے اور وعدہ خلافی کر کے نبی کو معاذ اللہ رسوا کرے اور اُس کی اُمت کو گمراہ کر دے اور یہی خداوند عالم کی عادت مستمرہ بتائے یا اور ضروریات دین کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہو کافر ہے اُنکی مثال ایسی ہے جس کو کسی دیوانہ کتے نے کاٹ لیا ہو اور اُس کا زہر اُس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہو اور ہڑک اٹھ چکی ہو وہ تمام دنیا کو چاہے سیراب کر دے تمام ہندوستان کے دریا اور نہریں اُسی کے قدموں کے نیچے سے بہتی ہوں مگر اُس بدنصیب کو ایک قطرہ پانی کا نصیب نہیں ہو سکتا۔ وہ دنیا کو سیراب کرے مگر خود تشنہ کام ہی دنیا سے رخصت ہوگا۔ ان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر۔ دین کے کام کرنے سے مغرور نہ ہونا چاہئے قابل لحاظ یہ ہے کہ وہ خود بھی مسلمان ہے یا نہیں و علی ہذا القیاس کسی فاسق اور فاجر کو دیکھ کر اُسے ذلیل اور بددین نہ سمجھے جب کہ ایمان اُس کے قلب میں موجود ہے۔

پیارے بھائیو! اب سمجھا کہ مرتضیٰ مرزا صاحب اور مرزائیوں قادیانیوں، ندویوں، نیچریوں نے عام گنہگار مسلمانوں کو کیوں اچھا سمجھا ہے، معاصی سے مناسبت نہیں بلکہ ایمان کی قدر ہے، اور تمہارے نماز روزہ سے نفرت

نہیں بلکہ تمہارے کفر نے متنفر کر دیا ہے۔ آج مسلمان ہو جاؤ پھر دیکھو تمہاری کیسی قدر کرتے ہیں، لاہور کے جلسہ کی تقریر کا حاصل سمجھ میں آیا یا نہیں؟ حقیقت اسلام و کفر قلب کے ہی ساتھ وابستہ ہے کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے سے آدمی مسلمان یا کافر نہیں ہوتا۔ ہاں بعض فعل ایسے بھی ہیں جن کو شریعت نے انکار وغیرہ کی دلیل سمجھا ہے جیسے بت کے سامنے سجدہ کرنا وغیرہ ایسے وقت اس کو کافر کہا جائیگا۔ اس وجہ سے کہ وہ فعل تصدیق اور ایمان قلبی کے منافی ہے ایمان کیساتھ وہ فعل جمع نہیں ہو سکتا گو وہ شخص ایمان اور تصدیق کا اقرار کرے مگر وہ اس فعل کے ساتھ قابل اعتبار نہیں۔

مثال کی ضرورت ہو تو حقیقۃ الوحی کے اوراق دیکھو مرزا صاحب ڈاکٹر عبد الحکیم خان کو برابر مرتد لکھتے ہیں، کیا ڈاکٹر صاحب توحید کے قائل نہ تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے منکر تھے، قرآن کو کتاب اللہ نہ جانتے تھے مگر چونکہ مرزا صاحب کے نزدیک ڈاکٹر صاحب نے ایک ضروری دین کا انکار کیا تھا سو جہ سے انکو مرتد ہی کہا۔ قادیانیوں! اگر تمہیں خدا سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے شرم نہیں تو مرزا صاحب سے تو شرم کرو کہ آج مرتد کے لئے نئے معنے گھڑنے لگے، اور شرم کرنی چاہئے ان لوگوں کو کہ ہاں نہ ماں میں تیرا مہمان۔ مرزائیوں کے خوش کرنے کے لئے وہ بھی مرتد کی عجیب و غریب تعریف کرتے ہیں حالانکہ جن کو ارتداد سے وہ بچانا چاہتے ہیں وہ خود اپنی کتابوں کی رو سے مرتد ہیں۔

مرزائیوں کا ایمان و اسلام

اگر مرزائیوں کے نزدیک ایمان و اسلام کفر و ارتداد کی یہ حقیقت نہیں تو وہ بیان فرمائیں کہ وہ کیا حقیقت ہے مگر مرزا صاحب کی تصنیف کو پیش نظر رکھیں کیونکہ ابھی تو کوئی اور مجدد بھی نہیں آیا جو اسلام کفر و ارتداد کی حقیقت بھی نئی بتادے، اقد ہو وتم تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر اور مرتد اسی وجہ سے کہتے ہو کہ مرزا صاحب کو نہیں مانتے، پھر کہو مسلمانوں توحید و رسالت۔ قرآن شریف۔ کس چیز کے منکر ہیں؟ چونکہ تمہارے نزدیک ایمان میں یہ بھی ضروری ہے کہ مرزا جی کو نبی تسلیم کرے۔ اسو جہ سے تم تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہو، تو پھر جب تمام دنیا کے سچے اور حقیقی مسلمان۔ ایک جھوٹے نبی کو نہ ماننے کی وجہ سے تمہارے نزدیک کافر ہو گئے۔ تو اب تم ہی بتاؤ کہ مرزا صاحب بوجہ توہین انبیاء علیہم السلام وانکار ختم نبوت و دعویٰ نبوت وانکار قطعیات اسلامیہ و تحریف آیات قرآنیہ کافر مرتد ہوں گے، ہوں گے اور ضرور ہوں گے اور صرف وہ ہی نہیں بلکہ ساتھ تم تمام مرزائی بھی آگے آگئے ہو گے!!

مرزائیوں کا نفاق اور مذہب کا چھپانا ظاہر میں اختلاف اور حقیقت میں سب ایک ہیں۔

مسلمانو! غور تو فرماؤ، ظہیر الدین اردپی مرزا صاحب کو مستقل نبی صاحب کتاب تابع قرآن شریعت کہے، کلمہ نیا کتاب نئی قبلہ جدا، قدنیون اور پیغامیون کی زبان اس کے خلاف اور یہ تمام باتیں اسلام کے خلاف مگر میرے علم میں نہیں کہ تینوں گروہ میں کوئی کسی کی تکفیر کرتا ہو۔ اگر مطلقاً نبوت شرعیہ پیغامیون کے نزدیک اور نبوت تشریعی قدنیون کے نزدیک ختم ہو چکی ہے تو پھر دونو ملکر ظہیر الدین کی تکفیر کیوں نہیں کرتے اور وہاں دونوں اس کو کافر کیوں نہیں کہتا۔

مرزا محمود صاحب کے نزدیک مرزا صاحب حقیقی نبی جو ان کو نبی نہ مانے وہ کافر اور قدنیون کے اس عقیدہ کو محمد علی صاحب وغیرہ خوب جانتے ہیں اور اپنی کتابون میں لکھتے لکھاتے ہیں اور خود ختم نبوت کو ضروریات دین سے کہتے ہیں۔ مگر عجب تماشا ہے نہ لاہوری پیغامی قدنیون کو کافر کہتے ہیں نہ قدنی لاہوریون کو، حالانکہ تمام دنیا جو مرزا صاحب کو نبی نہ مانے وہ قدنیون کے نزدیک کافر مگر محمد علی صاحب اور تمام پیغامی باوجودیکہ دعوی یہ کرتے ہیں کہ ختم نبوت ہو چکا اب کوئی نبی نہیں آسکتا، مرزا صاحب نبی نہیں نہ انھون نے نبوت کا دعوی کیا۔ مگر پھر بھی ہین مسلمان کے مسلمان ہم مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کرین تو کافر مرتد مگر لاہوری بھائی کے بھائی مسلمانو اب بھی کچھ سمجھے کچھ سوچا کچھ غور کیا۔ آپ فرماتے ہین کہ لاہوری لوگوں کو کافر نہ کہو وہ تو مرزا صاحب کو نبی نہیں کہتے، اگر نبی نہیں کہتے تو مرزا محمود لاہوریون کو کافر کیوں نہیں کہتے۔

وجہ یہ ہے کہ لاہوری نبوت کا انکار ہی نہین کرتے۔ ظہیر الدین اردپی کہتا ہے کہ محمد علی نے جب مرزا صاحب کو مسیح موعود مان لیا تو نبی بھی مان لیا اور سب کچھ مان لیا۔ مرزا صاحب نے بھی تو اپنے آپ کو یہی تسلیم کرایا ہے کہ میں مسیح موعود ہون جس نے مرزا صاحب کو مسیح موعود مانا سب کچھ مان لیا۔ مسیح موعود کہین مجازی بروزی ظلی نبی تھوڑا ہی ہے، وہ تو حقیقی نبی صاحب کتاب ہے، مگر جیسے مرزا صاحب نے نہایت ہوشیاری اور تدبیر سے کام لیا ایسے ہی محمد علی صاحب بھی کر رہے ہین یعنی جیسے مرزا صاحب منافق تھے محمد علی صاحب بھی راس المنافقین ہین اس مضمون کو ظہیر الدین صاحب نے خوب مفصل لکھا ہے، اور مین تو اس مضمون کو بالکل حق جانتا ہون اور یہ جنگ زرگری نہ معلوم کس مصلحت پر موقوف ہے خدا مسلمانوں کو توفیق دے جو ان کے مکاید سے خبردار ہون[1]

[1] ایک طرف تو ظہیر الدین صاحب اردپی ہیں اور دوسری طرف محمد علی صاحب لاہوری اور درمیان میں مرزا محمود صاحب نہ مرزا صاحب کو مستقل نبی صاحب شریعت کہتے ہین جیسے ظہیر الدین کہتے ہیں نہ بالکل نبوت حقیقیہ کا انکار ہے جیسے محمد علی صاحب کا ظاہر ہے اس وجہ سے ان کو درمیانی کہا ہے۔ ۱۲ منہ

لاہوریوں کے کفر و ارتداد کی اور وجہ

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ لاہوری مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے تو اول تو مرزا صاحب کی وہ عبارات جو آگے آتی ہیں کیا اُن کو مرزا صاحب کی کتابوں سے نکال دیں گے اُن کے معنی کچھ اور بنا دیں گے۔ اُردو زبان ہے مطلب صاف ہے پھر انکار کے معنی کیا جبکہ مرزا صاحب کو سچا مجدد ولی نبی مجازی لغوی بروزی ظلی اپنا مقتدا پیشوا مانتے سلطان القلم صاحب عقل جانتے ہیں معارف قرآنیہ کا اُن پر دروازہ کھلا ہوا تھا ہاں یہ کہہ دیں کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے یا عقل نہ تھی مجنون تھے یا سالک نہ تھے مجذوب تھے، دنیا کی ہدایت کیلئے نہیں آئے تھے بلکہ اُن کا کلام سراسر ضلالت اور گمراہی ہے، تب یہ بات کسی درجہ میں قابل قبول ہو سکتی ہے کہ محمد علی صاحب اور پیغامی لاہوری مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے ورنہ اس دعوے کو کوئی اہل عقل تسلیم نہیں کر سکتا۔ اگر اب کسی مصلحت سے انکار ہے تو آئندہ چلکر مرزا محمود کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور یہ دونوں ظہیر الدین کے مرید ہوں گے بات تو وہی ہے جو ظہیر الدین کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت مستقلہ صاحب کتاب ہونیکا دعویٰ کیا ہے اُن کا دین مذہب، قبلہ، کلمہ علیحدہ ہے اب اُنکے نزدیک مرزا صاحب کی کتاب اور وحی قابل عمل ہے قرآن شریف حقیقۃً قابل عمل نہیں ہے۔ ہاں چونکہ مرزا صاحب کی وحی میں قرآن شریف پر عمل کرنیکا حکم ہے، اسوجہ سے معمول بہا ہے۔ جیسے بعض احکام پہلے شرائع کے باقی رہجاتے ہیں۔ ورنہ اگر مرزا بہاء اللہ کیطرح بالکل نئے احکام پیش کرتے تو مرزائی بلا پس و پیش اسے قبول کرتے چنانچہ بعض احکام میں ایسا ہی کیا الکفر ملۃ واحدۃ ؎ خوب پہچانتے ہیں چور کو تھالی والے ؎ انکی حقیقت کوئی مجھ سے پوچھو

؎ لیلیٰ را بچشم مجنون باید دید ۔

دوسرے اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ لاہوری مرزا صاحب کو واقعی نبی نہیں مانتے اور انکے نزدیک مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت نہیں کیا تو بہت اچھا، مرزا محمود اور انکے اذناب کو کیا کہو گے وہ تو ختم نبوت کا بھی انکار کرتے ہیں اور مرزا صاحب کو حقیقی نبی بھی مانتے ہیں پھر انکو جب کافر نہیں کہتے تو پھر وہی قسمت کا کفر و ارتداد ساتھ ہے۔

تیسرے اگر مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت نہیں کیا اگرچہ یہ غلط اور بالکل غلط ہے اور تم بھی انکو نبی نہیں مانتے، مگر مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں تو دی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مساوات بلکہ افضلیت کا دعویٰ تو کیا ہے قطعیات قرآنی کا انکار تو کیا ہے تو پھر اب کیا مرزا صاحب کافر اور مرتد ہونگے ضرور ہونگے اور انکو جب تم کافر مرتد نہیں کہتے تو خود کافر و مرتد ہوگے۔ لاہوری مرزائیوں میں سخت خطرناک فرقہ اور کفر کیساتھ منافق بھی ہے۔

جو کافر و مرتد کو کافر و مرتد نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے

یہ دوسری بات ہے جس کیلئے ان اوراق کی ضرورت ہوئی بہت سے لوگ یہ فرمادیتے ہیں کہ ہم اگر مرزا صاحب یا مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے تو اس میں کیا حرج ہے یہ تو احتیاط کی بات ہے آخر وہ کلمہ گو اور اہل قبلہ ہیں

اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے احتیاط شک کی جگہ ہوتی قطع اور یقین میں احتیاط نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک چیز دور سے پوری طرح سے نظر نہیں آتی اور شک ہے کہ شیر ہے یا انسان تو احتیاط کا مقتضیٰ یہی ہے کہ گولی نہ مارے مگر جب قریب سے خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے کہ شیر آرہا ہے خود بھی جانتا ہے اور دوسرے ہزار ہا آدمی کہہ رہے ہیں کہ شیر آرہا ہے مگر پھر بھی شکاری صاحب گولی نہیں مارتے اور یہ فرماتے ہیں کہ میں احتیاط کرتا ہوں کہیں یہ آدمی نہ ہو تو یاد رہے کہ اس احتیاط کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بڑا احتیاطی سی اپنی جان اور مسلمانوں کی جان کھو دیگا یہ احتیاط نہیں بلکہ احتیاطی ہے

جب ایک شخص نے قطعاً یقیناً ایک ضروری دین کا انکار کیا اور وہ انکار محقق ہوگیا تو اب اسکو کافر نہ کہنا خود بے احتیاطی سے کافر اور مرتد ہونا ہے۔ مثلاً مرزائی نے عیسیٰ علیہ السلام کو فحش گالیاں دیں جو آگے لکھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد بھی کوئی شخص مرزا صاحب کو مسلمان ہی کہے تو اسکا یہی مطلب ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرنا یا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہ کرنا اس کے نزدیک ضروریات اسلام سے نہیں باوجود عیسیٰ علیہ السلام کے گالیاں دینے کے بھی جب آدمی مسلمان ہو سکتا ہے تو حاصل یہی ہوا کہ اسلام نے گالیاں دینی اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے کی اجازت دی ہے حالانکہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریات دین سے ہے، تو مرزا صاحب کو کافر اور مرتد نہ کہکر خود ایک ضروری دین کا انکار کرکے کافر ہوگیا یا مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ نماز پنجگانہ اور زکوۃ، روزہ، حج کچھ فرض نہیں اور اس کی کوئی اپنے نزدیک تاویل بھی کرلے تو اب یہ شخص بوجہ ضروریات دین کے منکر ہونے کے کافر ہوگیا، مرتد ہوگیا۔ پھر بھی باوجود اسکے ایک شخص احتیاط کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے مسلمان ہی کہو تو اس کا مطلب یہی ہوا کہ یہ فرائض اربعہ اسکے نزدیک فرض نہیں یا ان کی فرضیت کا اقرار ضروریات دین سے نہیں حالانکہ ان کو فرض جاننا ضروریات دین سے ہے۔ تو اب اس کی احتیاط کا حاصل یہی ہوا کہ اس نے چار ضروریات دین کا انکار کیا اور خود کافر اور مرتد ہوگیا۔ ورنہ اسکے معنی کیا کہ یہ چیزیں تو ضروریات دین سے ہوں مگر منکر کافر نہ ہو اور مسلمان باقی رہے۔

جیسے کسی مسلمان کو اقرار توحید و رسالت وغیرہ عقائد اسلامیہ کی وجہ سے کافر کہنا کفر ہی کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بتایا، اسیطرح کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہی کیونکہ اسنے کفر کو اسلام بنادیا، حالانکہ کفر کفر ہی اور اسلام اسلام ہی اس مسئلہ کو مسلمان خوب اچھی طرح سمجھ لیں اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہی کہ جو منکر ضروری دین ہو اسے کافر کہا جائے کیا منافقین توحید و رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے، پانچوں وقت قبلہ کی طرف نماز نہ پڑھتے تھے، مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیان نبوت اہل قبلہ نہ تھے انھیں بھی مسلمان کہو گے؟ اہل قبلہ کے یہی معنی ہیں کہ تمام ضروریات دین کو

تسلیم کرتا ہو تو نہ پھر دیانند سرستی اور شردھانند جی اور گاندھی جی نے کیا قصور کیا ہے۔ اگر اسلام آپ کے نزدیک اسقدر سستا اور وسیع ہے تو دوسرے کفار سے کیوں تنگ ہو. مگر یاد رہے کہ یہ اسلام آپکا ساختہ پرداختہ ہوگا وہ اسلام جسکو خدا اپنا دین کہتا ہو ان الدین عند اللہ الاسلام اور جسکے سوا کوئی مذہب مقبول نہوگا ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین وہ یہ اسلام نہیں۔ ہر شخص کو اصطلاح مقرر کرنیکا حق ہے آپ بھی جو چاہیں اصطلاح مقرر کرکے اسکا جو چاہیں نام رکھ لیں۔ لہذا سب سے پہلے مرزا صاحب اور لاہوریوں امام راس المنافقین کو مرتد اور کافر کہا جائے اور ساتھ ہی قادیانیوں وغیرہ کو مسیلمی۔ یہ حکم یہی ہے آسمان ٹلے زمین ٹلے حکم نہیں ٹلسکتا چاہے کوئی تسلیم کرے یا نکرے کوئی انگریزی خوان ہو یا عربی خوان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے اللہ اور آپکا صلی اللہ علیہ وسلم حکم سنا دیا مانو گے تمہارا نفع ہو نہ نقصان بھی آپ کا ہی ہے مگر خدا چاہے یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی کی وجہ سے شرعی حکم چھپا دیا جائے۔

علماء اسلام فتوی تکفیر میں جلد باز نہیں

علماء اسلام فتوی تکفیر میں نہ عجلت کرتے نہ فروعی امور میں کسی کو کافر کہتے ہیں یہ تو یہ فرماتے ہیں کہ کفر کی وجہ جبتک آفتاب کی طرح روشن نہو جائے اسوقت تک تکفیر حرام اور ناجائز ہے یہی تو فرماتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہیں کفر کی ہوں اور ادنیٰ سے ادنیٰ احتمال صحیح معنی کا ہو تو جبتک یقیناً یہ نہ معلوم ہو جائے کہ متکلم نے معنی کفر ہی مراد لئے ہیں۔ مفتی اسلام پر واجب ہے کہ اس کلام کے ایسے معنی لے جس سے قائل متکلم مسلمان رہے۔ ہاں جب معنی کفر ہی قطعاً اور یقیناً ثابت ہو جائیں تو پھر کفر کا حکم دینا ضروری ہے۔ مرزا صاحب ہی کے معاملہ کو ملاحظہ فرمالیا جائے کہ برسوں تک تاویل کی مسلمان کہا گیا مگر جب مرزا صاحب کا کفر آفتاب سے زیادہ آشکارا ہوگیا اور تاویل کی کلام میں گنجائش ہی نہ رہی تو پھر مجبوری بجز کافر کہنے کے چارہ ہی کیا تھا کہ کفر کو اسلام کہنا اور کافر کو مسلمان سمجھنا خود کفر ہے۔ چنانچہ عبارات ذیل سے ناظرین کو خود واضح ہو جائیگا کہ مرزا صاحب نے توہین عیسیٰ علیہ السلام کی، گالیاں دیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مساوات بلکہ افضلیت کا دعوے کیا، نبوت حقیقیہ کا دعویٰ کیا نبوت شرعیہ کے مدعی ہیں، خداوند عالم جل وعلیٰ شانہ کو معاذ اللہ العظیم جھوٹا کہتے ہیں جھوٹ بولنے کی عادت بتاتے ہیں، یہ بھی منقول ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر وہ اعتراض وارد ہوتے ہیں جو مرزا صاحب پر وارد ہوتے ہیں حشر اجساد کا انکار ہے۔ علی ہذا القیاس۔ سیکڑوں پچاسوں، اور بیسیوں کی عبارات ملاحظہ ہوں کہ ان عبارات میں کس تاویل کی گنجائش ہے۔ اسکے بعد بھی اگر آدمی کافر نہو تو پھر وہ کونسا عقیدہ اور قول ہے جس سے آدمی کافر اور مرتد ہوتا ہے۔ بازاری عورتیں اور چوڑھے

چار بھی ان اُمور کو گوارا نہیں کرسکتے جن کو اولوالعزم انبیا علیہم السلام کیطرف نسبت کیا ہے۔

بعض بزرگوں پر فتوی کفر کا الزام

یہ الزام کہ پہلے بزرگوں پر کفر کے فتوے دئے اس کا جواب اُسوقت دیا جائیگا جب وہ سوال اور جواب نقل کیا جائے فتوی سوال کے مطابق ہوتا ہے جیسا کسی نے سوال کیا اُس کا جواب دیا گیا۔ رہی یہ بات کہ جس کے متعلق وہ مضمون کفری بیان کیا گیا ہے وہ واقعہ میں ایسا ہے بھی یا نہیں یہ مفتی کا کام نہیں ہے۔ بسا اوقات کلمہ کفر ہوتا ہے اُسپر کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے مگر جب قائل معلوم ہوتا ہے تو چونکہ اُسنے معنی کفری مراد نہیں لئے اُسکی مراد اسلامی معنی ہیں اسوجہ سے اُسے کافر نہیں کہا جاتا اوّل حکم نفس کلمہ کا تھا پھر دوسرا حکم متکلم کی مراد پر ہے لہٰذا وہ دونوں فتوے صحیح ہیں۔ انبت الربیع البقل یعنی ربیع نے گھاس اوگایا۔ اگر اس کا کہنے والا وہ شخص ہے جو ربیع ہی کو فاعل حقیقی جانتا ہے تو یہ کلمہ کفر اور قائل کافر لیکن اگر اسی کلمہ کو کوئی مسلمان کہے تو نہ کلمہ کفر نہ قائل کافر ایک وقت میں کسی کلام پر فتوی کفر کا دیا اور پھر قائل کو مسلمان ولی بزرگ کہا تو اس کی وجہ علاوہ اور وجوہ کے کبھی یہ بھی ہوتی ہے اسکی تفصیل رسالہ دشمن ایمان مرزائی قادیان میں ملاحظہ ہو۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ نفس کلام پر چونکہ کفری تھا فتویٰ کفر دیا قائل کا اضافہ لکھے دشمنوں نے کرلیا مشہور یہ ہوگیا کہ فلاں بزرگ کو فلاں عالم نے فلاں کلام کیوجہ سے کافر کہہ دیا حالانکہ بیچارے عالم کو قائل کا پتہ بھی نہیں تھا، قائل کا حال جب معلوم ہوا تو اُسے مسلمان بلکہ بزرگ اور ولی کہا کیونکہ ان کی مراد معنی کفری نہ تھے غرض یہ کہدینا کہ علما ہمیشہ سے فتوے کفر کے مشاق ہیں جب تک وہ فتاوی نقل نہ کئے جائیں حجت نہیں ہوسکتا کوئی فتویٰ کسی مستند عالم کا نقل فرمایا جائے تو پھر معلوم ہوجائیگا کہ عجلت کی گئی یا احتیاط مسئلہ فرعی تھا یا اصولی اجتہادی ظنی تھا یا قطعی یقینی، اگر علما اسقدر احتیاط نہ کرتے تو آج کفر و اسلام میں امتیاز باقی نہ رہتا جو ملحد جو چاہتا وہ کہتا اور کفر کو اسلام بنا دیتا، اور بزرگوں کے کلام کو پیش کردیتا کہ فلاں نے یہ کہا فلاں نے یہ کہا، معنے انکے کیا مراد تھے کس حالت میں کہا تھا اسے کون دیکھے۔ اللہ تعالےٰ علما اسلام کو جزائے خیر دے کہ اُنہوں نے اسلام سے کفر کو ملنے نہیں دیا اُنکی احتیاط آج کام آرہی ہے ورنہ جس کا جو جی چاہتا وہ کہتا۔

بعض علما سے فتاوے میں غلطی بالجلت بھی ممکن ہے

ہاں اس حقیقت سے انکار نہیں ہوسکتا کہ ممکن ہے کہ بعض فتوی کفر کے غلط ہوں بعض فتوی کی بنا کبھی دنیاوی غرض پر ہو جس کے فتوے دینے والے علما نے سہو یا غرض دانستہ یا نادانستہ بعض فتووں کا غلط ہونا ممکن ہے مگر اس سے کوئی مرزائی یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ چونکہ بعض فتاوے کفر میں بعض علما سے غلطی ہوئی ہے، لہٰذا مرزا محمود یا دوسرے ملحد پر فتوائے کفر قابل اعتبار

نہیں، اگر یہ نتیجہ صحیح ہے تو تمام دین و دنیا کا کام ہی تباہ اور برباد ہو جائیگا۔ کوئی حاکم کیسا ہی قابل و خوش نیت ہو مگر اُس سے فیصلہ میں کیا غلطی نہیں ہوسکتی، پولیس کے جسقدر چالان ہیں کیا سب صحیح ہوتے ہیں اور جسقدر چالان صحیح ہوں اُن میں کیا ملزم کو سزا ہونی ضروری ہے، تو اب اس بنا پر تمام بدمعاش چور یہ کہکر رہا ہو جائینگے کہ بعض حکام غلطی کرتے ہیں بعض بدنیت ہوتے ہیں بعض چالان پولیس کے صحیح ہوتے ہیں بعض غلط۔ لہٰذا چور بدمعاش مزے سے چوری بدمعاشی کریں اور اُن کو کوئی سزا نہ دیجائے اور پولیس کا کوئی چالان قابل توجہ نہ ہے جسکو پولیس چور کہے اس کو مجدد و محدث اور ولی سمجھا جائے جیسے دنیا میں تمام امور کی جانچ ہوتی ہے اسی طرح فتوؤں کو بھی اُنکی اصول پر کَس لو اگر صحیح ہو تو مانو ورنہ غلط ہیں۔ یہ تو نہیں کہ کسی عالم کی غلطی یا بدنیتی سے تمام دنیا کے علماء کے صحیح فتاوے بھی قابل قبول نہ ہیں۔ اگر ایسا ہو تو قیامت برپا ہو جائے نہ دین رہے نہ دنیا۔ کیا کوئی شخص مسیلمہ کذاب اور مرزا غلام احمد صاحب وداُن کے امثال کو دیکھکر یہ کہدیگا کہ جو مدعی نبوت ہے وہ معاذاللہ نعوذ باللہ ایسے ہی جھوٹے تھے سلسلۂ نبوت ہی کو غلط بتا کر تمام دین سے سبکدوش ہو جائیگا۔ مسیلمہ اسود عنسی مرزا جی باب بہاءاللہ وغیرہ کے جھوٹے دعوے نبوت سے سب مدعیان نبوت معاذاللہ جھوٹے اور غیر قابل اعتبار تھوڑا ہی ہوسکتے ہیں۔ دنیا میں جھوٹ سچ دونوں ہی ہیں مگر جھوٹ جھوٹ ہے سچ سچ۔ غرض یہ عذر ایک بیہودہ عذر ہے جسکو کوئی اہل انصاف بنظر التفات نہیں دیکھ سکتا۔ مرزا غلام احمد وداُن کے تمام مرید معتقد کافر مرتد اور اُن کے عقائد باطلہ کو جانکر جو ان میں سے کسی کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، نیز جو کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے انہیں توبہ کرنی چاہئے۔ یہ غلط حیلے مفید نہیں۔

یہ عذر کہ علما ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں چنانچہ علماء دیوبند کو بھی علماء بریلی کافر کہتے ہیں۔ صفحہ

مرزائی جب بہت تنگ اور عاجز ہوتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آخر علماء دیوبند جو آج ہندوستان میں مرکز اسلام و مرکز حنفیہ و مرکز قرآن و حدیث فقہ علوم عقلیہ نقلیہ کا سرچشمہ ہیں انکو بھی تو مولوی احمد رضا خانصاحب وداُن کے ہم خیال کافر کہتے ہیں تو کیا علمائے دیوبند کافر ہیں۔ اگر وہ کافر نہیں تو پھر مرزائی کیوں کافر ہیں؟ اس کا جواب بھی خوب توجہ سے سُن لینا چاہئے کہ علمائے دیوبند کی تکفیر اور مرزا صاحب اور مرزائیوں کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

بعض علمائے دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں جانتے۔ یہ جو پاگل مجانین کے علم کو آپکے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم کی برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپکے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم سے زائد کہتے ہیں لہٰذا وہ کافر ہیں، تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ خانصاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے

ملعون ہے لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے یہ عقائد بیشک
کفریہ اعتقاد ہیں۔ مگر خانصاحب کا یہ فرمانا کہ بعض علمائے دیوبند ایسا اعتقاد رکھتے یا کہتے ہیں یہ غلط ہے افترا ہے بہتان ہے
جب ہم ان عقائد کو کفر اور ارتداد کہتے ہیں تو ہم اسکے معتقد کیسے ہو سکتے ہیں، نہ یہ کلمات کفریہ ہم نے کہے، نہ ہمارے
بزرگوں نے نہ ایسے مضامین خبیثہ ہمارے قلب میں آئے ہم تو ایسے شخص کو جسکا یہ اعتقاد ہو قطعی کافر جانتے ہیں بلکہ
وہ عبارات جن کی طرف ان مضامین خبیثہ کو منسوب کرتے ہیں اُنکا مطلب صاف ہے جو ان مضامین کے بالکل
مخالف ہے۔ اب یہ سوال کہ پھر خانصاحب نے ایسا کیوں کیا اسکا جواب یہ ہے کہ وہ بھی تیرھویں صدی کے فرضی مجدد ہی
ہونے کے مدعی تھے۔

مشاہرہ دار مجددونکا یہی حال ہوتا ہے مرزا صاحب نے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہا، خانصاحب نے اپنے
تمام مخالفوں کو کافر کہا، ندوۃ العلما ہوا اسمیں جو شریک ہو جو اسکا ممبر ہو جو کسی ندوی سے سلام کرے وغیرہ وغیرہ سب
کافر، وہابی وہ کافر، غیر مقلد وہ کافر، نیچری سب کافر، غرض جو انکا ہم خیال نہیں وہ کافر حتی کہ خود کافر، مرید کافر،
اُن کے پیر بھی کافر، کفر کی مشین گن سی ہی جو ہوئی مگر ندوۃ العلماء میں شریک ہوئے، تحریک خلافت میں شریک ہوئے
بلکہ جو شریک ہوا وہ کافر۔ اب زیادہ کچھ عرض نہیں کرتا۔ سمجھنے والے خود سمجھ لیں کہ جو امر مسلمانوں کی بہبودی کا تھا
خانصاحب نے کفر سے دے ٹھہرایا ہی نہیں، مولوی عبد الباری صاحب انکی وایک وجہ سے کافر اور جب مولوی برکات
علی خانصاحب شاہجہانپوری سے گفتگو ہوئی تو دو چار وجہ بھی مشکوک سی ہی ہو گئیں داروغہ جہنم ہی جو ٹھہرے اُنکے جسقدر
مریدین وہ ایسا ہی کر رہے ہیں جو معلوم ہے غرض کوئی عجیب ہی اس پردہ زنگاری میں بڑے مجدد اور چھوٹے مجدد
ایک ہی تحصیل کے بنے معلوم ہوتے ہیں کسی ایک ہی ابرو کے تیر کے شکار ہیں دونوں کی غرض یہی معلوم ہوتی ہے کہ دنیا
میں سوائے اُن کے اور اُنکے اذناب کے کوئی مسلمان نہ ہو اور وہ جیسے مسلمان ہیں معلوم ہے۔ ان مضامین کی تشریح دیکھنی ہو تو ملاحظہ
ہو السحاب المدرار، توضیح اقوال الاخیار، تزکیۃ الخواطر عما القی فی امنیۃ الاکابر، توضیح البیان فی
حفظ الایمان۔ قطع الوتین ممن تقول علی الصالحین۔ الختم علی لسان الخصم وغیرہ یہ سلسلہ تو بیچ میں آگیا تھا

اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بریلوی تکفیر اور علمائے اسلام کا مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر کہنا اسمیں زمین
و آسمان کا فرق ہے اب پھر بھی اسکو منہ پر لاتا ہے اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی
تھے جیسا کہ اُنھوں نے انکو سمجھا تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ انکو کافر نہ کہتے تو وہ
خود کافر ہو جاتے، جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعًا ثابت ہو گئے

تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

اب جیسے علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یعنی آخر الانبیاء نہ سمجھے یا کسی کو بھی منصب نبوت کا ملنا شرعاً جائز سمجھے وہ قطعاً کافر ہے، تم بھی مرزا صاحب سے کہلوا دو اور وہ مر گئے تو خود کہہ دو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی موجود نہیں ہو سکتا جو یہ مانے نبوت شرعیہ حقیقیہ ہو یا کسی کو نبی سمجھے وہ کافر ہے پھر ہم سے کہنا ہم تمہارے ساتھ ہیں کوئی آنکھ بھر کر تو تمہیں دیکھ لے، اس صورت میں مرزا جی تو ہاتھ سے جاتے ہیں مگر اسلام ملتا ہے مگر مرزا صاحب کو کافر کہنا ہوگا جیسے علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے آپ کے (صلی اللہ علیہ وسلم) علم سے علم شیطان لعین کو زیادہ کہے یا آپ کے (صلی اللہ علیہ وسلم) علم کے برابر علم صبیان و مجانین و بہائم کو کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے جہنمی ہے۔ تو بجز عالم صلی اللہ علیہ وسلم علم الخلق میں زیادہ کیا معنی آپ کے علم کے کوئی برابر بھی نہیں ہو سکتا بلکہ علم نبوت سے ان کو نسبت ہی نہیں تم بھی کہہ دو کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرے انہیں گالیاں دے، دوسرے انبیاء علیہم السلام کی تنقیص شان کرے ان سے مساوات کرے وہ کافر ہے مرتد ہے مرزا صاحب نے بیشک عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کی لہذا مرزا صاحب بیشک کافر مرتد ملعون جہنمی ہیں کہو اس کی ہمت ہے اگر نہیں تو پھر علمائے دیوبند سے تمہیں کیا واسطہ وہ پکے مسلمان تم پکے کافر مرتد۔ غضب تو یہ ہے جو وجوہ کفر تم پر عائد کئے جاتے ہیں تم ان کو کفر ہی نہیں جانتے تم تو انکو عین ایمان کہتے ہو، ختم نبوت کا انکار کیسے گفتگو کرتے ہو قرآن و حدیث سے بقائے نبوت کو ثابت کرتے ہو، مرزا جی نبوت کو مجدد۔ محدث۔ ولی۔ مسیح موعود کیا کیا مانتے ہو، مرزا صاحب سے جب کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو عیسیٰ علیہ السلام سے فضیلت دیتے ہو تو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ بیشک اور میں کیا خدا نے اسکے رسول نے مسیح موعود کو اسکے کارناموں کی وجہ سے مسیح ابن مریم سے افضل قرار دیا تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یوں کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو ان سے افضل کیوں قرار دیتے ہو، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم نے یہ کیا تو جواب ملتا ہے کہ ہاں کیا انبیاء بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر کوئی ایسا اعتراض نہیں جو پہلے انبیاء علیہم السلام پر نہ ہو سکے، غرض جو الزام لگایا گیا اس سے انکار نہیں بلکہ اقرار کے ساتھ اس کو عین ایمان بتایا جاتا ہے اب تو معلوم ہو گیا کہ علمائے دیوبند کی تکفیر میں اور مرزائیوں کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ علمائے دیوبند جن امور کی بنا پر کافر بتائے جاتے ہیں وہ ان سے بری ہیں انکو کفر خالص اعتقاد کرتے

ہیں اور مرزا صاحب اور مرزائی عقائد کفریہ یا اقوال کفریہ کو تسلیم کرتے ہیں انکا اقرار کرتے ہیں اُن کو عین ایمان سمجھتے ہیں اور جو کہیں کہیں تاویل کرتے ہیں تو وہ باطل، تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ ہے، ایک جگہ تاویل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دوسرا کلام اُس کی تغلیط کرتا ہے بیچارے عاجز ہیں، مگر ایمان سے دشمنی ہے مرزا صاحب کو چھوڑنا نہیں چاہتے، اس غرض سے یہ رسالہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو اس سے ہدایت اور مسلمانوں کو استقامت عنایت فرمائے، ابھی تک بفضلہ تعالیٰ مسلمان اس سے ناواقف نہیں ہیں کہ ان صریح کفریات کو بھی دیکھکر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو مسلمان ہی کہے جائیں۔

ایک بات قابل ذکر ہے مرزائی دھوکہ دہی کی غرض سے وہ عبارات مرزا صاحب کی پیش کردیتے ہیں جنمیں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمتِ شان کا اقرار ہے، اُس کا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ دجال تھے اس وجہ سے اُن کے کلام میں باطل کیساتھ حق بھی ہے تو پہلی عبارات مفید نہیں جبتک کوئی ایسی عبارت نہ دکھادیں کہ میں نے جو فلاں معنی ختم نبوت کے غلط بیان کئے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی حقیقی نہ ہوگا یا عیسیٰ علیہ السلام کو جو فلاں جگہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں۔ ورنہ ویسے تو مرزا صاحب اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں اسی وجہ سے مسلمان دھوکہ میں آجاتے ہیں کہ یہ تو ختم نبوت کے بھی قائل ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم بھی کرتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں حشر اجساد پر بھی ایمان لاتے ہیں غرض تمام آمنت باللہ اور ایمان مجمل اور مفصل ازبر ہے یہ مسلمان کیوں نہوں گے، مگر مسلمانو یہ ان کے الفاظ ہیں لیکن معنی وہ نہیں جو قرآن و حدیث نے بتائے ہیں معنی ان کے وہ ہیں جو مرزا صاحب نے تصنیف کر کے کفر کی بنیاد ڈالی ہے۔ لہذا جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نکریں تو اُن کا کچھ اعتبار نہیں۔ مسلمانوں کی واقفیت کے لئے مرزا صاحب اور اُن کے اذناب کے چند اقوال لکھدئے ہیں ورنہ تتبع کیجائے تو معلوم اور کسقدر ایسے کفریات بھرے ہوں گے۔

جملہ اہل اسلام کی خدمات میں عرض ہے کہ اس عاجز و محتاج الی رحمت اللہ ستار کے لئے اور جملہ اہل اسلام کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے متعلق جو مرزائی جواب دیتے ہیں وہ تو اس رسالہ میں بفضلہ تعالیٰ پورے آگئے ہیں، رہا مسئلہ ختم نبوت و دعویٰ نبوت سو سپاہیوں کے لئے تو مرزا صاحب کی یہ عبارات ہی کافی ہیں کہ مرزا صاحب

اپنے لئے لفظوں میں اپنی نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور ختم نبوت کا انکار بھی ظاہر ہے بلکہ صاحب شریعت ہونیکا بھی دعویٰ ہے اب یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت نہیں کیا ایسا ہے کہ کوئی کل کو یوں کہنے لگے۔ کہ مرزا غلام احمد دنیا میں کوئی شخص تھا ہی نہیں یہ سب غلط ہے ہاں ہاں ایک مجازی بروزی ظلی لغوی مجازی مرزا تھا۔ حقیقت کچھ بھی نہ تھی۔

رہے قدنی مرزا محمود کے مبلغ تو وہ تو ایسی کتابیں لکھ چکے ہیں کہ ختم نبوت نہیں مرزا صاحب اس مذہب کا معنی بتلاتے ہیں جسمیں نبوت نہ ملے اور دروازۂ نبوت مسدود ہو۔ ختم نبوت کے متعلق مستقل رسائل دیوبند میں لکھے گئے ہیں وہ طلب کئے جائیں جنسے معلوم ہوجائیگا کہ یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے اور جو کسی ضروری دین کا انکار کرے چاہے تاویل کرے یا نہ کرے بہر صورت کافر ہے مرتد ہو جائے کافر و مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے اس مسئلہ کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا مولوی انور شاہ صاحب مدرس اول دارالعلوم دیوبند نے اپنے رسالہ اکفار الملحدین فی شئ من ضروریات الدین میں بیان فرمایا ہے انکو دیکھنا چاہئے ہماری غرض مسلمانوں کو وہ عبارات بتا دینے میں جنکو دیکھکر ہر مسلمان مرزاجی اور مرزائیوں کو کافر و مرتد جانیگا۔ ابھی مسلمانوں میں بفضلہ تعالیٰ اس قدر احساس باقی ہے۔

مسلمان اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں پھر خدا چاہے بڑے سے بڑے مرزائی کی بھی دال نہ گلیگی اور اگر ضرورت ہوئی اور مسلمانوں نے ضرورت کو محسوس کیا تو پھر اس کا ایک ضمیمہ بھی خدا چاہے لکھدیا جائیگا اور اگر ان عبارات کے متعلق مرزائیوں نے کچھ لکھا تو اس کا بھی لاجواب جواب خدا چاہے ہو جائیگا۔ واللہ تعالیٰ ھو الموفق ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ و خاتم انبیائہ و رسلہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

سید محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ ابن ناشیر خدا اسداللہ الغالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

ناظم تعلیمات و ناظم شعبۂ تبلیغ دارالعلوم دیوبند

ساکن قصبہ چاند پور ضلع بجنور ۲۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۰ھ یوم شنبہ

توہین عیسیٰ علیہ السلام

نمبر ۱. پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔ ضمیمہ انجام آتھم۔ حاشیہ صفحہ ۴۔

نمبر ۲. ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی اور ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ ضمیمہ انجام آتھم۔ حاشیہ صفحہ ۵/۱۴۔

نمبر ۳. مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵/۱۵۔

نمبر ۴. یہ بھی یاد رہے کہ آپکو کسیقدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵/۱۵۔

نمبر ۵. جن جن پیشین گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں اُن کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵/۱۴۔

نمبر ۶. اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا میری تعلیم ہے۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۔

نمبر ۷. آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶/۱۴۔

اس عبارت میں علاوہ توہین عیسیٰ علیہ السلام کے حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت بھی ہے اور قرآن مجید کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ حقیقی بھائی تو وہی ہوگا جو ماں باپ دونوں میں شریک ہو اور یہ قرآن شریف کے قطعاً مخالف ہے۔ اور یہاں عیسیٰ علیہ السلام کے باپ اور مریم علیہا السلام کا خاوند ثابت کیا گیا۔ فتدبر ولا تعجل۔

نمبر ۸. عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶/۱۵۔

نمبر ۹. ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا

علاج کیا ہو۔ صفحہ ۶

نمبر۱۰۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ حاشیہ صفحہ ۷ ضمیمہ انجام آتھم۔

نمبر۱۱۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ حاشیہ صفحہ ۷ ضمیمہ انجام آتھم۔

نمبر۱۲۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ حاشیہ صفحہ ۷ ضمیمہ انجام آتھم۔

نمبر۱۳۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ حاشیہ صفحہ ۷ ضمیمہ انجام آتھم۔

نمبر۱۴۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷۔

ان عبارات میں جو عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی گئی ہیں اُن کا جواب مرزا صاحب کی طرف سے جو خود مرزا صاحب نے دیا ہے یہ ہے۔

نمبر۱۵۔ اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالےٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹۔

اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعوےٰ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹۔

نمبر۱۶۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اسکو نبی قرار دیں۔ ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۹۔

حاصل یہ ہے کہ گالیاں عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں دی گئیں بلکہ یسوع کو اور یسوع ایسا شخص تھا کہ اس کو بھلا مانس بھی نہیں قرار دے سکتے۔ چہ جائیکہ نبی حالانکہ مرزا صاحب خود توضیح مرام صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم جس کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس کشتی نوح علیہ السلام صفحہ ۱۶ میں فرماتے ہیں کہ مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ پھر اسی کے حاشیہ پر نقل فرماتے ہیں۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔ الخ

اسی طرح مرزا صاحب کی تصنیفات سے یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام ایک شخص ہیں۔ اور پھر یسوع کے نام سے گالیاں دیکر یہ کہنا کہ گالیاں یسوع کو دی گئی ہیں نہ عیسیٰ علیہ السلام کو بالکل غلط ہے۔ علاوہ بریں پادری لوگ جس کو خدا کہتے ہیں وہ تو عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں پھر یسوع کوئی جدا شخص نہیں ہوسکتا۔ اور پادریوں کا یسوع کی طرف غلط باتیں نسبت کرنا اس سے یسوع پر تو کوئی الزام نہیں آتا۔ یہ کہنا چاہیے کہ یہ امور ان کی طرف غلط نسبت کئے گئے ہیں کہ ان کو گالیاں دینا۔ جن کی نبوت قطعی یقینی طور پر قرآن شریف سے ثابت ہے۔ جب مرزائیوں نے دیکھا کہ مرزا صاحب کا جواب انہیں کے اقوال سے غلط ہو گیا۔ تو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ جو کچھ عیسیٰ علیہ السلام کو لکھا گیا ہے وہ الزامی طور پر عیسائیوں کے مقابلہ میں فرضی عیسیٰ کو لکھا گیا ہے۔ نہ واقعی طور پر حقیقی عیسیٰ علیہ السلام کو مگر یہ جواب بالکل غلط ہے۔ اول تو اس وجہ سے کہ عبارات مذکورہ کے ملاحظہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جن امور کو منسوب فرماتے ہیں ان کو الزاماً نہیں کہتے بلکہ وہ ان کے نزدیک حق بھی ہیں جیسا کہ عبارات نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۴ و نمبر ۷ و نمبر ۸ و نمبر ۹ و نمبر ۱۰ وغیرہ سے ظاہر ہے۔

دوسرے یہ ہے کہ شدید ترین فحش گالی مرزا صاحب نے جو عیسیٰ علیہ کو عبارت نمبر ۱۳ میں دی ہے اور اسی فحش اور شنیع امر کو مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی طرف دافع البلاء کے صفحہ اخیر میں نسبت کیکے قرآن مجید کی آیت کی تفسیر میں بیان فرما کر ان تاویلات کو غلط فرما گئے۔ نہ وہاں پادری مخاطب ہیں نہ یسوع کا نام ہے۔ بلکہ مرزا صاحب اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو قرآن شریف میں "وجیہاً فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین" فرمایا گیا ہے۔ اور یحییٰ علیہ السلام کو حصور فرمایا گیا ہے

عیسٰی علیہ السلام کو حصور کیوں نہ فرمایا گیا۔

ہم مسیح ابن مریم کو بیشک ایک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واللہ اعلم۔ مگر وہ حقیقی منجی نہیں تھا یہ اسپر تہمت ہے کہ وہ حقیقی منجی تھا۔ حقیقی منجی ہمیشہ اور قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا اور تمام دنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر خدا اسکی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع کرے۔ آمین۔ دافع البلاء[۱]

اور اسی کے حاشیہ پر فرماتے ہیں

یاد رہے کہ یہ جو ہم نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانے کے بہت لوگوں کی نسبت اچھے تھے یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راستباز اپنی راستبازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل و اعلیٰ ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ان کی نسبت فرمایا ہے وجیہا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ اس زمانے کے مقربوں میں سے یہ بھی ایک تھے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ سب مقربوں سے بڑھکر تھے بلکہ اس بات کا امکان نکلتا ہے کہ بعض مقرب ان کے زمانے کے ان سے بہتر تھے ظاہر ہے کہ وہ صرف بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے آئے تھے اور دوسرے ملکوں اور قوموں سے ان کو کچھ تعلق نہ تھا پس ممکن بلکہ قریب قیاس ہے کہ بعض انبیاء جو لم نقصص میں داخل ہیں۔ وہ ان سے بہتر اور افضل ہونگے اور جیسا کہ حضرت موسے کے مقابل پر آخر ایک انسان نکل آیا جس کی نسبت خدا نے علمنا ہ من لدنا علماً فرمایا تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو موسیٰ ؑ سے کمتر اور اس کی شریعت کے پیرو تھے اور خود کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے۔ اور ختنہ اور مسائل فقہ اور وراثت اور حرمت خنزیر وغیرہ میں حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے۔ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ بالاطلاق اپنے وقت کے تمام راستبازوں سے بڑھکر تھے۔ جن لوگوں نے انکو خدا بنایا ہے جیسے عیسائی یا وہ جنھوں نے خواہ مخواہ خدائی صفات انھیں دی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف و خدا کے مخالف نام کے مسلمان وہ اگر ان کو اوپر اٹھاتے اٹھاتے آسمان پر چڑھا دیں یا عرش پر بٹھا دیں یا خدا کی طرح پرندوں کا پیدا کرنے والا قرار دیں تو ان کو اختیار ہے۔ انسان جب حیا و انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے۔ لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے

راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ علیہ السلام کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنا کہتے ہیں جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور ان کے خاص مریدوں میں داخل ہوئے تھے اور یہ بات حضرت یحییٰ کی فضیلت کو بداہت ثابت کرتی ہے کیونکہ مقابل اس کے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ یحییٰ نے بھی کسی کے ہاتھ پر توبہ کی تھی پس اس کا معصوم ہونا بدیہی امر ہے اور مسلمانوں میں یہ جو مشہور ہے کہ عیسیٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اس کے معنی نادان لوگ نہیں سمجھتے۔ اصل بات یہ ہے کہ پلید یہودیوں نے عیسیٰ اور اس کی ماں پر سخت الزام لگائے تھے اور دونوں کی نسبت نعوذ باللہ شیطانی کاموں کی تہمت لگائی تھی سو اس افترا کا رد ضروری تھا۔ پس اس حدیث کے اس سے زیادہ کوئی معنی نہیں کہ یہ پلید الزام جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں پر لگائے گئے ہیں یہ صحیح نہیں ہیں بلکہ ان معنوں کر کے وہ مس شیطان سے پاک ہیں اور اس قسم کے پاک ہونے کا واقعہ کسی اور نبی کو کبھی پیش نہیں آیا۔ منہ

اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ مرزا صاحب کے نزدیک یہ تمام شنیع امور اور اس کے ماسوا اور اسی قسم کے قصے لفظ حصور کے اطلاق سے عند اللہ مانع ہوئے۔ یہ قصے فقط مرزا صاحب ہی کے نزدیک صحیح نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ بھی ان قصوں کو صحیح اور حق جانتا ہے، جن کے بنا پر عیسیٰ علیہ السلام کو حصور نہ فرمایا۔ اس میں مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کو تو صاف گالی دی ہی ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی جناب اقدس پر بھی ہاتھ صاف کر دیا یعنی ایسے لوگ بھی جو رنڈیوں سے ایسا میل رکھیں جو مرزا صاحب کے نزدیک بھی کوئی پرہیزگار آدمی نہ رکھ سکے وہ لوگ اللہ تعالےٰ کے نزدیک نبی بھی ہوتے ہیں اور رسول بھی اور مقرب بھی اور وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین بھی۔ اس سے نہ کوئی نبی قابل اعتبار رہتا ہے نہ قرآن نہ معاذ اللہ العظیم خود اللہ تعالےٰ تو پھر احادیث وغیرہ کی کیا حقیقت ہے۔ اس کے علاوہ اور عبارات بھی توہین عیسیٰ علیہ السلام کی ہیں جہاں عیسائی اور پادری مخاطب نہیں بلکہ علمائے اسلام مخاطب ہیں۔ ملاحظہ ہوں عبارات ذیل۔

پادری نہیں بلکہ علمائے اسلام اور زاہدوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں اے غفلت موبوبا ادر خشک زاہدو! تم پر افسوس الخ ازالہ کلاں ص۳۔

نمبر ۱۷۔ اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشین گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں۔ ازالہ کلاں ص۳۔ اس کے ساتھ اگر کشتی نوح کی یہ عبارت بھی ملائی جائے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹلجائیں۔ کشتی نوح ص۵ تو نتیجہ صاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی نہیں۔ کیونکہ اُن کی پیشین گوئیاں ٹلیں اور غلط ہوئیں۔ اور نبی کی پیشین گوئی کا غلط ہونا ناممکن ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کا نبی ہونا بھی ناممکن ہے۔

نمبر ۱۸۔ ماسوا اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کرکے دیکھا جائے جو محض افترا کے طور پر یا غلط فہمی کیوجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا۔ ازالہ کلاں ص۳۔

نمبر ۱۹۔ بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشین گوئیوں پر جسقدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔ ازالہ کلاں ص۳۔ یہاں کوئی یہ بھی جواب نہیں دے سکتا کہ پادریوں کو یہودیوں کی طرف سے الزامی جواب ہے۔ کیونکہ اس کلام کے مخاطب اسلامی علماء وزاہد ہیں۔ اس میں عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے معجزات اور قرآن مجید سب کی توہین و تکذیب صاف صاف ہے۔

نمبر ۲۰۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے۔ اعجاز احمدی ص۱۴۔

نمبر ۲۱۔ اور بھی بہت سی پیشین گوئیاں ہیں جو صحیح نہیں نکلیں مگر یہ بات الزام کے لائق نہیں کیونکہ امور اخبار یہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہوجاتی ہے۔ حضرت موسیٰ کی بعض پیشین گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں امید باندھ لی تھی، غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشین گوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں مگر یہ غلطی نفس الہام میں نہیں بلکہ سمجھ اور اجتہاد کی غلطی ہے۔ چونکہ انسان تھے اور انسان کی رائے خطا اور صواب دونوں کی طرف جاسکتی ہے۔ اس لئے اجتہادی طور پر یہ لغزشیں پیش آگئیں ازالہ کلاں ص۱۵۶

کشتی نوح ص۵ کی عبارت ہے۔ اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں اور اس میں صاف تعارض ہے۔ یہاں تمام انبیاء علیہم السلام پر ہاتھ صاف کیا اور سب کی توہین کی جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی تصریح کر دی۔ اس صورت میں کاذب اور صادق میں فرق باقی نہیں رہتا ہے اور نہ انبیاء اور غیر انبیاء میں فرق رہتا ہے، بلکہ انبیاء علیہم السلام کی نبوت بھی باقی نہیں رہتی، انبیاء علیہم السلام سے امور اجتہادیہ میں غلطی ممکن ہے، مگر اس پر بقا ناممکن ہے، ورنہ پھر نبی کا قول اور فعل امت کے لئے واجب الاتباع نہیں رہ سکتا۔ اور اس کے ساتھ جب وہ مضمون بھی ملایا جائے جو توضیح مرام کے ص۲۳ و ص۲۴ میں ہے کہ صحیح کشف الہام و خواب اولیاء و انبیاء کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ بعض دفعہ فساق، فجار، بدکار کو بھی صحیح الہام اور سچا خواب ہوتا ہے تو اور بھی دشواری ہو جاتی ہے، اور توہین انبیاء علیہم السلام پورے طور سے ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ فرق قلت اور کثرت ہی کا تھا کہ اولیاء اور انبیاء علیہم السلام کو صحیح اطلاع امور غیبیہ کی بکثرت ہوتی ہے، اور فساق اور فجار کو کم، مگر اب یہ بھی فرق نہ رہا بلکہ وہ بھی نبی ہو سکتا ہے کہ جس کی جھوٹی پیشین گوئیاں سچ سے کم ہوں تو اب وجہ امتیاز کیا باقی رہتی ہے۔ ملاحظہ ہو عبارت ازالۃ الاوہام نمبری ص۱۰ جس میں صاف تصریح ہے کہ جسقدر حضرت مسیح کی پیشین گوئیاں غلط نکلیں اسقدر صحیح نکل نہیں سکتیں۔

نمبر ۲۲۔ اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ❖ عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم۔ ازالہ کلاں ص۱۵۸

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جسقدر قرآن شریف میں از قبیل احیاء موتی اور تخلیق جانوران اور اندھے، جذامی وغیرہ کا اچھا کرنا مذکور ہے۔ ان کی نسبت مرزا صاحب ازالہ کلاں کے ص۳۲۲ کے حاشیہ پر کس قدر تمسخر اور توہین کے جو الفاظ استعمال فرماتے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں جائیں کہ اس میں کس قدر توہین عیسیٰ علیہ السلام کی ہے اور کسقدر قرآن مجید کی تکذیب ہے۔

جو معجزات عیسیٰ علیہ السلام کے قرآن شریف میں مذکور ہیں ان کی نسبت ارشاد ہے۔

نمبر ۲۳۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جن میں ایسا لکھا ہے متشابہات میں سے ہیں۔ حاشیہ ازالہ ص۳۲۲ ❖

نمبر ۲۴۔ اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دونوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے

خیالات بھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ ازالہ صفحہ ۱۲۵/۴۔

نمبر ۲۵۔ سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالٰے نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے، یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔ ص ۱۲۵/۱ ازالہ کلاں۔

نمبر ۲۶۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں صفحہ ۱۲۵/۴ ازالہ۔ اس عبارت میں قرآن شریف کی آیت مبارکہ لم یمسسنی بشر کا بھی صاف انکار ہے، اور عیسٰی علیہ السلام کی صریح گالی اور توہین ہے۔

نمبر ۲۷۔ پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے، کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں، کیونکہ حال کے زمانہ مین بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیان بنا لیتے ہین کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہین اور دم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیان کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہین، بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور یورپ اور امریکہ کے ملکون میں بکثرت ہیں الخ ازالہ کلاں ص ۱۲۵/۱۳۔

نمبر ۲۸۔ اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کرسکتے ہیں کہ مٹی کے چڑیون سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنا رفیق بنایا ہے، گویا اپنی صحبت میں لیکر پرندون کی صورت کا خاکا کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے حاشیہ ص ۱۲۵/۳ و ص ۱۲۶۔ یہ قرآن کی تحریف اور اس کے مخالف ہے جہان مرزا صاحب عیسٰی علیہ السلام کو ہدایت کے کام میں بالکل ناکام بناتے ہین ص ۳۴۱۔

آخر ان معنے لینے کی ضرورت کیا پڑی وہ بتائی جانے صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب باوجود مسیح موعود ہونے کے ان میں سے کچھ بھی نہیں کرسکتے۔

نمبر ۲۹۔ ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ ازالہ کلاں ص ۱۲۶/۴۔

نمبر ۳۰۔ اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی

کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسوع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے کیونکہ الیسع کی لاش نے تو وہ معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مُردہ زندہ ہو گیا۔ مگر چوروں کی لاشین مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے ص ۱۲۷/۱ حاشیہ ازالہ کلان۔ اس کلام میں اور ایک یہ صریح کفر ہے کہ قرآن شریف کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مصلوب ہونا بھی کہہ دیا جو مَا صَلَبُوہُ کے بالکل خلاف ہے۔

نمبر ۳۱۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدائے تعالےٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ ص ۱۲۴/۱۵ حاشیہ ازالہ کلاں۔

نمبر ۳۲۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ اچھا کرتے رہے، مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائی کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب ناکام کے رہے۔ حاشیہ ازالہ ص ۱۳۰/۸۔

حالانکہ اسی صفحہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے یہ عمل باذن الٰہی اختیار کیا تھا۔

نمبر ۳۳۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا، جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔ لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اُس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا۔ حاشیہ ازالہ ص ۱۳۲۔

نمبر ۳۴۔ غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اُن میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ حاشیہ ازالہ کلاں ص ۱۳۲/۱۶۔

نمبر ۳۵۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح علیہ السلام ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ حاشیہ ازالہ کلان ص ۱۳۲۔

مرزا صاحب، روح القدس کی تاثیر تالاب میں تو تسلیم فرماتے ہیں اور اس سے کوئی شرک لازم نہیں آتا

مگر عیسیٰ علیہ السلام سے وہی فعل بطریق معجزہ صادر ہو تو شرک ہی۔
نمبر ۳۶۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ صفحہ ۳۲۲ حاشیہ ازالہ کلاں۔
قرآن مجید کی بھی توہین کی کہ ایسے کھیل کھلونوں کو آیات بینات بتاتا ہوا اور انبیاء کی شان مرزا صاحب کے نزدیک معاذ اللہ ایک مداری تماشہ کرنے والے کی برابر ہوئی۔
نمبر ۳۷۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ دافع البلاء ص ۱۳۔ یہاں توہین عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دعوٰی نبوت بھی ہے۔ بلکہ نبوت تشریعی ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نبی تشریعی ہیں۔
نمبر ۳۸۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو + اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ دافع البلاء ص ۲۰۔
نمبر ۳۹۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸۔
نمبر ۴۰۔ اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں۔ کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے۔ اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو وہ اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے، جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۳۔
نمبر ۴۱۔ پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے، تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵۔
نمبر ۴۲۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں، نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں، کیونکہ یہ

سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ کشتی نوح ص۱۶۔

نمبر ۴۳۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کی نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا، اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی، یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔ کشتی نوح ص$\frac{16}{13}$۔

نمبر ۴۴۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی ص۱۷ حاشیہ کشتی نوح۔

یہاں بھی یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام کو مرزا صاحب ایک ہی شخص بتاتے ہیں پھر یسوع کے نام سے مغلظات گالیاں دیکر یہ عذر فرماتے ہیں کہ یسوع کوئی ایسا ہی جس کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں اور جنہیں وہ کہتی ہیں۔

نمبر ۴۵۔ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھکو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تھا تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے اوپر نازل ہوئی، اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ حقیقۃ الوحی طبع۱ ص۱۴۹ و ص۱۵۰۔

یہاں بھی توہین عیسیٰ علیہ السلام اور اپنی فضیلت ثابت کرنے کے ساتھ صاف لفظوں میں نبی نبوت کا دعوے ہے۔

انکار ختم نبوت و دعویٰ نبوت حقیقیہ

نمبر (۱) انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا (ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ حقیقۃ الوحی ص۱۰۱۔

نمبر (۲) یٰسین انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم (ترجمہ) اے

سردار تو خدا کا مرسل ہے۔ راہ راست پر اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷۔

نمبر ۳۔ انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا وقالوا کذاب اشر۔ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶۔

نمبر ۴۔ نکلمنی ونادانی وقال انی مرسلک الی قوم مفسدین وانی جاعلک للناس اماما وانی مستخلفک اکراما کما جرت سنتی فی الاولین۔ انجام آتھم صفحہ ۷۹۔

نمبر ۵ الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۲۔

نمبر ۶۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ دافع البلاء صفحہ ۱۱۔

نمبر ۷۔ تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے اب اگر خدائے تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط رسمی نمازوں اور دعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے طاعون دور ہو سکتی ہے تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں دافع البلاء صفحہ ۱۱۔

نمبر ۸۔ جب کہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا وہ مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کی ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سنکر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے۔ اربعین نمبر ۴۔ صفحہ $\frac{19}{14}$۔

نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴۔ صفحہ ۳۲ و ۳۳ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۵۔ جو عبارتیں توہین عیسیٰ علیہ السلام میں گذر چکیں ان کو ملاحظہ کیا جائے۔

ان عبارات میں مرزا صاحب نے صاف نبوت حقیقیہ اور رسالت شرعیہ کا دعوے کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور طرح بھی دعوئے نبوت کیا ہے جو قابل خیال ہے مثلاً یہ ہے کہ جو مرزا صاحب کو نبی

نہیں مانتا جو اُن پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے، اور ظاہر ہے کہ یہ شان بجز نبی اور رسول کے کسی کی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ عبارات ذیل سے ظاہر ہے۔

نمبر ۱۵۔ کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اُس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتاب میں بھی تاکید پائی جاتی ہے، پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فرمان کا منکر ہے، اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹۔

اس عبارت سے منکرین کا کفر بھی ثابت ہوا اور مرزا صاحب کا دعوئے نبوت بھی لیکن اگر اس کے ساتھ یہ عبارت تریاق القلوب بھی ملا لیجائے تو مطلب بالکل صاف ہے۔

نمبر ۱۶۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں اون کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ تریاق القلوب حاشیہ صفحہ ۱۳۰۔

یہ عبارت اُس وقت کی ہے جب تک دعوئے نبوت تشریعی نہ تھا اور ختم نبوت کے قائل تھے، اور جب نبوت مستقلہ جدیدہ تشریعیہ کا دروازہ کھل گیا تو اب منکر کے کافر ہونے کے کیا معنی اس عبارت کے ملانے سے دونوں باتیں صاف ہوگئیں، دعوئے نبوت بھی بلکہ رسالت اور نبوت تشریعی بھی جو قطعاً اور یقیناً کفر ہے۔ مرزا صاحب نے دعوئے نبوت اور رسالت اور طرح سے بھی ظاہر فرمایا ہے وہ یہ کہ تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہر نیک و بد مسلمان کے پیچھے نماز درست ہو جاتی ہے مگر چونکہ مرزا صاحب نبی ہیں اس وجہ سے جو اون کا انکار اور تکفیر یا تکذیب کرے یا اُن کے صدق میں متردد ہو وہ سب کافر ہیں اُن کے پیچھے کسی مرزائی کی نماز درست نہیں ہے چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں۔

نمبر ۱۷۔ پس یاد رکھو جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر

اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ حاشیہ ص۱۸۔ تحفہ گولڑویہ ص

نمبر ۱۸۔ سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل ص۱۸۔

نمبر ۱۹۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کو سید عبداللہ صاحب عرب نے سوال کیا کہ میں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں اُن لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ فرمایا مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ عرب صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور ان کو تبلیغ نہیں ہوئی فرمایا اُن کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر وہ یا مصدق ہو جائیں گے یا مکذب۔ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل ص۱۸۔

نمبر ۲۰۔ جب اُمت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور اُن سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائیگا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔ اربعین نمبر ۳ ص۲۲۔

نمبر ۲۱۔ اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔ اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص۱۱۔

نمبر ۲۲۔ مگر ہم قرآن کے نص کی رو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ آخری خلیفہ اسی اُمت میں سے ہوگا اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر آئے گا اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اُس کا انکار کرے کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے اور جو کوئی قرآن کا منکر ہے وہ جہان جلنے کا عذاب کے نیچے یعنی کسی طرح اُس کی نجات نہیں ہے۔ ص۱۴۱ خطبہ الہامیہ۔

نمبر ۲۳۔ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اُس پر ایمان لاؤ، اور اُس کا دشمن جہنمی ہے۔ انجام آتھم ص۶۲۔

نمبر ۲۴۔ میں خدا تعالےٰ کی ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی

ہیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰۔

نمبر ۲۵۔ مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱۔

نمبر ۲۶۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے ہو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہٖ دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ۔ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے الخ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۱۔

نمبر ۲۷۔ پھر اس کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم الخ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا، اور رسول بھی الخ صفحہ ۲۶۲ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ ایک غلطی کا ازالہ۔

غرض اس قسم کے حوالے اس سے بھی زیادہ ہیں جو مذکور ہوئے اب یہ بات عرض کرنے کے قابل ہے کہ مرزا صاحب خود اور ان کے معتقدین بعض مرتبہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو حقیقی نبی نہیں کہتے، بلکہ مجازی اور بروزی ظلی نبی کہتے ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت حقیقی کے معنی ایک خود ہی نئے بتلائے ہیں، تو جہاں کہیں انکار فرماتے ہیں تو اپنے معنی مصطلح کے اعتبار سے اور جہاں اقرار ہے وہاں نبوت کے اصلی اور صحیح معنے کے لحاظ سے اس کی مثال یوں سمجھئے کہ کوئی شخص یوں کہے بادشاہ کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ جس کے دو سینگ بھی ہوں اور اپنے کو بادشاہ اس معنے سے نہ کہے بلکہ دنیا جانتی ہے اور جب بادشاہی قانون دان لوگ بغاوت کا اعتراض کریں تو کہدے کہ میں حقیقی معنوں سے اپنے کو بادشاہ نہیں کہتا میں تو مجازی بروزی ظلی معنی سے اپنے کو

بادشاہ کہتا ہوں تو ظاہر ہے کہ اس قول سے بغاوت دُور نہیں ہو سکتی ۔ میں اس بارہ میں مرزا صاحب اور اُن کے خلیفہ دوم مرزا محمود صاحب کا قول نقل کرتا ہوں ۔

نمبر ۲۸ ۔ پس حضرت مسیح موعود کا نبی کے حقیقی معنی بتانا اور اُن کے ماتحت اپنے نبی ہونے کا اقرار کرنا ثابت کرتا ہے کہ آپ نے اگر ایک اصطلاحی معنوں کے لحاظ سے حقیقی نبی ہونے سے انکار کیا ہے تو ایک عام معنوں کے لحاظ سے حقیقی نبی ہونے کا اقرار بھی کیا ہے ۔ حقیقۃ النبوۃ ص۲ ۔

نمبر ۲۹ ۔ اور اسی رنگ میں میں نے بھی لکھا ہے کہ اگر حقیقی نبی کے وہ اصطلاحی معنی نہ لیں جو حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں بلکہ اُسے بناوٹی یا نقلی کے مقابلہ پر رکھیں تو ان معنوں کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی ہیں ہاں اصطلاحی معنوں کے لحاظ سے نہیں ۔ حقیقۃ النبوۃ ص۲ ۔

حالانکہ مرزا صاحب اپنے لئے نبی شریعت بھی ثابت کرتے ہیں تو دونوں معنی سے حقیقی نبوت کے مدعی ہوئے ان تمام عبارتوں کے بعد ایک اور عبارت خاتمہ پر عرض کرتا ہوں جس نے تو کوئی حد ہی نہ رکھی ۔

نمبر ۳۰ ۔ اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان اصطلاحی معنوں کے علاوہ عام معنوں کی رُو سے خود حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے آپ کو حقیقی نبی کہا ہے ، چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ سے صاف ظاہر ہے ۔ حقیقۃ النبوۃ ص۲ ۔

نمبر ۳۱ ۔ پس ایک اُمتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا بالخصوص اس حالت میں کہ وہ اُمتی اپنے اُسی نبی متبوع سے فیض پانے والا ہو بلکہ فساد اس حالت میں لازم آتا ہے کہ اس اُمت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک مکالمات الٰہیہ سے بے نصیب قرار دیا جائے وہ دین دین نہیں ہے اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالےٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکے وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند منقولی باتوں پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اور خدائے حی و قیوم کی آواز سننے اور اس کے مکالمات سے قطعی نا اُمیدی ہے اور اگر کوئی آواز بھی غیب سے کسی کے کان تک پہنچتی ہے تو وہ ایسی مشتبہ آواز ہے کہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کی آواز ہے یا شیطان کی سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے ۔ دین وہ ہی

جو تاریکی سے نکالتی اور نور میں داخل کرتا ہے اور انسان کی خداشناسی کو صرف قصوں تک محدود نہیں رکھتا بلکہ ایک معرفت کی روشنی اُس کو عطا کرتا ہے۔ سوچے دین کا متبع اگر خود نفس امارہ کے حجاب میں نہ ہو تو خدا تعالےٰ کے کلام کو سُن سکتا ہے سو ایک امتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے۔ ضمیمہ حصہ پنجم براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۸/۱۵ و صفحہ ۱۳۹۔

اس عبارت نے تمام انبیا علیہم السلام کے دین کو لعنتی اور شیطانی دین بنا دیا کیونکہ اس کو تو مرزا بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کسی نبی کے اتباع سے آدمی نبی نہیں بنتا بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے اور آپ کا استثنا، بھی جدید مذہب ہے، ورنہ پہلے یہی عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی جدید و قدیم نہیں آسکتا۔

نمبر ۳۲۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اُس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں، جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اُس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔ مگر پیشین گوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ ایک غلطی کا ازالہ منقول از ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ ص ۲۶۱۔

نمبر ۳۳۔ من فرمنی فرمن رب الوری حقیقۃ الوحی ص ۳۴۔

نمبر ۳۴۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ دافع البلاء ص ۸/۱۴۔

نمبر ۳۵۔ یہ طاعون اس حالت میں فرو ہوگی جبکہ لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کریں گے۔ دافع البلاء ص ۹/۱۱

نمبر ۳۶۔ سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ حقیقۃ الوحی ص ۶۳۔

نمبر ۳۷۔ میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔ حقیقۃ الوحی ص ۴۲۔

نمبر ۳۸۔ اگر تم خدا سے محبت رکھتے تو آؤ میری پیروی کرو۔ حقیقۃ الوحی ص ۷۹۔

نمبر ۳۹۔ فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلی انا انزلناہ قریبا من القادیان حقیقۃ الوحی ص ۸۸۔

نمبر ۴۰۔ اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنیوالا ہے میں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں سو میں نے اس آدم علیہ السلام کو پیدا کیا وہ دین کو زندہ کرے گا۔ حقیقۃ الوحی ص۱۰۲۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

مرزا محمود صاحب کے اقوال،

نمبر ۴۱۔ حضرت مسیح موعود نے حقیقی نبی کے خود یہ معنے فرمائے ہیں کہ جو نبی شریعت لائے پس ان معنوں کے لحاظ سے ہم ان کو ہرگز حقیقی نبی نہیں مانتے۔ القول الفصل صفحہ ۱۲ حقیقۃ النبوۃ ص۲۔

حقیقی نبی ایک اصطلاح ہے جو خود حضرت مسیح موعود نے قرار دی ہے اور اس کے خود ہی معنے بھی کر دئے ہیں ان معنے کی رو سے میں ہرگز آپ کو حقیقی نبی نہیں مانتا۔ حقیقۃ النبوۃ ص۲۔

نمبر ۴۲۔ اور مثال کے طور پر میں نے لکھا تھا کہ اگر حقیقی نبی کے معنی یہ کئے جائیں کہ وہ بناوٹی یا نقلی نبی نہ ہو تو ان معنوں کے رو سے حضرت مسیح موعود کو میں حقیقی نبی مانتا ہوں۔ حقیقۃ النبوۃ ص۲۔

نمبر ۴۳۔ کہ اگر حقیقی نبوت کے وہ معنی نہیں جو حضرت مسیح موعود نے خود کئے ہیں بلکہ اس کے علاوہ اور کوئی معنی ہیں مثلاً یہ کہ جو نبوت بناوٹی یا نقلی نہ ہو تو ان معنوں کے لحاظ سے میں آپ کو حقیقی نبی مانتا ہوں۔ حقیقۃ النبوۃ ص۳۔

نمبر ۴۴۔ اس جگہ یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ان اصطلاحی معنوں کے علاوہ عام معنوں کی رو سے خود حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے آپ کو حقیقی نبی کہا ہے چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ حقیقۃ النبوۃ ص۳۔

بعض یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ صحیح بخاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ آنے والا عیسیٰ اسی امت میں سے ہوگا۔ لیکن صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں اس کا نام نبی اللہ رکھا ہے پھر کیونکر ہم مان لیں کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی، نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو الخ دیکھو ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸ حقیقۃ النبوۃ

صفحہ ۴۶۔ اس کے بعد عبارت نمبر ۴۳ کی ہے۔

نمبر ۴۵۔ میرا قول حضرت مسیح موعود کے قول کے خلاف نہیں آپ نے حقیقی نبی کی ایک اصطلاح قرار دی ہے اور اس کے یہ معنے ہیں کہ جو نئی شریعت لائے اور ان معنے کی رو سے آپ نے حقیقی نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور میں بھی ان معنے کی رو سے آپ کے حقیقی نبی ہونے سے انکار کرتا ہوں۔ ہاں آپ نے نبی کے حقیقی معنے یہ فرمائے ہیں کہ وہ کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پائے اور بتاؤ کہ جو شخص ان معنوں کے رو سے جو حقیقی معنی ہیں نبی ہو وہ حقیقی نبی ہوگا یا نہیں حقیقۃ النبوۃ صہ۔

نمبر ۴۶۔ اگر کوئی شخص کہے کہ یہاں حضرت مسیح موعود نے یہ تو فرمایا ہے کہ نبی کے حقیقی معنے یہ ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ ایسا شخص حقیقی نبی ہوگا تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ جو چیز حقیقی معنے کی رو سے ایک نام حاصل کرے گی وہ حقیقی بھی ہوگی۔ اگر نبی کے حقیقی معنوں کی رو سے نبی کہلانے والا حقیقی نبی نہیں تو کیا جو شخص غیر حقیقی معنے کی رو سے نبی کہلائے گا لغت اُسے حقیقی نبی کہے گی۔

حقیقۃ النبوۃ ص ۴۶۔

نمبر ۴۷۔ پس حضرت مسیح موعود کا نبی کے حقیقی معنے بتانا اور ان کے ماتحت اپنے نبی ہونے کا اقرار کرنا ثابت کرتا ہے کہ آپ نے اگر ایک اصطلاحی معنوں کے لحاظ سے حقیقی نبی ہونے سے انکار کیا ہے تو ایک عام معنی کے لحاظ سے حقیقی نبی ہونے کا اقرار بھی کیا ہے۔ حقیقۃ النبوۃ ص ۔

مرزا صاحب اپنے معجزات کے مدعی ہیں اور مرزا صاحب دوسرے انبیاء پر اپنے فضیلت کے قائل اور دوسرے انبیاء کی توہین کرتے ہیں

نمبر ۱۔ ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں، تو میں صرف یہی جواب نہیں دونگا کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں، بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اُس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۶۔

نمبر ۲۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثنا ہمارے

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باقی تمام انبیا علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۶۔

نمبر ۳۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جاویں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نبیوں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو اپنی چالاکیوں کی وجہ سے ہمیشہ رسوا ہوتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۱۔

نمبر ۴۔ اور خدا تعالے میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷۔

نمبر ۵۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے، اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جنمیں سے بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸۔

نمبر ۷۔ ان چند سطروں میں جو پیشین گوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶۔

نمبر ۸۔ اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی انکا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہونگے۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶۔

نمبر ۹۔ یہ سات قسم کے نشانات جن میں سے ہر ایک نشان ہزارہا نشانوں کا جامع ہے۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۔

نمبر ۱۰۔ مثلاً یہ پیشین گوئی کہ یاتیک من کل فج عمیق جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک جگہ سے اور دور دراز ملکوں سے نقد اور جنس کی امداد آنے گی اور خطوط بھی آئیں گے، اب اس صورت میں ہر ایک جگہ سے جواب تک کوئی روپیہ آتا ہے یا پارچات یا دوسرے ہدیے آتے ہیں یہ سب بجائے خود ایک ایک نشان ہیں۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۔

نمبر ۱۱- ایسا ہی یہ دوسری پیشین گوئی یعنی یاتون من کل فج عمیق جس کے یہ معنی ہیں کہ دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے یہانتک کہ وہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی جن پر وہ چلیں گے اس زمانہ میں وہ پیشین گوئی بھی پوری ہو گئی - چنانچہ ابتک کئی لاکھ انسان قادیان میں آچکے ہیں۔ براہین حصہ پنجم ص ۹۵/۱۹

نمبر ۱۲- اور اگر خطوط بھی شامل کئے جائیں جن کے کثرت کی خبر بھی قبل از وقت گمنامی کی حالت میں دی گئی تھی تو شاید یہ اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے گا - حصہ پنجم براہین ص ۹۵/۱۹ مذکور۔

نمبر ۱۳- مگر ہم صرف مالی مدد اور بیعت کنندون کی آمد پر کفایت کرکے ان نشانوں کو تخمیناً دس لاکھ نشان قرار دیتے ہیں - حصہ پنجم براہین احمدیہ ص ۵۶/۲ -

نمبر ۱۴- یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں - اعجاز احمدی صفحہ ایک سطر ۱۰ -

نمبر ۱۵ - اور اگر ان پیشین گوئیوں کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے - اعجاز احمدی ص ۱ -

نمبر ۱۶- مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر ان کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو اعجاز احمدی صفحہ ۲ سطر ۱ -

نمبر ۱۷- اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جس کی رو سے انکو اسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اگر ان کے دل میں تقویٰ ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نہ کرتے جن میں دوسرے نبی شریک غالب ہیں۔ اعجاز احمدی ص ۱۵/۱۲ -

نمبر ۱۸- وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو، جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور بھیجتا ہے - کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی ؟ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی اخیری رات ہے دیکھکر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے افسوس کہ تم اس دنیا کے ظاہری قانون قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانون فطرت سے جو اسی کا ہمشکل ہے بکلی بیخبر ہو۔ ازالہ کلاں ص ۱۰/۱۲ - اس عبارت میں انکار ختم نبوت اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہے اس کا صاف یہ مطلب ہے کہ اور انبیاء کی طرح آپ کا نور نبوت بھی ایک زمانہ تک

محدود رہیگا۔ اُس کے بعد پھر جدید نبی کی ضرورت ہوگی۔ دوسرے اسلام کا نور بالکل جاتا رہا۔ اور کامل ظلمت ہوگی جو آپ کی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) عظمت کے خلاف ہے تیسرے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی ہر وقت موجود رہنے چاہئیں ورنہ پھر مذہب پُرانے قصوں کا مجموعہ ہے اور یہ سب صریح کفر ہے، چوتھے اس بنا پر قیامت بھی نہ آنی چاہیئے ورنہ وہاں رات کے بعد صبح نہ ہوگی۔

نمبر ۱۹۔ اگر یہی بات ہے تو ان لوگوں کا ایمان آج بھی نہیں اور کل بھی نہیں، کیونکہ خدائے تعالےٰ کا کوئی معاملہ مجھ سے ایسا نہیں جس میں کوئی نبی شریک نہ ہو اور کوئی اعتراض میرے پر ایسا نہیں کہ کسی اور نبی پر وہی اعتراض وارد نہ ہوتا ہو۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۳۔

معاذ اللہ تعالیٰ دعویٰ نبوت تشریعی اور شریعت جدیدہ

نمبر ۱۔ اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین كله۔ اعجاز احمدی صفحہ ۷۔

اس الہام میں علاوہ دعوے نبوت تشریعی کے یہ بھی دعوے ہے کہ اس آیت شریفہ کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مصداق نہیں ہیں۔ جو قطعاً کفر ہے۔

نمبر ۲۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶۔

نمبر ۳۔ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کرکے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعوے بے دلیل ہے خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رُو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم ذلک ازکی لهم۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی، اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے إنَّ هٰذا لَفِي الصُّحُفِ الأُولىٰ صُحُفِ إبراهيمَ وموسىٰ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶۔

نمبر ۴۔ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدائے تعالٰی نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی عبارت ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہمارے آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا اور جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کیلئے اسکو مدار نجات ٹھیرا دیا جسکی آنکھیں ہوں دیکھے اور جسکے کان ہوں سُنے۔ حاشیہ صفحہ ۶ اربعین ۴۔

نمبر ۵۔ اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے۔ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۰۔

نمبر ۶۔ مگر ہم بادب عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ حکم کا لفظ جو مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے، اس کا ذرہ معنی تو کریں، ہم تو ابتک یہ ہی سمجھتے تھے کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اسکا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔ اعجاز احمدی صفحہ ۲۹۔

نمبر ۷۔ اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالٰے کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعوے کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میرے وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اعجاز احمدی صفحہ ۳۰۔

نمبر ۸۔ اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کو کچھ حرج نہ پہنچتا تھا ہاں خدا نے میری وحی میں جابجا قرآن کریم کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ تم براہین احمدیہ میں دیکھو گے کہ اس دعوے کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی جابجا خدا تعالٰے نے میری وحی میں قرآن کو پیش کیا ہے۔ اعجاز احمدی صفحہ ۳۰۔

ان عبارتوں میں دعویٰ نبوت تشریعی ظاہر ہے کیونکہ حدیث ان کے مقابلہ میں ساقط الاعتبار ہے۔ قرآن شریف ان کی وحی میں آکر اس کی وحی کا تابع قرآن شریف کو وانہ لفی زبر الاولین فرمایا گیا ہے۔ تو جیسے پہلے انبیا صاحب شریعت تھے اسی طرح مرزا صاحب کی وحی میں جب قرآن شریف ہوا جو ایک شریعت مستقلہ ہے تو مرزا صاحب کی وحی بھی شریعت جدیدہ ہوئی اور مرزا صاحب رسول صاحب شریعت ہوئے گو یہ کہ قرآن شریف اس معنے میں معمول بہ رہا جو معنے مرزا صاحب بیان فرمائیں، اگر مرزا صاحب آگے چلکر اس کو بھی منسوخ کر دیتے تو ان کے معتقدین کو تسلیم کے سوا چارہ کار کیا تھا۔ جب مرزا صاحب کے الہامات ایک جگہ مرتب ہیں اور وہ مثل قرآن، توریت، انجیل مقدس کے قطعی اور یقینی اور انپر ایمان لانا فرض تو اب مرزا صاحب کے صاحب کتاب جدیدہ پیغمبر و رسول ہونے کے دعوے میں کیا شک باقی رہا۔

نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ جو عبارات تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰ کی دعویٰ نبوت میں مذکور ہوئیں، ان سے دعوے نبوت تشریعی و شریعت جدیدہ بھی ثابت ہوتا ہے علی ہذا القیاس عبارت حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۲۴ سطر ۲ و سطر ہ طبع ثانی اربعین نمبر ۳ ص۲ کے حاشیہ سے۔ کیونکہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں یہ حکم نہیں ہے کہ مرزا صاحب کو نہ مانے وہ کافر ہے اسکے پیچھے نماز درست نہیں نہ اس میں یہ حکم ہے کہ ہر امر میں فیصلہ مرزا صاحب سے لینا چاہئے بلکہ وہاں تو یہ حکم ہے فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول الآیۃ۔

نمبر ۱۳ و ۱۴ عبارات فتاوےٰ احمدیہ جلد اول ص۴۵ و جلد دوم ص۱۹۱ مذکور در بیان دعویٰ نبوت۔

نمبر ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰۔ وہ عبارات ہیں جو بسلسلہ توہین عیسیٰ علیہ السلام میں ص۳۴ و ص۳۶ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ کے ضمن میں مذکور ہیں کیونکہ ان میں علاوہ توہین عیسیٰ علیہ السلام کے اپنے نبوت اور فضیلت اور صاحب شریعت ہونیکا بھی دعویٰ ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اولوالعزم اور صاحب شریعت انبیا علیہم السلام میں سے ہیں جو شخص عیسیٰ علیہ السلام سے افضل و بہتر ہونیکا مدعی ہے وہ نبوت اور صاحب شریعت ہونیکا پہلے مدعی ہے۔

نمبر ۲۱۔ عبارت منقولہ نمبر ۵ بضمن دعوے نبوت یہ بھی صاحب شریعت ہونا ثابت کرتی ہے۔

نمبر ۲۲ و ۲۳۔ عبارت حقیقۃ الوحی ص۲۴۰ و ۲۵۱ بضمن دعوے نبوت اور انکار ختم نبوت صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب شریعت و صاحب کتاب ہے جیسے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کلام اللہ نازل ہوا مرزا پر بھی نازل ہوا جیسے قرآن شریف کا منکر کافر ہے مرزا صاحب کے کلام اللہ کا منکر بھی کافر ہے۔

نمبر ۲۴۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد۔ ترجمہ ان کو کہدے کہ میں تو ایک

انسان ہون میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہی۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱۔

نمبر ۲۵۔ واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک۔ ترجمہ اور جو کچھ تیرے رب کیطرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ ان لوگوں کو سنا جو تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۔

معاذ اللہ مرزا کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مساوات بلکہ افضلیت کا دعوی

نمبر ۱۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد ہی کو ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۲ ایک غلطی کا ازالہ۔

نمبر ۲۔ غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا۔ لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔ صفحہ ۲۶۲ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ۔

نمبر ۳۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پایا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۳ ایک غلطی کا ازالہ۔ یہاں مرزا صاحب نے فنا فی اللہ ہو کر اللہ بننے کی بھی بنیاد ڈالدی ہے۔

نمبر ۴۔ پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدائے تعالے نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں۔ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۴ ایک غلطی کا ازالہ۔

نمبر ۵۔ یعنی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطہ کو ملحوظ رکھکر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۵۔

نمبر ۶۔ اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاس اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا اگر کوئی شخص اس وحی الہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدائے تعالے نے کیوں میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ تو یہ اس کی حماقت ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مہر نہیں

ٹوٹتی۔ ایک غلطی کا ازالہ منقول از ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۵/۱۴۔

نمبر ۷۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے نبی اور رسول کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیۃ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۵ و ۲۶۶/۱۴۔

نمبر ۸۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی بہرحال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی الخ ایک غلطی کا ازالہ منقول از ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۶/۱۴۔

نمبر ۹۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا الخ کتاب مذکور صفحہ ۲۶۶/۱۴۔

نمبر ۱۰۔ اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۸/۱۴۔

نمبر ۱۱۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کیلئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں۔ صفحہ ۲۶۹/۱۹ کتاب مذکور۔

نمبر ۱۲۔ اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۹/۱۴۔

نمبر ۱۳۔ مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۰ الاستفتاء۔

نمبر ۱۴۔ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى۔ ایضاً صفحہ ۸۶ الاستفتاء۔

نمبر ۱۵۔ سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلا الخ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۱۔

نمبر ۱۶۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ الخ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۲۔

نمبر ۱۷۔ اٰثرک اللّٰہ علٰی کل شئی الخ۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۳۔

نمبر ۱۸۔ نزلت سرر من السّماءِ ولکن سریرک وضع فوق کل سریر۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۴۔

نمبر ۱۹۔ انا فتحنالک فتحا مبینا لیغفرلک اللّٰہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ خاتم الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۴۔

نمبر ۲۰۔ سبحان اللّٰہ زاد مجدک۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۵۔

نمبر ۲۱۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۵۔

نمبر ۲۲۔ انا اعطیناک الکوثر۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۶۔

نمبر ۲۳۔ اراد اللّٰہ ان یبعثک مقاما محمودا۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۶۔

نمبر ۲۴۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ حقیقۃ الوحی ص۸۔

نمبر ۲۵۔ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۴۰ پر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد ۳ ہزار لکھی ہے اور اپنے معجزات کی حصہ پنجم براہین احمدیہ صفحہ ۵۶ پر دس لاکھ بتلائی ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین سو سے زائد درجہ عالی تھے نعوذ باللہ من ہذہ الکفریات القبیحہ۔

نمبر ۲۶۔ لہ خسف القمر المنیر وان لی خسا القمران المشرقان اتنکر۔ اُس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کریگا۔ اعجاز احمدی ص۷۱۔ یہاں معجزہ شق القمر کا انکار ہے جو ایک صریح کفر اور تحریف قرآن کفر دوم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دعوٰی فضیلت تیسرا کفر ہے۔

نمبر ۲۸۔ اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریمؐ کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو اسی طرف خدا تعالےٰ کے اس قول میں اشارہ ہے۔ سبحان الذی اسرٰی۔ خطبہ الہامیہ ص۱۹۳،۱۹۲۔

نمبر ۲۹۔ ان اللّٰہ خلق اٰدم وجعلہ سیدا وحاکما وامیرا علٰی کل ذی روح من الانس

والجان کما یفھم من آیۃ اسجدوا لآدم ثم ازلہ الشیطان واخرجہ من الجنان ورد الحکومۃ الی ھذہ الثعبان ومس آدم رذاء وخزی فی ھذا الحرب والھوان وان الحرب سجال وللاتقیاء مال عند الرحمٰن فخلق اللہ المسیح الموعود لیجعل الھزیمۃ علی الشیطان فی اٰخر الزمان وکان وعدا مکتوبا فی القرآن۔ حاشیہ درحاشیہ متعلقہ خطبۃ الہامیہ صفحہ ۳۰۔

نمبر ۳۰۔ ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ اربعین ۳ صفحہ ۳۶۔

نمبر ۳۱۔ ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ دافع البلا صفحہ ۱۰۔

نمبر ۳۲۔ انی بایعتک بایعنی ربی انت منی بمنزلۃ اولادی انت منی وانا منک۔ صفحہ مذکور سطر ۸۔ اصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم حاشیہ صفحہ مذکور سطر ۱۲۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد والخیر کلہ فی القرآن دافع البلا صفحہ ۶۔

نمبر ۳۳۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین قل اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ سطر ۴۔

عقائد قادیانی جماعت منقول از موجودہ قادیانی مذہب

نمبر ۱۔ اگر کوئی شخص حقیقی نبی کے یہ معنی کرے کہ وہ نبی بناوٹی یا نقلی نہو بلکہ درحقیقت خدا کی طرف سے خدا کی مقرر کردہ اصطلاحات کے مطابق قرآن کریم کے بتائے ہوئے معنوں کی رو سے نبی ہو اور نبی کہلانے کا مستحق ہو تمام کمالات نبوت اس میں اس حد تک پائے جانے ضروری ہوں، جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں تو میں کہونگا ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے۔ القول الفصل بحوالہ موجودہ قادیانی مذہب صفحہ ایک سطر ۲۔

نمبر ۲۔ پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اسکے معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۷۴۔

نمبر ۳۔ حضرت مسیح موعود کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افاضہ کا کمال ثابت کرنے کیلئے اللہ تعالےٰ نے مجھے مقام نبوت پر پہنچایا ثابت کرتا ہے، کہ آپ کو واقع میں نبی بنا دیا گیا ورنہ کسی

اور معنی کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ کا کمال ثابت نہیں ہوتا۔ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۲۔

نمبر ۴۔ چھٹی دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے کی یہ ہے کہ اگر آپ (مسیح موعود) کو نبی نہ مانا جائے تو ایک خطرناک نقص پیدا ہو جاتا ہے جو انسان کو کافر بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۔

تکفیر غیر قادیانی

نمبر ۵۔ قرآن کریم کی وہ آیۃ جس میں اللہ تعالے نبیوں اور رسولوں کے انکار کو کفر قرار دیتا ہے ثابت کرتی ہے کہ اس سے مراد ہیں پس آیۃ میں نبیوں اور رسولوں کے الہام کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود چونکہ اسی گروہ میں شامل تھے اس لئے انکا بھی اسی آیۃ کے ماتحت (اولئٹ ھم الکفرون حقا) آتا تھا۔

الفضل جلد ۲ نمبر ۱۲۲ و نمبر ۱۲۳ مورخہ ۴ و ۶ / اپریل ۱۹۱۵ء صفحہ ۱۳ موجودہ مذہب قادیان۔

نمبر ۶۔ محکم کیا ہے حضرت مسیح موعود نبی ہیں بلحاظ نفس نبوت یقیناً ایسے جیسے ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفےٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم محکم کیا ہے نبی کا منکر اولئٹ ھم الکفرون حقا کے فتوے کے نیچے ہے۔

الفضل جلد دوم نمبر ۱۲۲ و نمبر ۱۲۳ مورخہ ۴ و ۶ / اپریل ۱۹۱۵ء موجودہ قادیانی مذہب صفحہ ۲۱۔

نمبر ۷۔ قرآن شریف میں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ اس لئے ہم آپکے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ تشحیذ الاذہان جلد ۶ ملا ۱۲ کتاب مذکور صفحہ ۳۔

نمبر ۸۔ ہر ایک جو مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں ہو چکا کافر ہے جو حضرت صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔ تشحیذ الاذہان جلد ۶ نمبر ملا ۱۲ کتاب مذکور صفحہ ۳ سطر ۱۲۔

نمبر ۹۔ آپنے (مسیح موعود نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے بھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھیرایا ہے بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھیرایا ہے۔ تشحیذ الاذہان جلد ۶ ملا ۱۲ ۱۴۰ صفحہ ۳ رسالہ مذکور سطر ۱۲۔

جنازہ غیر احمدی

نمبر ۱۔ غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق ہم نے محکمات کو دیکھنا ہے محکم کیا ہے مسیح موعود نبی ہیں بلحاظ نفس نبوت یقیناً ایسے جیسے ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم محکم کیا ہے نبی کا منکر اولئٹ ھم الکافرون حقا کے فتوے کے نیچے ہے محکم کیا ہے۔ کافر کا جنازہ جائز نہیں۔ الفضل جلد ۲ ملا ۱۲۲ و ۱۲۳ مورخہ ۴ و ۶ / اپریل ۱۹۱۵ء رسالہ مذکور صفحہ ۳ و ۴ سطر ۲۰۔

نمبر ۱۱۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ احمدی کی بیوی فوت ہو جائے اور اندیشہ ہے کہ غیر احمدی اس کا جنازہ نہ پڑھینگے مگر تمام گھر کے آدمی احمدی ہوں اور بیوی مذکور نے بیعت نہ کی ہو تو اس کے جنازہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا جس کا ایمان کامل نہیں اُس کے جنازہ کا کیا فائدہ۔ الفضل مذکور صفحہ ۲ رسالہ مذکور صفحہ ۴ سطر ۷۔

نمبر ۱۲۔ اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایسی جگہ جہاں تبلیغ نہیں پہنچی کوئی مرا ہوا ہو اور اُس کے مر چکنے کے بعد وہاں کوئی احمدی پہنچے تو وہ جنازہ کے متعلق کیا کرے اس کے متعلق یہ ہے کہ ہم تو ظاہر پر ہی نظر رکھتے ہیں۔ چونکہ وہ ایسی حالت میں مرا ہے کہ خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول کی اسے پہچان نصیب نہیں اس لئے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھینگے۔ الفضل جلد ۲ ۱۳۹ مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۱۵ء صفحہ مذکور سطر ۱۲ رسالہ موجودہ قادیانی مذہب مطبوعہ احمدیہ بلڈنگ لاہور المشتہر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے نمبر ۱۲ تک اسی رسالہ سے منقول ہے۔

نمبر ۱۳۔ کتنا تنگ مذہب ہے کہ تیرہ سو سال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے آج تک اُمت محمدیہ میں کوئی ایسا انسان نہیں گذرا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایسا فدائی اور ایسا مطیع اور ایسا فرمانبردار ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود تھے الخ حقیقۃ النبوۃ ۵۵ سطر ۱۔

نمبر ۱۴۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کو فیض نبوت سے روک دیا اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس نام کو بند کر دیا۔ اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف نعوذ باللہ من ذلک، اگر اس عقیدہ کو تسلیم اور مجھے یہ کہا جائے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ نعوذ باللہ دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ لعنتی اور مردود ہے۔ حقیقۃ النبوۃ ۱۸۲/۲۴ و ۱۸۳۔

نمبر ۱۵۔ اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جاوے اور مجھے یہ کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا تو میں اسے کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے کذاب ہے۔ انوار خلافت ۶۵ ہنڈ بل ۲ ۲۔

نمبر ۱۶۔ ایک نبی کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی اور ہونگے۔ انوار خلافت ۶۲ ہنڈ بل نمبر ۲۔

نمبر ۱۷۔ میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود اس قدر رسول کریم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے

لیکن کیا استاد اور شاگرد کا ایک مرتبہ ہو سکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے اُستاد کے برابر بھی ہو جائے۔ ہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ رسول کریم کے ذریعہ سے ظاہر ہوا تھا وہی مسیح موعود نے ہمیں دکھلایا اس لحاظ سے برابر بھی کہا جا سکتا ہے۔ ذکر الٰہی صفحہ ۱۹ بمنڈل صفحہ ۲ سطر ۱۸۔

نمبر ۱۸ حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ؐ کے تمام کمالات حاصل کرنے کی وجہ سے عین محمد بھی کہہ سکیں گے ذکر الٰہی ۲ بمنڈل سپہ ۵ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شان میں، ۔۔۔ جلد ۲ بمنڈل ۔۔۔

نمبر ۱۹۔ ہم جیسے خدا تعالےٰ کی دوسری وحیوں میں حضرت اسمٰعیل ؑ۔ حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس علیہم السلام کو نبی پڑھتے ہیں ایسے ہی خدا کی آخری وحی میں مسیح موعود کو بھی یا نبی اللہ کے خطاب سے مخاطب دیکھتے ہیں اور اس نبی کے ساتھ کوئی لغوی یا ظلی یا جزوی کا لفظ نہیں پڑھتے کہ اپنے آپ کو خود بخود ایک مجرم فرض کر کے اپنی بریت کرنے لگ جائیں بلکہ جیسے اور نبیوں کی نبوت کا ثبوت ہم دیتے ہیں، ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھکر کیونکہ ہم چشم دید گواہ ہیں مسیح موعود کی نبوت کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ الفضل مورخہ ۲۶ رنومبر ۱۹۱۳ء ۔۔۔ بمنڈل ۔۔۔

نمبر ۲۰۔ مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی گروہ میں سمجھنا گویا آنحضرت کو جو سید المرسلین و خاتم النبیین ہیں اُمتی قرار دینا اور اُمتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے۔ اخبار الفضل ۲۹ رجون ۱۹۱۵ء بمنڈل ۔۔۔ سطر ۔۔۔

نمبر ۲۱۔ خدا تعالےٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی اور ظلی نبی نہ کہا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپ کی تحریریں جن میں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے۔ اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے۔ اخبار الحکم ۱۴ رمئی ۱۹۱۴ء بمنڈل ۔۔۔

نمبر ۲۲۔ قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود دونوں خدا تعالےٰ کے کلام ہیں دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا اسلئے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سُنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے نہیں سُنیں۔ الفضل ۳۰ راپریل ۱۹۱۵ء بمنڈل ۔۔۔

نمبر ۲۳۔ بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہو سکتا اور اُس کی دلیل

یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوۃ کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے قرآن کریم میں کہیں بھی نبی کیلئے صاحب شریعت ہونے یا بلا واسطہ نبوۃ پانیکی شرط مذکور نہیں۔ حقیقۃ النبوۃ ص۱۵۵ ہینڈبل ص۲۳۔

نمبر ۲۴۔ شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ حقیقۃ النبوۃ ص۱۷۴ منقول از مسیح احمدی مشنری ایسوسی ایشن لاہور ہینڈبل نمبر ۳ سطر ۱۵ نمبر ۱ سے ۲۵ تک ہینڈبل نمبر ۲ سے منقول ہی۔

نمبر ۲۵۔ پس ان معنوں میں مسیح موعود جو آنحضرت کی بعث ثانی کا ظہور کا ذریعہ ہے اس کے احمد اور نبی اللہ ہونیسے انکار کرنا گویا آنحضرت کی بعثت ثانی اور آپکے احمد اور نبی اللہ ہونیسے انکار کرنا ہے جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنادینے والا ہے۔ الفضل جلد ۳ نمبر ۳ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۵ء صفحہ ۷ زیر عنوان احمد نبی اللہ۔ عقائد محمودیہ نمبر ۱ صفحہ ۵ سطر ۱۶۔

نمبر ۲۶۔ پس اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم کے کامل مظہر تھے آپ کو عین محمد لکھا گیا پس جہاں آنحضرت صلعم اور مسیح موعود مقابلہ پر آئینگے وہاں رسول کریم آقا کے درجہ پر ہوں گے اور مسیح موعود خادم کے درجہ پر کھڑے ہوں گے اور جہاں الگ الگ نام لیا جائے گا وہاں حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم کے تمام کمالات حاصل کرنے کی وجہ سے عین محمد بھی کہہ سکیں گے۔ ذکر الٰہی صفحہ ۲ عقائد محمودیہ نمبر ۱ صفحہ ۸ سطر ۱۲۔

نمبر ۲۷۔ تو خاتم النبیین کے یہی معنی ہیں کہ کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ جب تک آنحضرت صلعم کی غلامی نہ اختیار کرے ورنہ نبوت کا دروازہ مسدود نہیں اور جب کہ باب نبوت کھلا ہوا ہے تو مسیح موعود بھی ضرور نبی ہے۔ حقیقۃ النبوۃ ص۲۳۲ عقائد محمودیہ ص۱۳۔

نمبر ۲۸۔ پس ہمارا یہ عقیدہ ہی کہ اسوقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گذرا حقیقۃ النبوۃ ص۱۳۸ عقائد محمودیہ ص۱۱۔

نمبر ۲۹۔ لیکن چونکہ اس امت میں سوائے حضرت مسیح موعود کی جماعت کے کسی جماعت کو آخرین نہیں قرار دیا گیا معلوم ہوا کہ رسول بھی صرف مسیح موعود ہیں۔ حقیقۃ النبوۃ ص۲۴۳ عقائد محمودیہ ص۱۱۔

عقائد بشیر احمد صاحب

نمبر ۳۰۔ اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کیونکہ

مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں آپ کا انکار کفر ہو اور دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح آپ کی روحانیت اقوی اور اکمل اور اشد ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو۔ ریویو آف ریلیجنز موسومہ کلمۃ الفصل ص۱۴۶ و ص۱۴۷ اعتقاد محمودیہ ص۱۳و۱۴/۲۰۔

نمبر ۳۰۔ تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا تاکہ اپنے وعدوں کو پورا کرے۔ کلمۃ الفصل ص۱۰۵ کتاب مذکور ص۱۴۔

نمبر ۳۱۔ پہلے آخرین منہم کی آیت قرآن شریف سے نکال پھینک اور پھر جو تیرے دل میں آئے کہہ کیونکہ جب تک یہ آیت قرآن کریم میں موجود ہے اس وقت تک تو مجبور ہے کہ مسیح موعود کو محمد کی شان میں قبول کرے۔ کلمۃ الفصل ص۱۰۵ کتاب مذکور ص۱۴۔

نمبر ۳۲۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جائیں جو نبی کریم صلعم میں رکھے گئے ہیں بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے، کسی کو بہت کسی کو کم مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ کلمۃ الفصل ص۱۱۳ کتاب مذکور ص۱۵/۱۳۔

نمبر ۳۳۔ اس کے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں میں علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا بھی درجہ پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔ حقیقۃ النبوۃ ص۲۵۷ عقائد محمودیہ ص۱۵/۱۴۔

نمبر ۳۴۔ پس اس لئے امت محمدیہ میں صرف ایک شخص نے نبوت کا درجہ پایا اور باقیوں کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہوا۔ کلمۃ الفصل ص۱۱۶ کتاب مذکور ص۱۵/۱۹۔

نمبر ۳۵۔ اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کریگا جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ کلمۃ الفصل ص۱۰۵ کتاب مذکور ص۱۵و۱۶/۲۲۔

نمبر۱۴۱۔ پس مسیح موعود کی ظلی نبوت کوئی گھٹیا نبوۃ نہیں بلکہ خدا کی قسم اس نبوۃ میں جہاں آقا کے درجہ کو بلند کیا وہاں غلام کو بھی اُس مقام پر کھڑا کر دیا جس تک انبیائے بنی اسرائیل کی پہنچ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اپنے آپ کو بچائے کلمۃ الفصل ص۱۱۳ عقائد محمودیہ ص۱۷۔

نمبر۱۴۲۔ علاوہ اسکے ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ مسیح موعود تمام انبیا کا مظہر ہے جیسا کہ اُس کی شان میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء اسلئے اُس کے آنے سے گویا امت محمدیہ میں تمام گذشتہ نبی پیدا کئے گئے پس نبیوں کی تعداد کی لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بھی بڑھ گیا کیونکہ علاوہ اُن نبیوں اور رسولوں کے جو توریت کی خدمت کے لیئے موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئے تھے۔ اس اُمت میں تمام وہ نبی بھی مبعوث کئے گئے جو موسیٰ علیہ السلام سے پہلے گذر چکے تھے بلکہ موسیٰ بھی تو دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کے وجود باوجود میں پورا ہوا۔ کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۷ عقائد محمودیہ ص۱۷۔

نمبر۱۴۳۔ جب اللہ تعالےٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا (النبیین میں سب انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام شریک ہیں کوئی نبی مستثنےٰ نہیں آنحضرت صلعم بھی اس النبیین کے لفظ میں داخل ہیں) کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور حکمت دوں (یعنی کتاب سے مراد توریت اور قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت اور منہاج نبوۃ و حدیث شریف) پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے مصدق ہو ان سب چیزوں کا جو تمہارے پاس کتاب و حکمت سے ہیں (یعنی وہ رسول مسیح موعود ہیں جو قرآن و حدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں) لتومنن بہ میں جو نون ثقیلہ ہے اہل علم جانتے ہیں کہ تحت تاکید کے معنوں میں آتا ہے یعنی اے نبیو تم سب ضرور اُس پر ایمان لانا اور ہر ایک طرح سے مدد فرض ہے تمہارا جب تمام انبیاء علیہم السلام کو مجملاً حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا فرض ہوا تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں (اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۳ ص۳۱ و ص۲۹ مورخہ ۱۹ و ۲۱ ستمبر ۱۹۱۵ء صفحہ ۶ کالم ۲ ص۱۷ و ۱۸ و ۲۱ کتاب مذکور۔

نمبر۱۴۴۔ اور ایک وہ وحی جو پیچھے اُترنے والی ہے اور یہ وہی وحی ہے جو سورۃ الجمعہ ۶۲ آیت ۲ و ۳ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم اٰیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۰ واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم

میں موعود ہے اس آیت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث بیان فرمائے گئے ہیں ایک تو وہ بعث جس میں قرآن کریم نازل ہوا اور ایک دوسرا بعث جو آخری زمانہ میں ہونا مقدر تھا اس شخص کا نام جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ اوّل مطبوعہ قادیان صفہ ۱۲ تحت آیت وبالاخرۃ ھم یوقنون عقائد محمودیہ صفہ ۱۹۔

نمبر ۴۵۔ پس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لانفرق بین احد من رسلہ داؤد اور سلیمان وزکریا ویحیٰی علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔ کلمۃ الفصل صفہ ۱۱۷ کتاب مذکور صفہ ۲۰۔

نمبر ۴۶۔ نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی ہی گروہ میں سمجھنا گویا آنحضرت کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے امتی ہونے کی حیثیت بطور آئینہ کے ہے جو احمد نبی اللہ کے وجود نبوت اور رسالت کو دکھلانے کے وقت اُسے احمد نبی اللہ سے غلام احمد اور امتی نہیں بنا دیتی۔ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ صفہ ۷ کالم اول مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۵ء زیر عنوان احمد نبی اللہ۔ عقائد محمودی صفہ ۲۱۔

نمبر ۴۷۔ اور آنحضرت کے بعث اول آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن آپ کے بعث ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت کی ہتک اور آیت اللہ سے استہزاء ہے حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعث اول وثانی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔ جس سے لازم آتا ہے کہ بعث ثانی کے کافر کفر میں بعث اول کے کافر سے بڑھکر ہیں مسیح موعود کی جماعت وآخرین منہم کے مصداق ہونے سے آنحضرت کے صحابہ میں داخل ہی اور ظاہر ہے کہ آنحضرت کے صحابہ ہونے کے لئے صحابہ بننے والوں نے آنحضرت کا وجود نبوت پایا ہو پس صحابہ بننے کی شان ایک امتی پر ایمان لانے کا نتیجہ نہیں ہو سکتی اور احمدی بننے کا مرتبہ احمد پر ایمان لانے سے حاصل ہو سکتا ہے نہ کسی غلام احمد پر۔ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱ کالم اول مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء زیر عنوان احمد نبی اللہ کتاب مذکور صفہ ۲۲۔

نمبر ۴۸۔ حضرت اقدس کی دو حیثیتیں الگ الگ ہیں۔ ایک امتی کی دوسری نبی کی امتی کی حیثیت ابتدائی ہے اور نبی کی شان انتہائی۔ حضرت صاحب نے امتی بنکر جو زمانہ گذارا ہی غلام احمد رہ کر بنکر

گذرا ہے اس سے ترقی پاکر آپ غلام احمد سے احمد اور مریم سے ابن مریم بنے ہیں جس زمانہ میں آپ غلام احمد تھے اسوقت احمد نہ تھے اور جب آپ مریم تھے تو ابن مریم نہ تھے ایسا ہی جب آپ احمد بن گئے تو غلام احمد نہ رہے اور جب آپ ابن مریم بن گئے تو آپ مریم نہ رہے۔ یہ ایک دقیق نکتہ ہے جو خدا نے مجھے سمجھایا ہے۔ ازالۃ الباطل صنٓ مصنفہ میر قاسم علی خلیفہ اڈیٹر فاروق بحریہ قادیان۔ عقائد محمودیہ صفحہ ۲۲و۲۳۔

نمبر ۴۹۔ نتیجہ اس پیروی کا یہ ہوا کہ مریمی حالت سے ترقی کر کے آپ عیسیٰ ابن مریم بن گئے اور یہ آخری اور انتہائی حد امتی کی حیثیت میں رہنے کی تھی اب دوسرا زمانہ اور دوسری حالت شروع ہوئی کہ امتی سے نبی بن گئے اور پہلا زمانہ ختم ہو گیا۔ ازالۃ الباطل صفحہ ۲۳ عقائد محمودیہ صفحہ ۲۳۔

نمبر ۵۰۔ پس امتی کے درجہ سے ترقی پاکر نبی بن جانے پر بھی آپ کو نبی نہ کہنا یا مریم سے ابن مریم ہو جانے پر بھی عیسیٰ نہ کہنا یا غلام احمد سے احمد نام پا جانے پر بھی احمد نہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے کسی پٹواری کو ڈپٹی کلکٹر ہو جانے پر پٹواری یا نوی ڈپٹی کلکٹر کہنا جو در اصل اسکی اب توہین اور گستاخی ہے ازالۃ الباطل صفحہ ۲۱ عقائد محمودیہ صفحہ ۲۳/۱۱۔

نمبر ۵۱۔ مسیح موعود کے ابتدائے زمانہ کے کلمات کو جب کہ آپ امتی کی شان میں تھے انتہائی زمانہ نبوۃ کے خلاف نقل کر کے اپنی ضلالت اور جہالت کا ثبوت دیا ہے ہمارا استدلال آخری زمانہ سے ہے جبکہ آپ کو خدا نے امتی سے نبی بنا دیا تھا ابتدائی زمانہ کو لیکر اپنی مخالفت کا اظہار کر رہا ہے جو غلط ہے۔ دیکھو ازالۃ الباطل صفحہ عقائد محمودیہ صفحہ ۲۳/۱۲۔

نمبر ۵۲۔ اس جگہ میں یہ بات بھی بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون میں جہاں کہیں بھی حقیقی نبوۃ کا ذکر ہے وہاں اس سے مراد ایسی نبوت ہے جس کے ساتھ کوئی نئی شریعت ہو ورنہ حقیقی کے لغوی معنوں کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت حقیقی ہی ہوتی ہے جعلی یا فرضی نہیں اور مسیح موعود بھی حقیقی نبی تھا اور جہاں کہیں بھی مستقل نبوت کا ذکر ہے وہاں ایسی نبوت مراد ہے جو کسی کو بلا واسطہ بغیر اتباع کسی نبی سابق کے ملی ہو ورنہ مستقل کے لغوی معنوں کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت مستقل ہوتی ہے۔ عارضی نہیں اور مسیح موعود بھی مستقل نبی تھا۔ قند یر کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۸ و صفحہ ۱۱۹ عقائد محمودیہ صفحہ ۲۴۔

نمبر ۵۳۔ اور تیسری بات یہ بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام نبی رکھا پس شریعت اسلام نبی کے جو معنے کرتی ہے اسکے معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں ہاں حضرت مسیح موعود نے لوگوں کو اپنی نبوت کی قسم سمجھانے کے لئے اصطلاحی طور پر نبوت کی جو حقیقت

قرار دی ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ شریعت جدیدہ لائے اس اصطلاح کی رو سے حضرت مسیح موعود ہرگز حقیقی نبی نہیں ہیں بلکہ مجازی نبی ہیں یعنی کوئی جدید شریعت نہیں لائے۔ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۷۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب منقول از عقائد محمودیہ۔ اول ص ۲۶ سے ص ۵۳ تک۔ کتاب مذکور صفحہ ۲۵، ۲۲، ۲۳

تالیفات حکیم الامت تھانوی

لاہوری مرزائیوں کے عقائد

نمبر ۱۔ قرآن صفحہ ۱۵۵ نوٹ ۴۲۶ زیر آیت ویکلم الناس فی المھد وکھلاً۔ سورۂ آل عمران پ ۳ ع ۱۳۔ مہد اور کہولت میں کلام کرنا معجزہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر ایک تندرست بچہ اگر وہ گونگا نہیں مہد میں بولنے لگ پڑتا ہے اسی طرح کہولت میں بھی ہر ایک انسان جو صحت کی حالت میں اس حد کو پہنچ جاتا ہے کلام کر سکتا ہے اس خوشخبری کا صرف یہ مفہوم ہے کہ یہ بچہ صحت کی حالت میں رہیگا اور ایام طفولیت میں فوت نہ ہوگا۔ کشف الاسرار حصہ اول صفحہ ۱۲، ۱۹۔

نمبر ۲۔ ترجمہ قرآن شریف صفحہ ۶۵۲ نوٹ ۱۶۴۱ زیر آیت قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراھیم۔ سورۂ انبیاء پ ۱۷ ع ۵۔ بت شکنی کے واقعہ نے ابراہیمؑ کے خلاف آگ مشتعل کردی مگر اس کو اس سے کوئی ضرر نہ پہنچا اور وہ عافیت میں رہا ارادوا بہ کیداً فجعلناھم الاخسرین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آگ محض کید۔ یا مقابلہ تھا ممکن ہے کہ انھوں نے ابراہیم کو آگ میں جلانے کا ارادہ کیا ہو مگر اس تدبیر میں ناکام رہے بموجب آیت قالوا حرقوہ وانصروا الھتکم وبموجب آیت قالوا اقتلوہ او حرقوہ فانجاہ اللہ من النار ترجمہ صفحہ ۷۹۰ نوٹ ۱۹۱۰ کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ ابراہیم درحقیقت آگ میں ڈالا گیا تھا ایک طرف تو یہ مذکور ہے کہ اللہ نے اس کو آگ سے نجات دیدی دوسری طرف یوں لکھا ہے کہ انھوں نے اسکو قتل کرنے یا جلانے کا ارادہ کیا لہٰذا آگ کا مفہوم وہ مقابلہ ہے جو ان کی تدبیر میں مدنظر تھا اور قال انی مھاجر الیٰ ربی سے مزید ثبوت ملتا ہے کہ آگ سے نجات کا مفہوم ابراہیمؑ کی ہجرت ہے۔ کشف الاسرار صفحہ ۱۲۔

نمبر ۳۔ نوٹ ۲۱۲۳ قرآن میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں ہے کہ یونسؑ کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التقم جو مذکور ہے بالضرور لقمہ کے نگل جانے کا مفہوم نہیں بتاتا ہے بلکہ صرف منہ میں اخذ کرنے کا لین صاحب اپنے لغات میں التقم فاما فی التقبل کی نظیر لکھکر اس کے معنے کرتا ہے اس کا بوسہ

لینے کے وقت اس نے اس کا منہ اپنے ہونٹوں میں لے لیا) اس بارہ میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا اس میں بھی قرآن بائبل کی تردید میں ہے یعنی بائبل یونس کو مچھلی کا نگل جانا اور اس کے پیٹ میں داخل ہونا بیان کرتی ہے جو قرآن کے برخلاف ہے پھر آگے تحریر فرماتے ہیں اگر یونس اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والوں سے نہ ہوتا تو وہ اپنی قوم میں معمولی حیثیت کا انسان رہتا اور نبی کا مرتبہ نہ پاتا اگر بطن کے معنی پیٹ کے لئے جائیں تو ضمیر کا مرجع مچھلی ہوگا مگر پھر بھی یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا کہ مچھلی نے یونسؑ کو در حقیقت نگل لیا تھا مفہوم صرف یہ ہے کہ اگر یونس تسبیح کرنیوالوں سے نہ ہوتا تو مچھلی ان کو نگل جاتی۔ کشف الاسرار صفحہ ۲۲ و ۲۱۔

نمبر ۴۔ مولوی محمد علی صاحب اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں صفحہ ۱۲۱ بذیل آیت (وکالذی مر علی قریۃ (پ ۳ ع ۳) کے واقعہ کو خواب کا واقعہ بتلا کر فرماتے ہیں کہ قرآن ایسے واقعات کے متعلق جو خاص عبارت یا طرز واقعہ یا کسی قبل تاریخ کی رو سے خود بخود خواب کا مفہوم ہو لفظ خواب کا بالعموم استعمال نہیں کرتا اور اس کے استشہاد میں حضرت یوسفؑ کی مثال پیش کرتے ہیں کہ جب حضرت یوسف نے گیارہ تاروں اور چاند اور سورج کو اپنے کو سجدہ کرنے کا تذکرہ اپنے والد کو سنایا تو خواب کا لفظ بالکل استعمال نہ کیا غرض یہ ہے کہ اس آیت میں جو موت کے بعد بعث کا ذکر ہے۔ اس موت سے مراد حقیقی موت نہیں بلکہ خواب مراد ہے۔ ماخوذ از کشف الاسرار صفحہ ۳۱ و ۱۴۔

نمبر ۵۔ فلما بلغ مجمع بینھما نسیا حوتھما فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا (پ ۱۵ ع ۲) اس آیت کے متعلق نوٹ ۱۵۱۲ و ۱۵۱۳ میں ایم اے محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ بموجب حدیث بخاری مچھلی کا گم ہونا صرف منزل مقصود مل جانے کا نشان تھا قرآن یا حدیث میں ہرگز ثابت نہیں کہ یہ مچھلی ہوئی مچھلی تھی تعجب کا اظہار مچھلی کے دریا میں چلے جانے پر نہیں بلکہ اس امر پر ہے کہ صاحب موسیٰ اس کا تذکرہ موسیٰ سے کرنا بھول گیا تھا۔ ملخص کشف الاسرار صفحہ ۳۲ و ۲۱ و صفحہ ۳۳۔

نمبر ۶۔ مولوی صاحب اپنے قرآن کے صفحہ ۱۴۲ پر بذیل آیۃ وما قتلوہ وما صلبوہ (الی) وما قتلوہ یقیناً (پ ۶ ع ۲) تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ صلبوہ سے مسیح کے صلیبی عذاب کی نفی ثابت نہیں ہوتی نفی صرف صلیبی عذاب سے موت کی ہے اس کے متعلق کچھ اور بیان بھی درج ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مسیح صلیب پر عذاب ضرور دئے گئے مگر وہاں وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ بعد ازیں قدرتی موت سے

مر چکے ہیں۔ کشف الاسرار صفحہ ۱۲۵۔

نمبر ۷۔ آیۃ ارکض برجلک ھذا مغتسل بارد و شراب کی تفسیر میں صفحہ ۵۷ و صفحہ ۴۴ پر اس طرح فرماتے ہیں جس مصیبت کی حضرت ایوبؑ شکایت فرماتے ہیں وہ کسی ریگستانی سفر کا واقعہ معلوم ہوتا ہے جس میں آپ کو تھکان اور پیاس سے تکلیف محسوس ہوئی پھر فرماتے ہیں ارکض برجلک بھی اپنی گھوڑے کو ایڑی لگا کر دوڑا ؤ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ایوب وہاں جا پہنچے ہیں جہاں پینے اور غسل کیواسطے ان کو پانی ملجاتا ہے ایوبؑ کو خیال ہوا کہ وہ ایک بے آب ریگستان میں وارد ہے اور اس سے تھکان اور پیاس کی جب شکایت کی تو اُس کو جواب ملتا ہے کہ اپنے گھوڑے کو یا سواری کے جانور کو تیز چلا پھر تم کو آرام مل جانے لگا یہ ایک نصیحت ہے کہ مشکلات میں نا اُمید نہ ہونا چاہیئے۔ ملخص از کشف الاسرار صفحہ ۴۴ و صفحہ ۴۵۔

نمبر ۸: خذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث اس آیت میں تین الگ الگ الفاظ ان کے مفہوم کے متعلق عموماً غلط فہمی واقع ہوئی ہے اس کے قصہ میں کل مفسرین ایک دوسرے کے مقلد ہیں مفسرین کا بیان ہے کہ ایوب نے اپنی بیوی کو سو کوڑے مارنے کی حلف اٹھائی تھی اور اس نے اپنے حلف کو آخر اس طرح پر پورا کر دیا کہ تنکوں کا مٹھا لیکر اس کو مار دیا۔ قرآن یا کسی حدیث صحیح میں اس قصہ کا کوئی نشان نہیں ملتا پھر لفظ ضغث اور ولا تحنث کی تشریح فرما کر یہ فرماتے ہیں اب اس آیۃ کا یہ مفہوم حاصل ہوا کہ ایوب کو نصیحت کی جاتی ہے کہ رسول کا دست پر بدی کی طرف مائل نہ ہونا۔ ملخص از صفحہ ۴۹ و صفحہ ۵۰ کشف الاسرار۔

نمبر ۹: سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الخ ایم اے محمد علی صاحب اپنے انگریزی قرآن کے صفحہ ۵۶۱ نوٹ علامہ ۱۴۱۱ میں اس کو واقعہ معراج تسلیم کرکے نوٹ علامہ ۱۴۴۱ کے متعلق آیۃ وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الخ ترجمہ کے بعد فرماتے ہیں اکثر مفسرین اس امر میں متفق ہیں کہ اس سے مراد واقعہ معراج کا ہے علماء میں اختلاف ہے آیا یہ معراج جسمانی تھی یا روحانی؟ جمہور جسمانی کے قائل ہیں مگر حضرت معاویہ و حضرت عائشہؓ اسکو روحانی بتلاتے ہیں مگر بلحاظ صاف الفاظ وما جعلنا الرؤیا التی اریناک کے جمہور کی رائے رد کرنے کے لائق ہے۔ ملخص از کشف الاسرار صفحہ ۱۴ و صفحہ ۱۵۔

نمبر ۱۰: وورث سلیمٰن داؤد وقال یاایھا الناس علمنا منطق الطیر واوتینا من کل شیءٍ

الآیۃ ایم۔ اے محمد علی صاحب اپنے ترجمہ کے صفحہ ۷۲۶ نوٹ ۱۸۲۲ میں فرماتے ہیں کہ منطق الطیر سے یہ مراد
ہے کہ حضرت سلیمانؑ پرندوں سے پیغام رسانی کا کام لیتے تھے پھر بحث سے معانی لغت سے اخذ کرکے
نوٹ ۱۸۵۳ میں فرماتے ہیں کہ طیر سے مراد رسالہ یعنی سواروں کی جماعت ایک تیسری تاویل یہ بھی کرتے
ہیں کہ پرندوں سے غول فاتح لشکر کے ہمراہ مفتوحہ لشکر کی لاشوں کے کھانے کے واسطے بھی جایا کرتے ہیں اور
اس خیال کی تائید میں عرب کے کچھ اشعار بھی نقل کئے ہیں ایسے دے کے آخر ہر سہ صنف مذکور کو نوع انسان میں
داخل کرتے ہیں۔ ملخص صفحہ ۹۱/۱۲ و صفحہ ۹۲ کشف الاسرار۔

نمبر ۱۱۔ ایم۔ اے صاحب اپنے قرآن کے صفحہ ۲۹ نوٹ ۷۱ میں متعلق واركعوا مع الراکعین اس طرح
فرماتے ہیں جو رکوع کرتے ہیں وہ مسلمان ہیں اور نماز میں انکو مسلمانوں کی اس طرح سے اقتداء کا حکم ہے۔
صفحہ ۱۲/۱ کشف الاسرار اس تعریف کی غرض غالباً یہ ہے کہ مرزا صاحب کے حکم کے مطابق جو غیر احمدیوں کے
پیچھے نماز پڑھنی حرام ہے، لاہوری پارٹی کا بھی یہی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔

نمبر ۱۲۔ ایم۔ اے محمد علی صاحب اپنے قرآن کے صفحہ ۳۸۲ نوٹ ۹۸۳ میں آیت اذ تستغیثون ربکم
فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین۔ الآیہ کے متعلق فرماتے ہیں قرآن شریف
میں کہیں مذکور نہیں کہ فرشتے درحقیقت لڑائی میں شریک ہوئے، ملائکہ سے مراد مومنوں کے دل کو
اطمینان دلانا مطلوب تھا پس جب مومنوں کے دلوں کو اطمینان حاصل ہوگیا تو کفاروں کے دلوں پر رعب
طاری ہوگیا۔ صفحہ ۱۰۸/۱۱۲ و صفحہ ۱۰۹ کشف الاسرار۔

نمبر ۱۳۔ واذ استسقٰی موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا
اس کے متعلق ایم۔ اے صاحب اپنے قرآن کے صفحہ ۳۵ اور نوٹ ۹۷ میں فرماتے ہیں کہ ضرب کے معنی
چلنے کے بھی لغت میں لکھا ہے اور عصا جماعت کے واسطے بھی لغت میں مذکور ہے اس واسطے اس کے
یہ معنی ہیں کہ اپنے سونٹی یا جماعت کیساتھ پہاڑ میں راستہ کی تلاش کرو۔ صفحہ ۱۲/۱۸ کشف الاسرار یہ ہیں
مرزا صاحب اور مرزائیوں کا معجزات قرآن پر ایمان اور یہ ہیں وہ معارف قرآنیہ جو مرزا صاحب
کو دئے گئے۔

نمبر ۱۴۔ اپنے قرآن مجید کے صفحہ ۶۱۳ نوٹ ۱۵۲۶ متعلق آیت فتمثل لہا بشرا سویا فرماتے ہیں یہ ایک
خواب کا تماشا کیونکہ فانی آنکھ انسان کی ملائک کے وجود کو دیکھنے سے قاصر ہے۔ صفحہ ۲۹/۱ کشف الاسرار

نمبر ۱۵۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر الآیہ ایم۔ اے صاحب اپنے انگریزی قرآن کے صفحہ ۱۰۲۲ نوٹ ۲۴۱۲ میں اس واقعہ کو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تسلیم کرکے بھی آخر ایسا بگاڑتے ہیں کہ محض خسف کی صورت بنی تا ہے اور حوالہ تفسیر کشاف اور فخر الدین رازی کا اس کے متعلق دیتے ہیں صفحہ ۱۱۱ وصفحہ ۱۱۱ کشف الاسرار۔ کیوں نہ ہو مرزا صاحب بھی تو یہی فرماتے ہیں۔

نمبر ۱۶۔ فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زفیر وشھیق۔ الآیۃ کے متعلق صفحہ ۵۴۲ میں فرماتے ہیں اہل شقاوت دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہینگے کیونکہ ما دامت السمٰوٰت والارض الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید۔ ہے جس میں استثناء موجود ہے اور لفظ فعال مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یعنی خدا ایسی بات بھی کر ڈالتا ہے کہ جو انسان کو غیر ممکن معلوم ہوتی ہے۔ مگر جنت والی آیت میں بھی اگرچہ یہی استثناء موجود ہے لیکن اس کے بعد عطاء غیر مجذوذ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہشت کی حالت غیر منقطع ہے۔ برخلاف جہنم کے جو ابدی بہشت کی طرح نہیں صفحہ ۱۱۲ وصفحہ ۱۱۲ کشف الاسرار۔

واضح رہے کہ یہ تمام مضامین کشف الاسرار سے لئے گئے ہیں جن کا بلفظہ عبارت نقل کرنے کا التزام نہیں کیا گیا اکثر بلفظ اور خلاصہ مضمون لیا گیا ہے۔

نمبر ۱۷۔ پیغام صلح صفحہ ۲ قبل اس کے کہ جناب میاں صاحب اور ان کے مریدین کے عقائد کو خلاف عقائد حضرت مسیح موعود دکھایا جاوے یہ بتادینا ضروری ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ اعتقاد اور ایمان رکھتے ہیں کہ آپ امام الزمان مجدد ملہم من اللہ حزوی ظلی بروزی مجازی امتی نبی یعنے محدث نہ یعنے نبی مہدی معہود و مسیح موعود ہیں الخ۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

عقائد قادیانی مرزائی ظہیر الدین اروپی

نمبر ۱۔ پس اے وہ لوگو تو میرے دعوے کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اللہ تعالیٰ کی کتابوں، اللہ تعالیٰ کے رسولوں یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ قرآن کریم میں جس احمدی کے حق میں حضرت مسیح ابن مریم کی طرف سے ایک پیشین گوئی درج ہے وہ احمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مرف حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء ہی ہیں۔ المبارک صفحہ ۳۔

نمبر ۲۔ اور حضرت مسیح موعود نے جس ایک ذکی غلام کے حق میں اپنے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری سنہ ۸۶ء میں پیشگوئی کی ہوئی ہے وہ موعود یہی راقم الحروف ظہیر الدین نام ہی ہے۔ البارک صفحہ ۳/۱۲۔

نمبر ۳۔ اپنے عقائد کا خلاصہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہوئے احسن طور پر یہ بیان کرنا ہوگا کہ لا الٰہ الا اللہ احمد جری اللہ۔ کتاب مذکور صفحہ ۳/۱۴۔

نمبر ۴۔ قرآن کریم کی تعلیم کو سچے دل سے منجانب اللہ یقین کرتے ہوئے اس تازہ وحی الٰہی پر ایمان لانا مقدم سمجھنا ہوگا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا کی طرف سے اس زمانہ کیلئے نازل ہوئی۔ کتاب مذکور صفحہ ۳/۱۵۔

نمبر ۵۔ اور خدا کی عبادت کرتے وقت مسجد اقصیٰ اور مسیح موعود کے مقام (قادیان) کی طرف منہ کرنے کو ترجیح دینی ہوگی۔ کتاب مذکور صفحہ ۳/۱۶۔

نمبر ۶۔ اور خواہ کوئی دو رکعت ہی نماز پڑھے یا اس سے کم و بیش ہاتھ کھلے رکھکر پڑھے یا ہاتھ جوڑ کر دو زانو بیٹھکر پڑھے یا کسی اور طریق پر ان تمام حالات میں کسی طرح کی بھی ایک دوسرے پر عیب چینی اور حرف گیری نہ کرنی ہوگی اور خواہ کسی بولی اور لہجہ میں کوئی خدا کی تحمید و تقدیس اور تمجید بیان کرے اور اپنی کمزوریاں اور احتیاجوں کے اظہار عجز و نیاز اور توبہ و استغفار کرے اور خدا کے حضور خضوع خشوع اور تذلل و انکسار اختیار کرے تضرع ابتہال گریہ و زاری آہ و بکا کا اظہار کرے اور عاجزانہ دعاؤں پر مداومت کرکے سجدات میں گرکر اپنی ضروریات کو خدا کے حضور میں پیش کرے۔ الغرض خواہ کوئی کتنے ہی علیحدہ علیحدہ طریقوں سے مختلف الفاظ میں خدا کی حمد بیان کرے اور لب و لہجہ اور بولی میں خواہ کتنا ہی فرق کیوں نہ ہو ان سب باتوں کو اور عبادت کے طریقہ جات کو کبھی بھی محل اعتراض نہ بنانا ہوگا اور مبارک وجود وحدت میں فرق نہ آنے دے۔ کتاب مذکور صفحہ ۳/۱۸۔

نمبر ۷۔ اور روحانی امور کے لئے جسمانی خونریزی اور ہاتھا پائی (جہاد) کو ہمیشہ کے لئے قطعی طور پر حرام اور قبیح یقین کرنا ہوگا۔ کتاب مذکور صفحہ ۳/۲۴۔

نمبر ۸۔ اور تمام جسمانی و ملکی تمدنی و سیاسی اور انتظام امور میں گورنمنٹ اور اُس کے ماتحت حکام کے قوانین کا سچے دل سے مطیع اور فرمانبردار رہنا ہوگا۔ کتاب مذکور صفحہ ۳/۲۵۔

نمبر ۹۔ اور کسی صورت میں بھی نابالغ بچوں کی شادی نہیں کرنی ہوگی۔ کتاب مذکور صفحہ ۳۔

نمبر ۱۰۔ اور سوائے اشد ترین ضرورت کے ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ بیوی ہرگز نہیں کرنی ہوگی۔ کتاب مذکور صفحہ ۳۔

نمبر ۱۱۔ اور اگر کوئی عورت بعد از نکاح تمہارے عقد نکاح میں نہیں رہنا چاہیگی تو اسپر کسی طرح کا بھی جبر نہیں کرنا ہوگا اور نہایت خندہ پیشانی سے حسن سلوک کیساتھ اُسکو چھوڑ دینا ہوگا۔ منقول از الہام مبارک صفحہ ۔

نمبر ۱۲۔ اور سچ پوچھو تو بروزی رنگ میں خود محمد رسول اللہ ہی دوبارہ مسیح موعود ہو کر آئے ہیں۔ حاشیہ حق المبین صفحہ ۔

نمبر ۱۳۔ تب ہم نے سوال کیا کہ خطبہ الہامیہ کے صفحہ ۱۸۱ پر حضرت صاحب نے لکھا ہوا ہے کہ جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اُس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقوی اور اکمل اور اشد ہی بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے اور اس لئے ہم تلوار اور لڑنے والے گروہ کی محتاج نہیں اور اس لئے خدا تعالے نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت سے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے دالت کرے۔

اب آپ غور کرکے بتاؤ کہ بعثت ثانی یعنی مسیح موعود بعثت اوّل یعنی حضرت نبی کریم سے افضل شان میں آیا ہے یا اس عبارت کا کچھ اور مطلب ہے اور لڑنے والے گروہ کی بعثت اوّل محتاج تھی یا بعثت ثانی یہی سوچکر جواب دو کہ وہ وجود باوجود ہلال کی مانند مسجد حرام سے ظاہر ہوا وہ تو صاحب شریعت تھا اور جب وہی ہلال مسجد اقصیٰ (یعنی مرزا صاحب کی مسجد) تک پہنچکر بدر کامل ہو گیا تب وہ صاحب شریعت نہ رہا۔ حاشیہ حق المبین صفحہ ۔

نمبر ۱۴۔ تب ہم نے کہا کہ اس الہام میں حضرت صاحب نے صاف طور پر اپنے آپ کو ابراہیم قرار دیا ہے اب ظاہر ہے کہ مسجد الحرام والے ابراہیم سے مسجد الاقصیٰ والا ابراہیم بہر صورت فضیلت رکھتا ہے۔ کیونکہ مسجد اقصیٰ کو مسجد حرام پر ترجیح ہے ایسے حالات میں حضرت صاحب کے الہام واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے ؕ پر عمل نہ کرنا اگر میاں صاحب فی الحال نہیں تو کیا ہی۔ حاشیہ حق المبین صفحہ ۳۱/۳۲ ۔

نمبر ۱۵۔ لا الہ الا اللہ اور احمد جری اللہ قادیانی پارٹی کا اب ایمان ہوگیا ہے۔ پس کلمہ لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ کا انکار چہ معنی دارد۔ رہنمائے محمود حاشیہ صفحہ ۔

نمبر ۱۶۔ اسلام نام ہے قول اور موقعہ کے مطابق عمل کرنے کا جس جس زمانہ میں جو جو ہادی آیا زمانہ کے

مطابق محل اور موقعہ کے مناسب حال جو بھی اس نے تعلیم دی وہی اسلام ہے اس زمانہ میں بھی خدا نے اپنے ایک بندہ کو مبعوث کیا اور اس کو ہندوؤں کے لئے کرشن مسیحوں کے لئے مسیح اور مسلمانوں کے لئے مہدی بنا کر بھیجا اس نے جہاد و قتال کو حرام اور قبیح قرار دیکر اپنی موت سے پہلے دنیا کو پیغام صلح پہنچایا۔

إنَّ الدِّينَ عِندَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ۔ ظہیر الدین اروپی کے رسالہ کا نام ص۱۴؎۔

نمبر ۱۷۔ پس مندرجہ بالا اصل قانون کے ماتحت میں نہایت شرح صدر سے یہ کہونگا کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے اللہ حکیم و خبیر نے اس زمانہ کی ہدایت کے لئے بھی اسی طرح سے ایک کتاب مبین نازل فرمائی جس طرح سے توریت شریف کے بعد خدا نے انجیل شریف کو نازل کیا تھا اور اس کتاب مبین میں اللہ کی طرف سے توحید الٰہی اور رفق اور نرمی کی تعلیم کے ساتھ نہایت وضاحت کیساتھ یہ تعلیم بھی مل چکی ہے کہ اب ہمارے لئے کتب علیکم القتال کا حکم قابل عملدرآمد نہیں ہے اگرچہ قرآن مجید کے حکم کتب علیکم القتال پر ہمارا ایمان ہے کہ وہ خدا کا کلام اور خدا کا حکم ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے ذریعے سے چونکہ خدا نے اب جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا ہے اس لئے ہم جس طرح توریت شریف کے بعض احکام کو مختص الوقت سمجھتے ہیں اسی طرح سے قرآن مجید کے بعض احکام کو بھی مختص الحالات اور مختص المقامات سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ اب کتب علیکم القتال پر عملدرآمد کرنے کا زمانہ نہیں رہا بلکہ اس بات پر پختہ یقین کے ساتھ عمل پیرا ہونے کا زمانہ ہے کہ مسیح موعود پر ایمان لاکر دین کے لئے جنگ اور قتال کو حرام اور قبیح یقین کیا جاوے دیکھو حضرت مسیح موعود نے صاف الفاظ میں فرما دیا ہے۔ لا تبدیل قانون ص۱۴؎۔

نمبر ۱۸۔ کہ میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلعم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی۔ وہ

ہمارے سید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دئے گئے۔ لاتبدیل قانون صـ٢٢ـ۔

نمبر ١٩۔ پس اے احمدی قوم حضرت مسیح موعود کا مندرجہ بالا حکم تیرے لئے قابل عملدرآمد ہے تو یاد رکھ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء سراجاً منیرا کا زمانہ وہ زمانہ نہ تھا جو حضرت موسیٰ کا تھا۔ اسی طرح آج حضرت مسیح موعود کا زمانہ وہ زمانہ نہیں جو آج سے تیرہ سو برس پہلے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے لئے وہ شریعت نہیں رہی کہ جو آج سے تیرہ سو برس تھی۔ دیکھو حضرت مسیح موعود کیسی وضاحت سے لکھتے ہیں۔ کہ۔ کتاب مذکور صـ٣ـ۔

نمبر ٢٠۔ جہاد یعنی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا۔ حضرت موسےٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا۔ اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے پھر ہمارے نبی صلعم کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دیکر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا۔ اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔ لاتبدیل قانون صـ٤٣ـ۔

تریاق القلوب صفحہ ٧٥ کی مندرجہ ذیل عبارت کو بغور پڑھو

نمبر ٢١۔ آدم صفی اللہ کے لئے جسقدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم اور اکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صـ٥٠٠ـ میں میری نسبت ایک یہ خدا تعالےٰ کا کلام اور الہام ہے کہ خلق آدم فاکرمہ یعنی خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدموں پر ایک وجہ کی اسکو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الٰہی کے یہی معنے ہیں کہ گو آدم صفی اللہ کیلئے کئی بروزات تھے جن میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ لیکن یہ آخری بروز اکمل اور اتم ہے۔ اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے اور تمام اہل علم اور معرفت اس فضیلت کے قائل ہیں اور اس سے کوئی محذور لازم نہیں آتا اور نہ میں اکیلا اس کا قائل ہوں۔ جس قدر اکابر اور عارف مجھ سے پہلے گذرے ہیں وہ تمام آخری آدم کو ولایت عامہ کا خاتم سمجھتے ہیں اور حقیقت آدمیہ کی بروزات کا تمام دائرہ اسی پہ ختم کرتے ہیں اور اپنے کشوف صحیحہ کی رو سے اسی کا نام آخری آدم رکھتے ہیں اور اسی کا نام مہدی موعود اور اسی کا نام مسیح موعود رکھتے ہیں۔ انا عقوناعنک صـ٣ـ۔

نمبر ٢٢۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کے واسطے سے اب تو علی الاعلان مرزا بابا مہدی

یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سچے رسول اللہ تھے اور نبی برحق تھے "اسمہ احمد" کے واحد مصداق تھے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام اُن کا جنازہ پڑھنا حرام اُن کو لڑکیاں دینا حرام جو حضرت مسیح موعود کے دعوے کا منکر ہے وہ کافر ہے اور جہنمی ہے بلکہ جو غیر احمدیوں کو کافر نہیں سمجھتا وہ بھی کافر ہے۔ وغیرہ وحی تشریعی وغیر تشریعی صفحہ ۳ ۔

نمبر ۲۳۔ دوسری طرف لاہوری پارٹی مان رہی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود تھے، سب نبیوں کے موعود تھے، امت محمدیہ میں حضرت نبی کریم صلعم کے بعد جسقدر محدث اقطاب اور اولیا ہوئے ان تمام سے افضل اور اعلیٰ شان والے محدث اور مجدد اعظم حضرت مسیح موعود ہیں جو ان کی بیعت نہیں کرتا اُس سے خدا کے حضور میں مواخذہ ہوگا، دونوں پارٹیاں مان چکی ہیں کہ جو وحی الٰہی حضرت مسیح موعود پر نازل ہوئی وہ خدا کا قطعی اور یقینی کلام ہے۔ کتاب مذکور صفحہ ۳ ۔

نمبر ۲۴۔ اب احمدی جماعت کی ہر دو پارٹیوں سے میری یہ گذارش ہے کہ وہ کتاب نصرت الحق کے صفحہ ۵۲ پر حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کے ساتھ کہ میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت ایک وحی الٰہی اور مسیح موعود کا دعویٰ تھا۔ ذیل کے الفاظ بھی بغور پڑھیں کیونکہ ان الفاظ میں حضرت اقدس نے اپنی تمام دعوت پر روشنی ڈالی ہوئی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں "اور علاوہ اس کے اور مشکلات یہ معلوم ہوئے کہ بعض امور اس دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کر سکے اور قوم پر تو اسقدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کر سکیں کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا" اور قیامت تک باقی ہے۔ کتاب مذکور صفحہ ۳ ۔

نمبر ۲۵۔ وجہ یہ کہ اربعین میں صاف طور پر صاحب شریعت ہونیکا دعویٰ حضرت مسیح موعود نے کیا ہوا ہے اور نصرۃ الحق میں صاف لکھا ہوا ہے کہ اُن کی دعوت کے بعض امور کو قوم نے قبول نہیں کیا اور اس بات کا تذکرہ حضرت مسیح موعود اس الہام کو سنا سنا کر بھی کرتے رہے کہ دنیا میں ایک (نبی) نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا اور ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ بعض باتیں وہ ابھی نہیں کہتے کہ جماعت انکو برداشت نہیں کر سکتی اور احمدی جماعت سے پوشیدہ نہیں کہ ع من نور خود نہفتہ ز جہان شہرہ ام" حضرت مسیح موعود کا مصرعہ ہے۔ کتاب مذکور صفحہ ۳ ۔

نمبر ۲۶۔ اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود وقتی مصلحتوں اور حکمت عملیوں کا ذکر کرتے رہے اور آخر ایام تک کہتے رہے کہ نبی کا لفظ اُن کے دعوے میں سنکر لوگ چڑ جاتے ہیں اور فتنہ برپا کرتے ہیں اور ہمیشہ کہتے رہے کہ فتنہ کے خوف سے وہ نبی کی بجائے اپنے لئے نذیر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اور "کلموا الناس علیٰ قدر عقولہم"

پر عمل کرتے رہے۔ کتاب مذکور صفحہ ۔

نمبر ۲۷۔ پھر یہ کیسے سمجھا جائے کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ وحی نبوت لانیکا تھا چونکہ یہ صحیح ہے کہ سوائے صوفیوں کے بعض فرقوں کے کروڑہا مسلمان یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے بعد وحی کا نزول بند ہو چکا ہے۔ نبوت بالکل منقطع ہو چکی ہے اور جبرئیل کا وحی رسالت لانیکا ہمیشہ کیلئے مسدود ہو چکا ہے اور تمام مسلمان بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلعم پر نبوت ختم ہو گئی اور قرآن کریم پر شریعت ختم ہو گئی۔ آئندہ نہ کوئی نبی ہو گا اور نہ کوئی وحی ہو گی اور ان کے عقیدوں میں وحی رسالت کا بالکل منقطع ہو گئی ہے۔ اور کسی رنگ میں بھی وہ یہ نہیں مانتے کہ محمد رسول اللہ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا بھی دروازہ کھلا ہے اسلئے ایسے حالات میں جب وحی الٰہی حضرت مسیح موعود پر نازل ہوئی بھی نہیں کہ اس وحی الٰہی میں حضرت مرزا صاحب کو نبی اللہ اور رسول اللہ کا خطاب خدا کیطرف سے ملا۔ بلکہ صریح لفظوں میں خدا نے اس وحی الٰہی کو کتاب المبین قرار دیا ہوا ہے اور اس وحی الٰہی میں صاف طور پر اوامر اور نواہی موجود ہیں اور اس وحی کو دین الٰہی شریعت ہدایت اور تہذیب الاخلاق ناموں سے نامزد کیا ہوا ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نصرۃ الحق کے صفحہ ۵۲ پر سمجھاتے ہیں کہ قوم پر تو اسقدر بھی امید نہ تھی کہ وحی غیر تشریعی کو بھی تسلیم کریں چہ جائیکہ میری وحی رسالت کے اوامر و نواہی کو مان جائے چنانچہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہوا ہے کہ بعض امور اس دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کر سکے۔ کتاب مذکور صفحہ ۔

نمبر ۲۸۔ بعض اوامر و نواہی تو ایسے تھے جو بطور تجدید کے تھے اور ان امور کو تو قوم قرآن کریم میں موجود پانے کی وجہ سے پہلے سے ہی اپنے طور پر مانی ہوئی تھی مثلاً خدا کو واحد مانو شرک نہ کرو نمازیں پڑھو میرے کام جھوٹ نہ بولو سچوں کی امداد کرو وغیرہ یہ ایسی باتیں ہیں جو قرآن کریم کو مانکر اپنے طور پر قوم نے انکو پہلے سے ہی قبول کیا ہوا تھا۔ لیکن بعض امور ایسے بھی تھے جو ہرگز امید نہ تھی جو قوم ان کو قبول کر سکے مثلاً حضرت مسیح موعود بار بار یہ تعلیم دیتے رہے ہیں کہ کافروں سے لڑائی کرنا قطعاً حرام ہے جیسے کہ ہمارے اشتہارات میں کئی دفعہ حضرت مسیح موعود کی عبارت درج ہو چکی ہیں اور حضرت اقدس نے ممانعت جہاد کے بارے میں ایک نظم بھی لکھکر شائع کی ہوئی ہے۔ کتاب مذکور صفحہ ۔ ۵

نمبر ۲۹۔ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہی پیار — اب اُس کا فرض ہی کہ وہ دل کرکے استوار

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے — اب جنگ اور جہاد حرام و قبیح ہی۔ کتاب مذکور ص۴۳

نمبر ۳۰۔ علاوہ ازیں خطبہ الہامیہ کے ص۱۷ پر صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔ کتاب مذکور ص۴۴۔

نمبر ۳۱۔ پھر اشتہار منارۃ المسیح میں فتویٰ حرمت جہاد کے علاوہ یہ عبارت بھی موجود ہے، مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہی جو قادیان میں واقع ہے۔ کتاب مذکور ص۴۴۔

نمبر ۳۲۔ معراج میں جو آنحضرت صلعم مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہی، جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے۔ کتاب مذکور ص۴۴۔

نمبر ۳۳۔ اب کون مسلمان ہی جو یہ بھی عقیدہ رکھے کہ حضرت محمد رسول اللہ پر نبوت ختم ہو چکی اور قرآن شریف کے بعد کوئی شریعت نازل نہ ہوگی اور پھر حضرت نبی کریم صلعم کے بعد حضرت مسیح موعود کو بھی نبی اللہ مان لے اور بحیثیت نبی کے مندرجہ بالا تعلیم کو بھی صحیح تسلیم کرے۔ کتاب مذکور ص۵۔

نمبر ۳۴۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ تمام احمدی جو میاں محمود احمد صاحب کو خلیفہ برحق مانتے ہیں وہ علی الاعلان تمام اہل اسلام پر کفر کا فتویٰ بھی لگانے بیٹھے ہیں اور ہر ایک اہل قبلہ کلمہ گو مسلمان کو جو حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں داخل نہیں پکا کافر بھی یقین کرتے ہیں اور یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ خواہ ایک مسلمان حج کرے زکوٰۃ دے پنجگانہ نماز پڑھے تہجد اور اشراق بھی پڑھے، اور رمضان کے روزے بھی رکھے روزانہ قرآن شریف کی تلاوت بھی کرے، اور تمام کبیرہ گناہوں سے بھی بچے اگر وہ حضرت مرزا صاحب کو نبی اللہ مانکر ان کی بیعت میں داخل نہیں ہوتا تو وہ کافر ہے اُس کی عبادتیں اور اس کی نیکیاں اُس کا کلمہ پڑھنا اور اسلامی اصولوں کا پابند ہونا اسے کبھی بھی جہنم سے بچا نہیں سکیگا اگر وہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں بلکہ یہانتک بھی کہتے ہیں کہ جو احمدی حضرت مرزا صاحب کے بعد مولوی نورالدین صاحب اور میاں محمود صاحب کی بیعت نہ کرے اور اُن کو خلیفہ نہ مانے وہ بھی ابلیس اور فاسق ہی۔ دیکھو تشریعی و غیر تشریعی ص۱۲۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

نفخ صور و حشر اجساد و بعث من القبور زلزلۃ الساعۃ و دیگر احوال قیامت کا انکار

مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں، اور اصل غرض یہ ہے کہ جب وہ دنیا میں تشریف نہیں لاسکتے تو مسیح موعود خود ہیں اس بحث میں ازالہ لکھا ہیں تحریر فرماتے ہیں ازالہ کلاں صفحہ ۱۴۳۔

ماسوا اس کے حضرت مسیح ابن مریم جس کی روح اٹھائی گئی برطبق آیۂ کریمہ یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی، بہشت میں داخل ہوچکے اب کیونکر پھر اس مکدہ میں آجائیں گو اس کو ہم نے مانا کہ وہ کامل درجہ دخول بہشت جو جسمانی اور روحانی طور پر ہوگا وہ حشر اجساد کے بعد ہر ایک مستحق کو عطا کیا جاویگا، مگر اب بھی جسقدر بہشت کی لذت عطا ہوچکی اُن سے مقرب لوگ باہر نہیں کئے جاتے اور قیامت کے دن میں بحضور رب العالمین ان کا حاضر ہونا ان کو بہشت سے نہیں نکالتا کیونکہ یہ تو نہیں کہ بہشت سے باہر کوئی لکڑی یا لوہے یا چاندی کا تختہ بچھایا جائیگا، اور خدا تعالےٰ مجازی حکام اور سلاطین کی طرح اس پر بیٹھے گا اور کسی قدر مسافت طے کرکے اس کے حضور میں حاضر ہونا ہوگا تا یہ اعتراض لازم آوے کہ اگر بہشتی لوگ بہشت میں داخل شدہ تجویز کئے جائیں تو طلبی کے وقت انھیں بہشت سے نکلنا پڑے گا اور اس لق و دق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھایا گیا ہے حاضر ہونا پڑے گا ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہوا ہے اور حق یہی ہے کہ ہم عدالت کے دن پر ایمان تو لاتے ہیں اور تخت رب العالمین کے قائل لیکن جسمانی طور پر اس کا خاکہ نہیں کھینچتے، اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ اللہ اور رسول نے فرمایا وہ سب کچھ ہوگا۔ لیکن ایسے پاک طور پر کہ جو خدا تعالیٰ کے تقدس اور تنزہ اور اس کی صفات کاملہ کے منافی اور مغایر نہ ہو بہشت تجلی گاہ حق ہے یہ کیونکر کہہ سکیں کہ اس دن خدا تعالےٰ ایک مجسم شخص کی طرح بہشت سے باہر اپنا خیمہ یا یوں کہو کہ اپنا تخت بچھوائیگا بلکہ حق یہ ہے کہ اس دن بھی بہشتی بہشت میں ہوں گے و دوزخی دوزخ میں لیکن رحمانی کی تجلی عظمیٰ باستیاز دیر پر ادا یا ندا ور پر ہر ایک جدید طور سے لذت کاملہ کی بارش کرکے اور تمام سامان بہشتی زندگی کا حسی اور جسمانی طور پر اُن کو دکھلا کر اس نئے طور کے دار السلام میں اُن کو داخل کر دیں گے، ایسا ہی خدا تعالیٰ کے قہری تجلی جہنم کو بھی بعد از حساب اور الزام صریح کے نئے رنگ میں دکھلا کر گویا جہنمی لوگوں کو نئے سرے جہنم میں داخل کر دیگی روحانی طور پر بہشتیوں کا بلا توقف بعد موت کے بہشت میں داخل ہوجانا اور دوزخیوں کا دوزخ میں گرایا جانا

متواتر قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں کہاں تک ہم اس رسالہ کو طول دیتے جائیں ۔ اے خدا وند قادر اس قوم پر رحم کر کلام الٰہی کو پڑھتے ہیں لیکن وہ پاک کلام اُن کے حلق سے آگے نہیں گزرتا ازالہ ص۱۴۴ اور پھر صفحہ ۱۴۴ پر فرماتے ہیں ہاں دوسری طرف یہ بھی ثابت ہے کہ قبروں میں سے مُردے اٹھینگے اور ہر ایک شخص حکم کے سُننے کے لئے خدا کی حضور میں کھڑا ہوگا اور ہر ایک شخص کے عمل اور ایمان کا اندازہ ایسی ترازو سے اس پر ظاہر کیا جائیگا تب جو لوگ بہشت کے لائق ہیں بہشت میں داخل کئے جائیں گے اور جو دوزخ میں جلنے کے سزاوار ہیں وہ دوزخ میں ڈالدئے جائیں گے ۔

مرزا صاحب اس تعارض کو دور کرنے کی بہت کوشش فرماتے ہیں مگر نتیجہ بجز لفظی اقرار اور حقیقی انکار کے کچھ نہیں نکلتا ۔ آپ صفحہ ۱۴۵ پر فرماتے ہیں ۔ اب حاصل کلام یہ ہے کہ ان تینوں مدارج میں انسان ایک قسم کی بہشت یا ایک قسم کی دوزخ میں ہوتا ہے ۔ اور جبکہ یہ حال ہے تو اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ ان مدارج میں سے کسی درجہ پر ہونے کی حالت میں انسان بہشت یا دوزخ میں سے نکالا نہیں جاتا ہاں جب اس درجہ سے ترقی کرتا ہے تو اس درجہ سے اعلیٰ درجہ میں آجاتا ہے ۔

تو اب مُردوں کا جینا قبروں سے اٹھنا وغیرہ حشر اجساد کا بالکل انکار ہوا جو قطعی کفر ہے ۔

مرزا صاحب کے نزدیک معاذ اللہ العظیم خدائے قدوس جھوٹا ہے اُس نے جھوٹ بولا ہے جھوٹ بولتا ہے بولیگا اُس پر دنیا کے اقوام اور تمام انبیاء علیہم السلام کا عقیدہ ہے اور سب کا اتفاق ہے

نمبر ۱ ۔ اور دنیا کی تمام قومیں اس بات پر اتفاق رکھتی ہیں کہ آنے والی بلائیں خواہ وہ پیشگوئی کے رنگ میں ظاہر کی جائیں اور خواہ صرف خدا تعالےٰ کے ارادے میں مخفی ہوں وہ صدقہ خیرات اور توبہ استغفار سے ٹلسکتی ہیں ۔ حقیقۃ الوحی ص۱۱ ۔

نمبر ۲ ۔ اور تمام نبیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقہ خیرات اور توبہ استغفار سے رد بلا ہوتا ہے ۔ صفحہ مذکور سطر ۱

نمبر ۳ ۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بسا اوقات خدا تعالےٰ میری نسبت یا میری اولاد کی نسبت یا میری کسی دوست

کی ایک آنیوالی بلا کی خبر دیتا ہے اور جب اُسکے دفع کیلئے دعا کیجاتی ہے تو پھر دوسرا الہام ہوتا ہے کہ ہم نے اس بلا کو دفع کردیا پس اگر اسطرح پر وعید کی پیشگوئی ضروری الوقوع ہے تو میں بیسیوں دفعہ جھوٹا بن سکتا ہوں۔ صفحہ مذکور سطر ۱۰۔

نمبر ۴۔ یہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وعید کی پیشگوئیوں میں تسوخی کا سلسلہ اُس کیطرف سے جاری ہے یہانتک کہ جو جہنم میں ہمیشہ رہنے کا وعید قرآن شریف میں کافروں کیلئے ہے وہاں بھی یہ آیت موجود ہے الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید۔ یعنی کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ الخ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۹ سطر ۱۰۔

نمبر ۵۔ آخیر میں بڑے زور سے اور بڑے دعوے سے اور بڑی بصیرت سے یہ کہتا ہوں کہ جو جو اعتراض میری پیشگوئیوں پر ڈاکٹر عبد الحکیم خان اور اس کے ہمجنس مولویوں نے کئے ہیں میں دکھلا سکتا ہوں کہ اولوالعزم نبیوں میں سے کوئی ایسا نبی نہیں جس کی کسی پیشگوئی پر انہیں اعتراضات کے مشابہ کوئی اعتراض نہ ہو اور صرف یونسؑ کا قصہ میں پیش نہیں کروں گا بلکہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح اور حضرت سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں یا خدا کے کلام میں اس کی نظیر دکھلاؤں گا۔ صفحہ ۱۲ مذکور حقیقۃ الوحی۔

نمبر ۶۔ پس اس آیت میں جو بعض کا لفظ ہے صریح طور پر اس میں یہ اشارہ ہے کہ سچا رسول جو وعید کی پیشگوئیاں یعنی عذاب کی پیشگوئیاں کرتا ہے تو یہ ضروری نہیں ہیں کہ وہ سب کی سب ظہور میں آجائیں ہاں یہ ضروری ہے کہ بعض اُن میں سے ظہور میں آجائیں جیسا کہ یہ آیت فرما رہی ہے یصبکم بعض الذی یعدکم۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۰۔

نمبر ۷۔ اسیوجہ سے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ وعید میں خدا کے ارادہ عذاب کا تخلف جائز ہے مگر بشارت میں جائز نہیں۔ حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۴۔

نمبر ۸۔ جیساکہ قوم یونس کی وعید میں نزول عذاب کی قطعی تاریخ بغیر کسی شرط کے بتلا کر پھر اس قوم کے تضرع پر وہ عذاب موقوف رکھا گیا۔ صفحہ مذکورہ حاشیہ نمبر صفحہ ۱۵۔

نمبر ۹۔ اسلئے خدا کا وعید بھی جبتک انسان زندہ ہے اور اپنی تبدیلی کرنے پر قادر ہے فیصلہ ناطقہ نہیں ہے لہذا اسکے برخلاف کرنا کذب یا عہد شکنی میں داخل نہیں۔ حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۱۰۔

نمبر ۱۰۔ اور گو بظاہر کوئی وعید شروط سے خالی ہو مگر اس کے ساتھ پوشیدہ طور پر ارادہ الٰہی میں شروط ہوتی ہیں بجز ایسے الہام کے جس میں ظاہر کیا جائے کہ اسکے ساتھ شروط نہیں ہیں، پس ایسی صورت میں وہ قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے اور تقدیر مبرم قرار پا جاتا ہے۔ صفحہ مذکورہ سطر ۱۳۔

نمبر ۱۱- یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیشگوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے۔ تحفہ غزنویہ صفحہ ۵۔

نمبر ۱۲- حالانکہ یہ مسلم ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیشگوئی میں کسی شرط کی بھی ضرورت نہیں ٹل سکتی ہیں۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۱

نمبر ۱۳- پس نص قرآنی سے یہ ثابت ہے کہ عذاب کی پیشگوئی کا پورا ہونا ضروری نہیں۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۱۔

نمبر ۱۴- اور وعید یعنی عذاب کی پیشگوئی ٹلنے کے بارے میں تمام نبی متفق ہیں۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲۔

نمبر ۱۵- لیکن اگر انسان اپنی غلطی سے ایک بات کو خدا کا وعدہ سمجھے جیسا کہ حضرت نوح نے سمجھ لیا تھا۔ ایسا تخلف وعدہ جائز ہے کیونکہ در اصل وہ خدا کا وعدہ نہیں بلکہ انسانی غلطی نے خواہ مخواہ اسکو وعدہ قرار دیا ہے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۴۔

نمبر ۱۶- اس قول کے بھی یہی معنی ہیں کہ اس وعدہ کے ساتھ مخفی طور پر کئی شرائط ہوتے ہیں اور خدا تعالےٰ پر واجب نہیں کہ تمام شرائط ظاہر کریں۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۴۔

نمبر ۱۷- ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی ہاں اسکے سمجھنے میں اگر احکام شریعت کے متعلق نہ ہو کسی نبی سے غلطی ہو سکتی ہے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۵۔

مرزا صاحب کی تمہید اثبات صفات الوہیت

نمبر ۱- انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون ۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶۔

نمبر ۲- یتم امرک ولا یتم امری۔ حاشیہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۰۔

نمبر ۳- اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔ اربعین نمبر ۳ حاشیہ صفحہ ۲۵۔

نمبر ۴- یا قمر یا شمس انت منی وانا منک ۔ اے چاند و سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا ہے اور میں تجھ سے حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۴۔

نمبر ۵- سبحانک اللہ ورفاک۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲۔

نمبر ۶- یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴۔

نمبر ۷- اخطی واصیب۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶۔ ھذہ استعارۃ کلفظ التردد فی الحدیث حاشیہ،

نمبر ۸- انظر دا صوم صعب مذکوره هذا اشارة الی لفظ الطاغوت۔

نمبر ۹- الارض والسماء معك كما هو معی۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵۔

نمبر ۱۰- جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۹۔

نمبر ۱۱- انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلی كان الله نزل من السماء۔ الاستفتاء صفحہ ۸۵۔

نمبر ۱۲- انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی۔ الاستفتاء صفحہ ۸۲۔

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

مرزا صاحب کے شریعت جدیدہ کے احکام و عقائد جدیدہ جو معاذ اللہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کیلئے ناسخ یا مخالف ہیں جو عبارات مذکورہ سے صراحتہً یا لزوماً ثابت ہوتے ہیں

نمبر ۱- پہلے جو کوئی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا وہ مسلمان ہو کر ابدی راحت کا مستحق ہو گیا۔ لیکن مرزا صاحب کی شریعت میں اب یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے قرآن شریف پر ایمان کافی نہیں جب تک مرزا صاحب پر ایمان نہ لائے نجات نہیں ملسکتی ہمیشہ کے لئے جہنمی ہو گیا۔

نمبر ۲- پہلے صرف توریت، زبور، انجیل، قرآن شریف وغیرہ پہلے صحف پر ایمان لانا ضروری تھا کہ صرف یہی کتب قطعاً الہیہ ہیں اب یہ حکم منسوخ ہو گیا بلکہ ان کے علاوہ مرزا صاحب پر جو مکالمہ الہیہ ہوا ہے اسے بھی کلام الہٰی قطعی سمجھنا فرض ہے اگر ایک الہام کو بھی کلام الہٰی اور من اللہ نہ سمجھا جائیگا تو وہ بھی قطعی کافر ہے۔

نمبر ۳- پہلے حالت اختیار میں نماز صرف قبلہ کیطرف جائز تھی فاتخذوا من مقام ابراہیم کی رو سے قادیان کیطرف نماز پڑھنا ادنے ہے جیسا بعض مرزائیوں کا مذہب منقول بھی ہو چکا۔

نمبر ۴ پہلے ہر مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنی جائز تھی اب صرف مرزا صاحب کے ماننے والوں کے سوا کسی کے پیچھے نماز جائز نہیں اور قرآن شریف کا حکم وارکعوا مع الراکعین اور حدیث کا فرمان صلوا خلف کل بر و فاجر وکما قال منسوخ ہو گیا۔

نمبر ۵- پہلے جہاد کی فرضیت قیامت تک تھی اور قرآن اور حدیث کا حکم الجہاد ماض الی یوم القیمۃ تھا اب مرزا صاحب کی شریعت میں فرضیت جہاد قیامت تک کے لئے منسوخ ہو گئی۔

نمبر ۶۔ پہلے جہاد فرض اور عمدہ چیز تھی اب مرزا صاحب کے حکم سے حرام اور قبیح ہو گیا۔
نمبر ۷۔ پہلے مالی صدقات زکوٰۃ عشر تھے اب زکوٰۃ عشر کے علاوہ مرزا صاحب نے جو چندہ مقرر فرمایا ہے وہ بھی فرض قطعی ہے۔
نمبر ۸۔ زکوٰۃ کیلئے نصاب اور برس کا گذرنا اور غنی ہونا شرط تھا مگر مرزا صاحب کے یہاں کوئی شرط نہیں ماہوار چندہ فرض ہے
نمبر ۹۔ زکوٰۃ اگر کوئی شخص تمام عمر بھی ادا نہ کرے تو گنہگار، فاسق فاجر ہے جبتک منکر نہ ہو کافر نہیں لیکن مرزا صاحب کے یہاں اگر تین ماہ تک کوئی مرزا صاحب کا مقررہ ٹیکس نہ دے تو بیعت سے خارج اور قطعاً کافر اور ابدی جہنمی ہے جیسا کہ عبارت ذیل سے ظاہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل فرمان میں چندہ کی تحریک کرتے ہوئے دو امور پر بہت زور دیا ہے۔

اوّل یہ کہ ہر احمدی اپنا ماہوار چندہ مقرر کر کے خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اسقدر چندہ ماہوار بھیجسکتا ہے۔ دوئم یہ کہ ہر شخص اپنے چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کا پورا پابند رہے۔

زراعت پیشہ یا ایسے احباب جن کو سال کے کسی خاص موقع پر آمدنی ہوتی ہے وہ بھی اپنی آمدنی کے لحاظ سے فصلانہ چندہ کا اندازہ لگا کر اطلاع دیں اسکے علاوہ اگر دوران سال میں کوئی اور خاص آمدنی ہو تو اسکا بھی چندہ نکالنا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا خاص ارشاد ہے کہ مقررہ چندہ کی اطلاع کیساتھ ہر احمدی کے آمدنی کا اندازہ کا بھی نوٹ ہونا ضروری ہے تاکہ حضور ایدہ اللہ کو اپنی جماعت کے اخلاص اور جدوجہد کا پتہ لگتا رہے

یہ عبارت تو ناظر بیت المال کی تھی اب مرزا صاحب کی خاص عبارت کو ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہایت ضروری فرمان۔

یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ اُن لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدائے تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں سو ہر شخص کو چاہیے کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سر سے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اسقدر چندہ ماہواری بھیجسکتا ہے مگر چاہیئے کہ اس میں فضول گوئی اور دروغ کا برتاؤ نہ کرے۔ ہر ایک شخص جو مرید ہے اسکو چاہیئے کہ اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو خواہ ایک دھیلا اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کیلئے کچھ بھی امداد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اب اسکے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہ سکیگا اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنیوالے کے جواب کا انتظار کیا جائیگا کہ وہ کیا ماہواری چندہ اس سلسلہ کی امداد کیلئے قبول کرتا ہے اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ

بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائیگا اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کرکے تین ماہ چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی تو اُسکا نام بھی کاٹ دیا جائیگا اور اسکے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہیگا والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ المشتہر مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ لوح الہدیٰ صلا۔

نمبر۱۰۔ پہلے سے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ چلا آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں مگر مرزا صاحب کی شریعت میں یہ عقیدہ اب شرک عظیم ہے جس کا معتقد کافر ہے۔

نمبر۱۱۔ قرآنی حکم ہے کہ اگر تم میں کوئی جھگڑا ہو تو اُسکو اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف رجوع کرنا چاہیے لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور حکم یہ ہے کہ ہر امر میں مرزا صاحب کو حکم قرار دینا چاہیے۔

نمبر۱۲۔ پہلے تمام مسلمانوں حتی کہ مرزا صاحب بھی جب مسلمان تھے ایسکو خدائی سمجھتے تھے اور یہی خدائی حکم ہے کہ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین یعنی آخرالنبیین ہیں آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملسکتی مگر مرزائی شریعت میں یہ حکم غلط اور باطل ہوگیا اب امت میں سے ہزارہا نبی ہوسکتے ہیں۔

نمبر۱۳۔ قرآنی حکم ہے ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ ما ینطق عن الہوٰی ان ہو الا وحی یوحی جسطرح قرآن مجید قرمن عمل ہے ویسے ہی حدیث پر عمل واجب ہے لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہوگیا حدیث اپنی صحت میں کیسی ہی اعلیٰ درجہ پر پہنچی ہو مگر اُسپر عمل کرنے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مرزا صاحب کے کسی الہام کے مخالف نہ ہو اگر مرزا صاحب کو خدا کیطرف سے معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث موضوع ہے یا اُنکے کسی الہام کے مخالف ہے تو پھر وہ ردی کے کسی ٹوکرے میں پھینکنے کے قابل ہے۔ معاذ اللہ منہ۔

نمبر۱۴۔ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا قرآنی حکم ہے کہ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا مرزائی شریعت میں یہ حکم منسوخ ہوکر کفریہ خیال اور لعنتی عقیدہ ہوگیا۔ نعوذ باللہ العظیم۔

نمبر۱۵۔ قیامت کے دن مُردوں کا قبروں سے اُٹھنا اسلامی عقیدہ ہے مگر مرزائی دھرم میں یہ ناممکن ہے۔

نمبر۱۶ لغایتہ نمبر۲۸ — نفخ صور کا ہونا اور تمام مخلوق اللہ کا زلزلۃ الساعۃ سے پریشان ہونا زمین و آسمان کا بدلنا شفاعت کیلئے سب کا پریشان ہونا تمام انبیاء علیہم السلام کا شفاعت سے انکار کرنا سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس منصب کو قبول فرمانا پھر شفاعت فرمانا اُسکے بعد اعمال کا وزن ہونا۔ صحائف اعمال کا نشور ہر شخص کا اپنے اعمال کو حاضر پانا پلصراط کا قائم ہونا پھر اُسپر ہر شخص کا عبور کرنا ان منکم الا واردھا پھر بعض جہنمیوں کا جہنم سے شفاعت یا بلا شفاعت خارج ہوکر جنت میں داخل ہونا وغیرہ جسقدر تفصیل قیامت کے دن کی قرآن و حدیث میں آئی ہے وہ مرزا صاحب کے اس عقیدہ اور ناد رشاہی

حکم کیوجہ سے غلطی ہوئی جاتی ہے کہ ہر شخص مرنیکے بعد جنتی جنت میں داخل ہوتا ہے اور جہنمی جہنم میں قیامت کے دن نہ کوئی بہشتی جنت میں جائیگا
اور نہ دوزخی دوزخ میں سے تو قیامت کبریٰ اور حشر اجساد بھی ایک روحانی طور پر ہوگا الفاظ بھی ہیں کہ ہم حشر اجساد اور یوم آخرۃ اور
معاد وغیرہ کے معتقد ہیں مگر جب مطلب دریافت کیا جاتا ہے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے جو ازالہ کی عبارت سے پہلے بیان ہو چکا۔

نمبر ۲۹۔ قرآن شریف بتاتا ہے کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہیں مگر مرزائی شریعت میں اب معاذ اللہ
خاتم النبیین مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ یہ چند صورتیں بطور نمونہ عرض کی گئی ہیں ورنہ غور کرنے سے اس قسم کے بہت
احکام کا تغیر و تبدل لازم آتا ہے۔

میری ناقص رائے میں لاہوری پارٹی مرزا صاحب کو بظاہر صرف نبی حقیقی نہیں مانتی ورنہ ان کے جملہ احکام اور
فرامین پر بدل و جان ایمان رکھتی ہے ورنہ ایسے شخص کو جس کے اسقدر ملحدانہ اور کفریہ خیال ہوں ایک ادنیٰ مسلمان
بھی نہیں رکھ سکتا اسکو دینی مجدد محدث نبی ظلی بروزی مجازی کیسے تسلیم کیا اور لاہوری پارٹی قادیانیوں کی باوجود
اختلافات عظیم کے تکفیر نہیں کرتی میری نظر سے کوئی تحریر ابھی تک ایسی نہیں گذری جس سے معلوم ہو کہ لاہوری مرزائی
قادیانیوں کو بوجہ انکار ختم نبوت کے اور مرزا صاحب کو حقیقی نبی کہنے کے کافر کہتے ہوں یا قادیانیوں نے لاہوری گروہ
کی تکفیر کی ہو اگر یہ امر واقعی ہے اور ایک گروہ دوسرے کی تکفیر نہیں کرتا تو اس نتیجہ پر پہنچنا سہل ہے کہ یہ اختلاف
جنگ زرگری اور ظاہری بات ہے۔ ورنہ درحقیقت سب ایک ہیں۔ ظہیر الدین صاحب نے تو صاف صاف جو مرزا صاحب
کے عقائد تھے بیان کر دیئے کہ وہ نبی مستقل صاحب شریعت اور محمدی شریعت کے ناسخ ہیں جو اسکو قبول کرے تو انکے ساتھ ہو
جو انکو نہ مانے وہ مرزا محمود کے ساتھ ہو جائے اور مرزا صاحب کو حقیقی نبی تو کہے مگر صاحب شریعت نہ کہے اور جو انکو بھی نہ مانے تو وہ
لاہوری پارٹی محمد علی صاحب کیساتھ ہو کر نبی مجازی مان لے مگر ہے مرزا صاحب کا غلام کفر دون کفر۔

نمبر ۳۰۔ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں تناسخ کا عقیدہ باتفاق کفر ہے بلکہ تمام ادیان سماوی اسپر متفق ہیں
مگر مرزا صاحب کی شریعت تناسخ کو بھی حق بتاتی ہے ملاحظہ ہو عبارت تریاق القلوب ص ۱۵۴ آدم صفی اللہ کے لئے جسقدر
بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اسمیں تمام مکمل بروزی حالت
دکھائی گئی ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے ص ۴۹۰ میں میری نسبت ایک خدا تعالیٰ کا کلام اور الہام ہے کہ خلق آدم فاکرمہ
یعنی خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدمیوں پر ایک وجہ کی انکو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الہی کے یہی معنی ہیں
کہ گو آدم صفی اللہ کیلئے بروزات تھے جنمیں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے لیکن یہ آخری بروز اکمل و اتم ہے۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

ضمیمہ

ض ـــــ ـ ـ

اشد العذاب علی مسیلمۃ الپنجاب

اسماء گرامی ان حضرت علماء کرام کے جنھوں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کی مرتد اور کافر ہونے پر دستخط فرما کر یہ حکم لکھا کہ مرزائی مرد یا عورت کا کسی مسلمان سے نکاح درست نہیں اور اگر نکاح کے بعد احد الزوجین مرزائی ہوکر مرتد ہوگیا تو نکاح فوراً فسخ ہوجائیگا۔ اور عورت کو بعد عدت دوسرے شخص سے نکاح کرلینا جائز ہے منقول از اشتکاف المسلمین عن مخالطۃ المرزائیین۔ مطبوعہ ۱۳۳۲ھ، روز بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر باہتمام شیخ عبدالعزیز منیجر و پرنٹر۔

مولانا محمد یحیی صاحب مفتی ریاست بھوپال: ریاست رامپور مولانا ظہور الحسن صاحب۔ محلہ ملوا یہ مولوی مظفر علی خانصاحب بقرہ عالیہ۔ مولوی انصار حسین صاحب۔ مولوی ذوالفقار حسین صاحب۔ مولوی سید تاثیر حسین صاحب۔ ریاست حیدرآباد کے جگہ جناب مولانا مولوی انوار اللہ خانصاحب۔ مرحوم ناظم امور مذہبیہ کی کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالۃ الاوہام کافی ہے۔

مدرسہ عالیہ دار العلوم دیوبند۔ حضرت مولانا مولوی عزیز الرحمن صاحب مرحوم مفتی دار العلوم۔ مولانا غلام رسول صاحب مرحوم۔ مولانا حکیم محمد حسن صاحب مرحوم۔ مولانا رسول خان صاحب مدرس دار العلوم مولانا سید اصغر حسین صاحب مدرس دار العلوم۔ مولوی احمد امین صاحب امروہی مدرس دار العلوم۔ مولانا مولوی حافظ اعزاز علی صاحب مدرس دار العلوم۔ مولوی ادریس صاحب مدرس دار العلوم۔ محمد تفضل حسین مدرس۔

تالیفات حکیم الامت تھانوی

مولوی قاری حافظ عبد الوحید صاحب الہ آبادی۔ تھانہ بھون مولانا مولوی الحافظ الحاج القاری حضرت مولانا اشرف علی صاحب حکیم الامۃ دامت شموسہ افاداتہ بازغۃ۔ مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور۔ مولوی عنایت الہی صاحب مرحوم۔ حضرت مولانا الحاج الحافظ المحدث الشیخ خلیل احمد صاحب مرحوم۔ مولانا ثابت علی صاحب مدرس۔ مولانا مولوی حافظ عبد اللطیف صاحب۔ ناظم مظاہر العلوم و مدرس اول۔ مولانا مولوی عبد الوحید صاحب

سنبھلی مدرس۔ مولوی ممتاز حسین صاحب میرٹھی۔ مولوی منظور احمد صاحب۔ مولوی ادریس صاحب۔ مولوی عبد القوی
صاحب۔ مولوی محمد فاضل صاحب۔ مولوی بدر عالم صاحب میرٹھی۔ مولوی علم الدین صاحب حصاری۔ مولوی
غلام حبیب صاحب پشاوری۔ مولوی عبد الکریم صاحب نوگانوی۔ مولوی فصیح الدین صاحب سہارنپوری
مولوی محمد روشن الدین صاحب محمد پوری۔ مولوی نور محمد صاحب۔ مولوی دلیل الرحمن صاحب۔ مولوی محمد صاحب
بلوچستانی۔ مولوی ظریف احمد صاحب مظفرنگری۔ مولوی محمد حبیب اللہ صاحب۔ مولوی عبد الرحمن صاحب
رائپور۔ ضلع سہارنپور مولوی عبد القادر شاہ پوری صاحب۔ مولوی مقبول سبحانی صاحب کشمیری۔ مولوی عبد الرحیم صاحب رائپوری
مولوی خدا بخش صاحب فیروزپوری۔ مولوی محمد سراج الحق صاحب۔ مولوی محمد صادق صاحب شاہ پوری۔ مولوی
شاہ صاحب امام جامع مسجد بہٹ۔ مولوی الٰہ بخش صاحب از بہاول نگر۔ مولوی نور محمد صاحب لدھیانوی۔ مولوی الٰہ بخش صاحب [illegible]
ازشہر کلکتہ (دستی)، مولوی افاضل الدین صاحب۔ مولوی ابو الحسن محمد عباس صاحب۔ مولوی عبد النور صاحب۔ مولوی غلام
محمد سلیمان صاحب مدرس مدرسہ دار الکتاب والسنۃ۔ شمس العلماء مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ
مولوی احمد سعید صاحب انصاری سہارنپوری حال وارد کلکتہ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب۔ مولوی محمد یحییٰ صاحب۔ مولوی
محمد اکرام خان صاحب سکرٹری انجمن علماء بنگالہ۔ ایڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ۔ مولوی محمد یحییٰ صاحب مدرس مدرسہ عالیہ
مولوی محمد مظہر علی صاحب۔ مولوی عبد الصمد صاحب اسلام آبادی مدرس۔ مولوی ولی اللہ صاحب شمس العلماء مدرس مدرسہ عالیہ
صاحب مدرس دوم مدرسہ دار الہدیٰ۔ مولوی محمد زبیر صاحب۔ مولوی ضیاء الرحمن صاحب از کلکتہ کولوٹولہ نمبر ۱ مسجد اہلحدیث [illegible]
ازشہر بنارس (دستی)، مولوی محمد شیر خان صاحب رئیس۔ مولوی حکیم محمد حسین خان صاحب۔ مولوی عبد اللہ
صاحب مدرس کانپوری۔ مولوی محمد حیات احمد صاحب۔ مولوی حکیم عبد المجید صاحب۔ مولوی ابو القاسم صاحب
ازشہر آرہ (دستی)، مولوی محمد طاہر صاحب ابن حضرت مولانا ابو طاہر صاحب دام فیضہ۔ مولوی محمد مجیب الرحمن صاحب دربھنگوی [illegible]
بدایوں (دستی)، مولوی محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی۔ مولوی محمد قدیر الحسن صاحب حنفی قادری۔ مولوی محمد حافظ الحسن
صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ۔ مولوی احمد الدین صاحب مدرسہ شمس العلوم۔ مولوی شمس الدین صاحب قادری فریدپوری
مولوی محمد عبد الحمید صاحب۔ مولوی حسین احمد صاحب۔ مولوی واجد حسین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب بنارسی
مولوی محمد عبد الماجد صاحب۔ مولوی منظور حق صاحب مہتمم مدرسہ شمس العلوم۔ مولوی فضل الرحمن صاحب ولایتی۔ مولوی عبد الستار صاحب
ازشہر الور۔ و سنبھل (دستی)، حضرت مولانا مولوی محمد عماد الدین صاحب سنبھلی السنی الحنفی القادری۔ مولوی
محمد ابو البرکات صاحب۔ مولوی سید احمد صاحب الوری سلمہ اللہ القوی۔

از آگرہ (اکبر آباد) و بلند شہر (سنی) مولوی محمد عجائب حسین صاحب امام جامع مسجد آگرہ مولوی سید عبد اللطیف صاحب مدرس مدرسہ عالیہ
جامع مسجد آگرہ مولانا ابو محمد حسین صاحب مولوی محمد دیدار علی المفتی الحنفی فی جامع اکبر آباد۔ مولوی محمد مبارک حسین صاحب
محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر۔
از مراد آباد (سنی) مولوی غلام احمد صاحب حنفی قادری مراد آبادی
شہر لکھنؤ۔ از حضرات شیعہ مولوی ناصر علی صاحب مولوی سید آقا حسن صاحب مولوی سید نجم الحسن صاحب
شہر لکھنؤ۔ ندوۃ العلماء (سنی) مولوی محمد عبد اللہ صاحب مولوی ابو العماد محمد شبلی صاحب مدرس فی
دار العلوم لندوۃ العلماء۔ مولوی عبد الودود صاحب مدرس دار العلوم۔ مولوی ظہیر علی صاحب مہتمم دار العلوم
ندوۃ العلماء صدر مدرس۔ مولوی حیدر شاہ صاحب فقیہ دوم دار العلوم ندوۃ العلماء۔ مولوی عبد الہادی صاحب
الانصاری صاحب تجدید العلامۃ ملا مبین شارح السلم والمسلم اسکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین۔ مولوی ابو الہدیٰ صاحب
مولوی فتح اللہ صاحب الہ آباد حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ۔
از شہر دہلی (دار الخلافہ پنجاب) (سنی) مولانا مولوی محمد کفایت اللہ صاحب مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی
سیا۔ مولوی ابو الحسن صاحب مولوی احمد صاحب مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان صاحب مرحوم دہلی۔ مولوی
ابو محمد عبید اللہ صاحب مدرس مدرسہ دار الہدیٰ کشن گنج دہلی۔ مولوی عبد الرحمن صاحب مدرسہ دار الہدیٰ۔
مولوی احمد اللہ صاحب مدرس مسجد حاجی علیجان صاحب مرحوم دہلی۔ مولوی عبد الستار صاحب کلانوری
نزیل دہلی مفتی مدرسہ دار الکتاب والسنۃ۔ مولوی عبد العزیز صاحب۔ مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی عبد السلام
صاحب خلف مولوی عبد الرحمن صاحب۔ مولوی ابو تراب عبد الوہاب صاحب۔ مولوی ابو یحییٰ محمد یونس صاحب
پرتاب گڑھی مدرسہ علیجان مرحوم۔
ہوشیار پور (سنی) مولوی غلام محمد ہوشیار پوری۔ مولوی احمد علی صاحب نور محلی۔ لودھیانہ
(سنی) مولوی علی محمد صاحب مدرس مدرسہ حسینیہ لودھیانہ۔ مولوی رحمت علی صاحب مدرس مدرسہ غزنویہ
محلہ دھولیوال۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب۔ مدرس مدرسہ غزنویہ۔ مولوی نور محمد صاحب از شہر لودھیانہ۔
مولوی حافظ محمد الدین صاحب مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لودھیانہ محلہ صوفیاں۔ از لاہور (سنی) و شیعہ
مسباجیان اعجمد مولوی نور بخش صاحب (ایم۔ اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور
مولوی علی الحائری صاحب۔

شہر پشاور معہ مضافات دستی؛ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ہزاروی، مولوی محمود صاحب شہر پشاور، مولوی عبدالواحد صاحب از پشاور۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی مفتی عبدالرحیم صاحب پشاوری۔ مولوی محمد صاحب خانپوری۔ مولوی محمد رمضان صاحب پشاوری۔ مولوی عبدالکریم صاحب پشاوری۔ مولوی حافظ عبداللہ صاحب نقشبندی۔ **راولپنڈی معہ مضافات دستی؛** مولوی عبدالاحد صاحب خانپوری از راولپنڈی بوی عبداللہ صاحب از مدرسہ ... راولپنڈی۔ مولوی سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد۔ مولوی محمد یحییٰ گرائی صاحب مقیم شہر راولپنڈی۔ مولوی محمد حبیب صاحب امام الجمعہ راولپنڈی۔ مولوی محمد نظام الدین صاحب مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی مولوی عبدالرحمٰن صاحب بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہلحدیث سید میر فقیر شاہ صاحب از راولپنڈی۔

شہر ملتان معہ مضافات دستی؛ مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب ملتانی۔ مولوی ابو عبیدہ خدا بخش صاحب ملتانی۔ مولوی محمد صاحب از ملتان۔ **ضلع جہلم دستی؛** مولوی محمد کرم الدین صاحب از بھین ضلع جہلم تحصیل چکوال۔ مولوی نور حسین صاحب از بادشہانی۔ مولوی محمد فیض الحسن صاحب و مولوی فاضل بھین ضلع جہلم۔

ضلع سیالکوٹ دستی؛ مولوی ابو یوسف محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ ... مولوی ابوالیاس محمد امام الدین صاحب قادری کوٹلی لوہاراں مغربی۔ نقد مولوی ابو عبد القادر محمد عبداللہ صاحب امام مسجد جامع کوٹلی مذکور مولوی سید نذیر حسن صاحب کوٹلی مذکور۔ مولوی فتح علی شاہ صاحب حنفی قادری از کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ **ضلع ہوشیار پور دستی؛** مولوی نور الحسن صاحب جہلمی مدرس مدرسہ خالقیہ کوٹ عبدالخالق صاحب **ضلع گورداسپور دستی؛** مولوی عبدالحق صاحب دینانگری مورخہ ۲ جمادی الثانیہ سنہ ھ **ضلع گجرات پنجاب دستی؛** — مولوی عبداللہ صاحب — از ملکہ۔ مولوی عبیداللہ صاحب از ملکہ۔ **ضلع گوجرانوالہ دستی؛** مولوی حافظ محمد الدین صاحب مدرس مسجد حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم۔ مولوی عبداللہ صاحب المعروف بغلام نبی از ... مولوی محی الدین صاحب نشام آبادی مولوی عمر الدین صاحب متعلم از دینا باد مسجد برتے والی۔ — مولوی عبدالغنی صاحب۔ — مولوی احمد علی صاحب بن مولوی غلام حسن صاحب از چک ... **شہر امرتسر دستی؛** — مولوی ابو الحسن غلام المصطفیٰ الحنفی القاسمی الامرتسری مولوی محمد جمال صاحب امام متولی مسجد کوچہ ... امرتسر ... مولوی عبدالغفور صاحب الغزنوی ... مولوی محمد حسین صاحب مدرس مدرسہ سلفیہ غزنویہ۔ مولوی ابو اسحاق نیک محمد صاحب مدرس مدرسہ غزنویہ تقویۃ الاسلام امرتسر۔ مولوی محمد تاج الدین صاحب مدرس پی۔ این ہائی اسکول امرتسر۔ مولوی سید عطاء اللہ صاحب بخاری۔ — مولوی سلطان صاحب مولوی سلام الدین صاحب مولوی حکیم ابو تراب محمد عبدالحق صاحب مولوی

ابوالفقر محمد شمس الحق صاحب۔ مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی۔ مولوی نور احمد صاحب سیر وردی مہتمم امرتسری ۲۵ رشوال ۱۳۳۱ ہجری مولوی غلام محمد صاحب مولوی فاضل منشی فاضل، اول مدرس دینیات اسلامیہ ہائی سکول امرتسر۔ مولوی محمد نور عالم صاحب مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی اسکول امرتسر۔ مولوی محمد علی صاحب ۲۷ رشوال ۱۳۳۱ھ۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (دستی) مولوی عبد الحی صاحب ۴ رذیقعدہ ۱۳۳۱ھ

مولوی محمد فاضل صاحب بن المولوی محمد نظر صاحب مرحوم فتح گڈھی۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب فتح گڈھی۔

القول الصحیح فی مکائد المسیح

جن حضرات علماء دار العلوم دیوبند وغیرہ نے مرزا صاحب اور ان کے جملہ متعلقین پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا ہے ان کے اسمائے گرامی

مولانا مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی (صدر المدرسین دار العلوم دیوبند)۔ ..... مولانا مولوی حسین احمد صاحب۔ مولانا مولوی محمد ولی صاحب مدرس دار العلوم دیوبند۔ حضرت مولانا مولوی محمد حسن صاحب مدرس مدرس مدرسہ عربی اسلامی دیوبند مولانا مولوی محمد انور صاحب کشمیری مدظلہ مدرس دار العلوم دیوبند۔ مولانا مولوی شبیر احمد صاحب مدظلہ مدرس دار العلوم دیوبند۔ مولانا مولوی سراج احمد صاحب رشیدی مدرس دار العلوم دیوبند۔ حضرت مولانا مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔ مولانا مولوی گل محمد خان صاحب مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند۔ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب مدرس مدرسہ دیوبند۔ مولانا مولوی اعزاز علی صاحب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب مونگیری الحضرت بلیاوی۔ مولانا مولوی عزیز الرحمن صاحب مفتی مدرسہ اسلامیہ دار العلوم دیوبند۔ مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بلیاوی مدرس دار العلوم دیوبند۔ مولوی سید حسن صاحب حسینی چاندپوری مدرس دار العلوم دیوبند۔ مولانا مولوی نبیہ حسن صاحب۔ مولوی احمد حسن صاحب متوطن کیرانہ مدرس دار العلوم دیوبند۔ حضرت مولانا مولوی حافظ اعزاز علی صاحب بریلوی مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ دیوبند۔ مولوی محمد شفیع صاحب تھانوی۔ مولانا مولوی محمد عبد الماجد صاحب مکھنگوی۔ مولوی حافظ محمد قاسم علی صاحب متوطن عیسیٰ خیل ضلع میانوالی پنجاب۔ مولوی عبد الوہاب صاحب ضلع کوہاٹ۔ مولوی علی صغیر صاحب انگولوی۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب باروبنکی۔ مولوی محمد جان صاحب الغزالی الروسی۔ مولوی نور حسن صاحب شاداکی۔ مولانا مولوی محمد احسان اللہ صاحب دار العلوم دیوبند نجیب آبادی مسکناً۔ مولوی عبد الرحمن صاحب پوریتوی۔ مولوی نصیر الدین صاحب کوہاٹی۔ مولوی محمد ادریس صاحب سکروڈی ضلع سہارنپور۔ مولوی باز محمد صاحب متوطن ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ مولوی محمد ادریس صاحب کرنالی۔ مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب فتحپوری۔ مولوی محمد شفیق صاحب پنجابی۔

مولوی محمد رئیس الحق صاحب بہاری عظیم آبادی۔ مولوی قیم الدین صاحب میمن سنگی مولوی محمد منیر صاحب
چاٹگامی۔ مولوی یحییٰ صاحب دربھنگوی۔ مولوی محمد قربان صاحب بخاری۔ مولوی محمد رضا صاحب منی پوری۔ مولوی اسمٰعیل
صاحب نواکھالی ثم الہ دلپنوری۔ مولوی طفیل احمد صاحب شیرکوٹی مولوی محمد ابراہیم صاحب بردوانی۔ مولوی محمد عبید اللہ
صاحب سیالکوٹی (مولوی فاضل) مولوی غلام رسول صاحب ملتانی مولوی عبد الحکیم صاحب نواکھالی مولوی محمد ابراہیم صاحب
ضلع بانوالی چکوالہ۔ مولوی عزیز اللہ صاحب نواکھالی۔ مولوی نذیر حسین صاحب امروہی مولوی محمد رمضان صاحب
ضلع شاہ پور مولوی منصور علی صاحب (مصنف فتح المبین) مولوی سید شریف صاحب ہزاروی مولوی سعادت علی صاحب
نگینوی مولوی محمد عبید اللہ صاحب بنوی۔ مولوی محمد بہرام صاحب ہزاروی۔ مولوی خالد صاحب البتہ ری العربی مولوی سلطان
محمود صاحب ساکن کوٹھیالہ شیخاں ضلع گجرات مولوی غلام مصطفےٰ صاحب راولپنڈی مولوی عیسیٰ صاحب پشاوری۔
مولوی محمد صدیق صاحب شاہ پوری۔ مولوی محمد امیر احمد صاحب مظفر نگری۔ مولوی محمد احمد صاحب اعظم گڈہی۔ مولوی محمد عبد الحفیظ
صاحب دربھنگوی۔ مولوی حامد اللہ صاحب ملتانی مولوی محمد عبد المجید صاحب بریسالی مولوی ابو الفضل محمد عبد الرحمٰن صاحب
دربھنگوی۔ مولوی محمد عتیق اللہ صاحب مظفرپوری۔ مولوی محمد عبد الحی صاحب میمن سنگی مولوی نور محمد صاحب میان
والی (پنجاب) مولوی عبد الحمید صاحب پشاوری۔ مولوی شائق احمد صاحب عثمانی مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند
مولوی محمد امتیاز احمد صاحب مدرس اول مدرسہ سعیدیہ شاہجہان پور مولوی امید علی صاحب مدرس دوم مدرسہ سعیدیہ
شاہجہانپور مولوی عبد الحی صاحب شاہجہان پوری۔ مولوی عبد الحمید صاحب بہانوی۔ مولوی عبد الخالق صاحب مدرس
مدرسہ عین العلم شاہجہانپور مولوی محمد ریاست علی صاحب شاہجہانپوری۔ مولوی عبد الحکیم صاحب امرتسری۔ مولوی فضل
منشی فاضل مولوی محمد آفاق صاحب لدہیانوی مولوی ولی اللہ صاحب لدہیانوی۔ مولوی عبد الواحد صاحب مولوی
عبد الرشید صاحب لدہیانوی۔ مولوی محمد موسےٰ صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ لدہیانہ مولوی نظام الدین صاحب
لدہیانوی۔ میانجی مولوی رحمت اللہ صاحب امام مسجد جتان محلہ ڈھولیوال مولوی حبیب الرحمٰن صاحب
لدہیانوی مولوی عبد الغفار صاحب رامپوری۔ مولوی محمد یوسف صاحب مہتمم و مدرس مدرسہ انوار العلوم ریاست
رامپور مولوی سید دیانت حسین صاحب مدرس مدرسہ انوار العلوم رامپور۔ مولنا مولوی کفایت اللہ
صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (دہلی) مولوی محمد قاسم صاحب۔ مولوی ضیاء الحق صاحب
مولوی انتظام حسین صاحب۔ مولنا محمد امین صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ مولوی عبد الغفور صاحب
مولوی عبد المنان صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری مولوی سیف الرحمٰن صاحب مدرس فتحپوری دہلی مولوی قطب الدین صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری

دہلی (مہر) مولوی محمد پردل صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ نعمانیہ دہلی۔ ابو الفضل مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ ڈھاکہ۔ مولوی محمد صمصام الدین صاحب مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔ مولوی ابو محمود محمد عبدالرحمن صاحب السندیپی مولنا ومسکنا الدیوبندی تلمیذا المدرس الاعلیٰ فی المدرسۃ الحادیۃ لڈھاکہ۔ مولوی محمد عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔ مولوی ابو جعفر اختر الدین صاحب المدرس مدرسہ ڈھاکہ۔ مولوی محمد عبدالغنی صاحب مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔ مولوی عبدالجبار صاحب قاضی کودولہ کلکتہ۔ ابو البرکات مولوی عبدالرؤف صاحب دانا پوری۔ مولوی محمد یحییٰ صاحب سہسرامی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ مولوی عبدالاحد صاحب دربھنگوی۔ مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول انجمن حمایت اسلام مونگیر۔ مولوی محمد یعقوب صاحب ندوی۔ مولوی عبدالشکور صاحب گورکھپوری ساکن مونگیر۔ ابو رضوان مولوی محمد عبدالرحمن صاحب ہتمند مولوی ضلع اسکول۔ ابو المعالی۔ مولوی محمد محبوب علی صاحب مدرس دوم ضلع اسکول مونگیر۔ مولانا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ۵ رجادی الاول ۱۳۴۰ھ۔ مولوی محمد ضرغام الدین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ فیض آباد۔ ابو الطاہر مولوی ظہور احمد صاحب پنجوی مدرس جماعت سینئر مدرسہ عالیہ ہوگلی۔ مولوی دین محمد صاحب خادم مدرسہ ہاشمیہ واقع مسجد زکریا بمبئی۔ مولوی ظہیر الدین صاحب کورچوی مدرس مدرسہ نظامیہ بمبئی۔ مولوی عبدالمجید صاحب بہرپلی سند یافتہ مدرسہ عالیہ دیوبند۔ مولوی محمد سیف الدین صاحب مدرس مدرسہ نظامیہ بمبئی۔ مولوی محمد عبدالمنعم صاحب واعظ وخطیب جامع مسجد بمبئی۔ مولوی محمد ریاست حسین صاحب رای بریلوی مہتمم مدرسہ رحمانیہ الہ آباد۔ مولوی محمد دین احمد صاحب جعفری الہ آبادی۔ مولوی ولی محمد صاحب الہ آبادی مدرس مدرسہ سبحانیہ الہ آباد۔ مولوی ابو سعید صاحب۔ مولوی سید محمد عبدالحمید صاحب مدرس مدرسہ سبحانیہ شہر الہ آباد۔ ابو الکلام مولوی محمد عبدالرحمن صاحب المتخلص بقیس مدرسہ سبحانیہ الہ آباد۔ مولوی سید محمد اعظم گڈھی کوبھیاوی مدرسہ اسلامیہ مولوی محمد حسین صاحب منڈواری الہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔ مولوی عبدالمجید صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ الہ آباد۔ مولوی سید نذیر احمد صاحب مدرسہ اسلامیہ آباد۔

مرزائیون کے خلاف جو بعض مقدمات فیصل ہوئے ہیں انکا ذکر

بعض جگہ مرزائی دھوکہ دیکر یا مسلمانوں کی ناواقفیت سے یہ نفع اٹھاتے ہیں کہ مسلمان عورت سے نکاح کرلیتے ہیں اور بعد علم مقدمہ بازی کی نوبت آتی ہے تو نفع عام کیلئے ریاست بہاولپور کو فیصلہ کا پورا حوالہ درج کیا جاتا ہے تاکہ بضرورت کے وقت نقل فیصلہ لیکر داخل عدالت کیا جاوے یہ فیصلہ مرزائیوں کے بخلاف ہوا ہے۔ نمبر مقدمہ ۵۲۹۔ مدعی کریم بخش ولد حیات

ولد محمد بخش پٹنہ بنگال نالی ام ہونے پر شرعیہ دعوی حقوق زناشوئی مدعی علیہا لیکن نتیجہ مقدمہ دعوی مدعی خارج ہوا. آخری فیصلہ ۱۸ مارچ ۱۹۱۲ء حاکم
فیصلہ دہندہ محمد اکبر منصف درجہ اول. آخری حصہ فیصلہ کی عبارت یہ ہے. لہذا میں بروئے فتوی علماء مشمولہ مثل مدعی کی بیوی کا نکاح فسخ قرار
دیتا ہوں اور مدعی کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ان اعتقادات کا پابند نہیں جنکی وجہ سے مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے. اور اسکا نکاح اس وقت فسخ
سمجھنا چاہئے جب وہ ان اعتقادات پر ایمان لائے. تو میں اسکے ماننے کیلئے ہرگز تیار نہیں. کیونکہ جب وہ درحقیقت انپر ایمان لایا ہوا ہے تب
جب وہ اس مذہب میں داخل ہو گیا تو سمجھا جائیگا کہ وہ اصولوں کا کب اور کس طرح پابند ہوا. میں مناسب خیال نہیں کرتا. بوجوہات بالا میں دعوی
مدعی خارج کرتا ہوں. فریقین حاضر ہیں انکو حکم سنا دیا گیا خرچہ بذمہ مدعی ۱۸ مارچ ۱۹۱۲ء دستخط محمد اکبر منصف درجہ اول.

دوسرا مقدمہ مونگیر کی ایک مسجد کے متعلق تھا جسکی تفصیل تو بہت ہے. اجمالی یہ ہے. مقدمہ نمبر ۹۴ سنہ ۱۹۱۲ء بعدالت منصف ماتحت ضلع مونگیر مدعیان
حکیم خلیل احمد. سید محمد عبدالغفور. سید محمد احسن. شاہ اسحاق شیخ علی حسین. سید مظفر. سید ارادت حسین. سید شریف. مدعا علیہم ملک اسرائیل. شیخ
ملک ابراہیم ملک ادریس فیض علی واجد خان امیر بیگ خدا بخش مشرف علی فضل کریم ملک رازق سید منت حسین مولوی محمد عمر حکیم شیخ سلطان
اس عدالت نے فیصلہ مسلمانوں کی موافق ہوا جسکی عبارت یہ ہے. چونکہ مدعیان کے عقائد مذہبی سنی مسلمانوں کے عقائد سے مختلف ہیں اور چند اہم امور میں
انکے آپس میں اختلافات ہیں لہذا میری رائے میں مدعیان کو مسجد متنازعہ فیہ میں نماز پڑھنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ ان کی نماز پڑھنے سے فساد ہوگا
دستخط محمد اکبر منصف درجہ اول.

اس فیصلہ کا اپیل نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۱۳ء میں بعدالت جج مونگیر ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۳ء کو ہوا. اپیل میں جج نے سب جج کے فیصلہ میں یہ ترمیم کی نقل حکم یہ ہے. لہذا حکم ہوا کہ اپیل
منظور خرچہ ڈسمس ہو. البتہ ماتحت کے فیصلہ میں صرف اسقدر ترمیم کیجاتی ہے کہ مدعیان کو اختیار ہے کہ وہ مسجد متنازعہ فیہ میں مقررہ امام کے پیچھے مدعا علیہم
اور دیگر سنی مسلمانوں کی ساتھ نماز پڑھیں. دستخط مسٹر اینسے دت ڈسٹرکٹ جج بحکم انگریزی مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۵ء. اسکے بعد فیصلہ کا اپیل
دونوں فریق نے بعدالت ہائی کورٹ فورٹ ولیم بنگال دائر کیا. اپیل بنام منی ڈگری اپیل مرافعہ اولی نمبر ۲۰ سنہ ۱۹۱۵ء ملک اسرائیل وغیرہ
مدعا علیہم اپیلانٹ بنام حکیم خلیل احمد وغیرہ مدعیان اسپانڈنٹان.

اپیل نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۱۵ء اپیل بنا ہی حکم مسٹر اینسے دت ڈسٹرکٹ جج مونگیر مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۵ء حکیم خلیل احمد وغیرہ مدعیان اپیلانٹان
بنام ملک اسرائیل وغیرہ مدعا علیہم اسپانڈنٹان.

آخری حصہ فیصلہ کا یہ ہے. بیان کیا جاتا ہے یہ ڈگری ہے کہ ان کیلئے خاص خاص وقت دیا جائیگا نہ جماعت قائم کرنے کیلئے معین کر دئے جائیں. شریعت
اسلامی اس قسم کا انتظام منعقد ہو اور اگر ایسا کیا گیا تو اس سے اہل سنت الجماعت کا اوقات نماز میں جو قادیانیوں کو کافر سمجھتے ہیں اور ان کے کفر
فتویٰ دیکھنے میں تخفیف لازم آوے گی جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسجد میں فساد برپا ہو جائیگا. میری خیال میں جو مدعیان چاہتے ہیں وہ مفاد انکی
ثابت ہوگا جتنا کہ مدعیان کا دعوی جبکہ وہ دیندار مسلمانوں کی نماز میں فی الواقع خلل انداز ہوں. ممکن ہے یہ باعث ہو سکتا ہے چونکہ مدعیان کی
نمازی جماعت اکثر دو جماعت کیصورت ہوگی قدیم مسلمانوں کے وہ حقوق پامال ہو جائینگے جو انکو بیشتر سے حاصل ہیں. اور یہ امر یقینی ہے کہ انکا دعوی
نتیجہ یہ ہوگا کہ مسجد میں جھگڑے ہوں. بوجوہات بالا دعوی مدعیان قابل منسوخی ہے لہذا حکم ہوا کہ دونوں اپیل مع خرچہ ڈسمس. دستخط جسٹس شرف الدین

مسئلہ کو پیش کرتے ہیں۔ مسلمان ان سے کہدیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آخیر زمانہ میں اصلی اور نقلی ہوں اور جب قتل فرمائیں گے اگر تم اسوقت تک زندہ رہے وہی تم کو بتادیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ سولی پر چڑھے تھے یا نہیں؟ اور تین دن تک قبر میں رہے تھے یا نہیں؟ اور ان کے معجزات جو قرآن شریف میں مذکور ہیں متشابہات ہیں یا محکمات وہ واقعی معجزات الہیہ تھے یا مرزا صاحب کے کہنے کی مطابق مسمریزم اور قابل نفرت تھے ان کی قبر کشمیر میں تھی یا وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں۔

اس مسئلہ کا قطعی فیصلہ جبھی ہوگا۔ کیونکہ وہ اسد قہر جلالی رنگ میں تشریف لاکر سب ہی قصوں کا فیصلہ فرمادیں گے۔ حضرات علماء نے ان کی حیات اور تشریف لانے کو آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اجماع اور تواتر سے سب ہی ثابت فرمادیا۔ مگر قاضی نے بہترا ہرایا لیکن میں ہاری ہی نہیں نقل مشہور ہے۔ آپ کب ماننے والے تھے۔ اسوجہ سے آپ کیلئے مسکت جواب یہی ہے جو عرض کیا گیا۔

ہماری غرض صرف اسقدر ہے کہ مرزا صاحب کا ایک سچا انسان اور ادنیٰ درجہ کا مسلمان ہونا ثابت کرسکتے ہو تو ثابت کرو اس میں گفتگو مناظرہ کیلئے ہر وقت تیار ہو جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات سے نہ مرزا صاحب کا سچا ہونا ثابت ہوتا ہے نہ مسلمان ہونا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا بفرض محال مرگئے ہوں اس سے مرزا صاحب کے صدق و کذب اسلام و کفر کو کوئی تعلق نہیں، ہاں اگر مرزائی یہ لکھکر دستخط کردیں کہ ہم مرزا صاحب کو نہ سچا ثابت کرسکتے ہیں نہ مسلمان بلکہ وہ ایک جھوٹے کافر و مرتد تھے۔ تو بیشک بے تکلف وہ تحریر رجسٹری ہمارے پاس دار العلوم دیوبند میں بھیجدیں۔ پھر مرزائی شوق سے حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام میں شوق سے گفتگو کرکے اس کا بھی مزا چکھ لیں۔ والسلام۔

بندہ محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ

۳ رجب المرجب

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

یہاں سے آپکو ہر قسم کی کتابیں بکفایت مل سکتی ہیں

بندہ (مولوی) محمد احسن